

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ
وَعَلَى عِبْدِهِ الْقَمِيحِ الْمَوْعُودِ

جلسہ سالانہ نمبر

17/24 ذیقعدہ 1426 ہجری

20/27 فتح 1384 ہش 20/27 دسمبر 2005

Postal Reg. No. PB/ 0154 /2003/ to 2005

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرِ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ
ہفت روزہ

بدر

The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 51-52

جلد 54

شرح چندہ

سالانہ 250 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن بذریعہ بحری

ڈاک 10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

ایڈیٹر

منیر احمد خادم

نائبین

قریشی محمد فضل اللہ

منصور احمد

تاریخین بہ کرم
کتابت بدریہ دہلی
کے نامزد۔

ذی القعدة
20/12/05
قادیان

میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام
پیاروں کے ساتھ ہوں

اِنِّی مَعَکَ یَا مَسْرُورٌ

اے مسرور یقیناً میں

تیرے ساتھ ہوں

(اباہم حضرت اقدس سچ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام - تذکرہ)

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک نزول در قادیان پر

حاضرین جلسہ وقارئین بدر

کی خدمت میں ہدیۂ تبریک

یا امیر المؤمنین اہلاً وسہلاً ومرحباً آیۃ فتح مبین اہلاً وسہلاً ومرحباً

قدرت ثانیہ کے دور خامس کا مبارک آغاز



حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 22 مارچ 2003 کو مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد پہلا خطاب فرمانے کے لئے تشریف لاتے ہوئے



بیعت کے بعد دعا کراتے ہوئے



بیعت کا ایک اور منظر



پہلا خطاب فرمانے کے بعد بیعت عام لیتے ہوئے



حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پہلا خطاب فرماتے ہوئے

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بعض اہم شخصیات سے ملاقات



غانا کے صدر ملک بڑا کیلیسی John Ajayekum Kufuor حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہمراہ



صدر ملک بین بڑا کیلیسی جنرل ماتیو کرکیو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہمراہ



بورکینا فاسو کے صدر اور وزیراعظم کی حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ
وَعَلَى عِبْدِهِ الْمُسْلِمِينَ الْمَوْعُودِ

جلسہ سالانہ نمبر

17/24 ذیقعدہ 1426 ہجری

20/27 1384 ہجری 20/27 دسمبر 2005

Postal Reg. No. PB/0154/2003/10 2005

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ



شمارہ 51-52

جلد 54

شرح چندہ

ایڈیٹر

سازمان 250 روپے

منیر احمد خادم

بیرونی ممالک

نائبین

بذریعہ والی ڈاک

قریشی محمد فضل اللہ

20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن بذریعہ بحری

ڈاک 10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

منصور احمد

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا

اللہ کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو

..... ارشاد باری تعالیٰ

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاطِيعُوا الرُّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ (النور)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کیلئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰۃ میں دو، اور اس رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ وَلَنْ تَكُونَ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ (ال عمران آیت ۱۰۳ تا ۱۰۵)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اس کے تقویٰ کا حق ہے۔ اور ہرگز نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم پورے فرمانبردار ہو اور اللہ کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔ اور چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو۔ وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

حدیث نبوی ﷺ

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ النَّبُوءَةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَىٰ مِنْهَا جِ النَّبُوءَةُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مَلَكًا عَاصًا فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مَلَكًا جَبَرِيَّةً فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَىٰ مِنْهَا جِ النَّبُوءَةُ ثُمَّ سَكَتَ - (مسند احمد صفحہ 273/4 مشکوٰۃ باب الانذار واتخاذ)
حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوة قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوة قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپ خاموش ہو گئے۔

حضرت امیر المؤمنین کا مبارک نزول در قادیان

احمدیہ سہلا و مر حبا

ہندوستان کے احمدیوں کی خوش قسمتی ہے کہ وہ اس وقت قادیان دارالامان میں اپنے محبوب امام سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین مرزا اسرار احمد خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دیدار سے سیراب ہو رہے ہیں آپ کی اقتداء میں نمازیں ادا کر رہے ہیں اور آپ کی ربانی باتوں سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔

حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وہ مبارک خلیفہ ہیں جن کا نام لیکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ ان کے ساتھ ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بشارت دی تھی ”انسی معک یا مسرور“ کہ اے مسرور یقیناً میں تیرے ساتھ ہوں۔ ہمیں یقین کامل ہے کہ حضور علیہ السلام کا یہ الہام بارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حق میں ہے اور آپ وہ مبارک وجود ہیں جن کے متعلق الہاماً معیت خداوندی کا وعدہ ہے پس ان دنوں یہ مبارک وجود ہم میں موجود ہے۔ جس کو قرب الہی کا شرف حاصل ہے اور خدا والوں کی صحبت اور ان کا قرب یقیناً انسان کو خدا والا بنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی مقررین کے متعلق ہمیں نصیحت فرمائی ہے کہ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وكونوا مع الصادقین کہ اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور چچوں کی صحبت اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے طفیل اس الہام کی برکات ہمیں بھی نصیب ہو جائیں اور ہم میں سے ہر ایک خوشنودی خداوندی کا حقدار ہو جائے آمین۔ آج سے ٹھیک 14 سال قبل سرزمین قادیان پر سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا ورود مسعود ہوا تھا حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی وہ تشریف آوری قادیان دارالامان میں کسی بھی خلیفہ وقت کی چوالیس سال کے طویل عرصہ بعد ہوئی تھی۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ تقسیم ملک کے وقت سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی قادیان سے ہجرت ایک ایسا دلگداز واقعہ تھا جس کے نتیجے میں قادیان دارالامان سونا سونا ہو گیا تھا اور یہاں کے درود یاران رات اس مبارک وجود کی یاد میں ترپتے تھے۔ تین صد تیرہ درویشان قادیان یہاں موجود تھے اور وہ اس کوشش میں تھے کہ کسی طرح قادیان کی عزت و سربلندی اور اس کے وقار کے جھنڈے کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں آہستہ آہستہ درویشان کی شادیاں ہوئیں بھارت کے دیگر علاقوں میں ان کے جسمانی تعلقات قائم ہوئے اور پھر بھارت میں بھی جماعتیں سرگرم ہوئیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی دن رات کی دعاؤں اور آپ کی راہنمائی سے قادیان میں رونق کے دن بحال ہونے لگے لیکن پھر بھی خلیفہ وقت کی جسمانی عدم موجودگی کا احسان ہر وقت درویشان کرام اور بھارت کی جماعتوں کے دلوں میں کسی کانے کی طرح چھتا رہتا تھا یہاں تک کہ تقسیم ملک کے 18 سال بعد 1965ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی اور سرزمین قادیان کے اہالیان جو پہلے ہی خلیفہ وقت کی جدائی میں تڑپ رہے تھے آپ کی وفات سے سخت بے چین و حزن ہو گئے ادھر اللہ تعالیٰ نے شخص اپنے فضل سے قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث سیدنا حضرت اقدس مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو مسند خلافت پر متمکن فرمایا آپ کے بابرکت دور خلافت کے سترہ سال میں بھی اہل ہند نے اپنے محبوب خلیفہ کی آمد کا بڑی بے چینی سے انتظار کیا بالآخر خلافت ثالثہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ عالمگیر کو 1982ء میں قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر عطا فرمائے۔ آپ کے دور میں پاکستان میں جاری جماعت احمدیہ کی مخالفانہ اندازہ ہم پہلے سے کئی گنا بڑھ گئی پاکستان کے حکمران جماعت کی روز افزوں ترقی سے گھبرا کر خلیفہ وقت پر تشدد کرنے اور اس کی روحانی آواز کو بند کرنے کے مکروہ منصوبے بنانے لگے۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہجرت کے سامان کئے، باوجود شدید مخالفت کے مجبوزانہ طور پر آپ بحفاظت لندن ہجرت فرما گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی لندن ہجرت پر بشری تقاضوں کے تحت اہل قادیان و اہل ہندوستان اور بھی بے چین ہوئے انہیں دن رات ایک طرف پاکستان کے احمدی بھائیوں کی تکلیفیں ستانے لگیں اور دوسری طرف وہ اس غم سے بے حال ہوئے جاتے تھے کہ خلیفۃ المسیح بجائے نزدیک ہونے کے اُن سے اور بھی دور ہو گئے۔ پہلے تو کبھی کبھار ویزے کی سہولت ملنے پر سفر کی نزدیکی کی وجہ سے ربوہ جا کر حضور انور کے دیدار ہو جاتے تھے اب لندن کون جائے کا خیر انہی بشری خیالات میں گم سم دن گزرنے لگے لیکن بھارت کے احمدیوں کو کیا معلوم تھا کہ بظاہر نظر آنے والے ان ناپسندیدہ حالات میں بھی خدا کی خیر و برکت پوشیدہ ہے۔ پھر 1984ء کے بعد مزید چھ سال گزرے اور پھر آیا 1991ء کا سال۔ جی ہاں وہی سال جس سے ٹھیک ایک سو سال قبل سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ مسیحیت فرمایا تھا اور جس کے نتیجے میں شدید مخالفت ہوئی لیکن اس مخالفت کی پروانہ کرتے ہوئے خدا کے اس پیارے مسیح و مہدی نے اسی سال دارالامان میں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کا اعلان فرمایا۔

بھارت کی جماعتوں کو کیا معلوم تھا کہ وہ 1991ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مسیحیت اور جلسہ

سالانہ کی صد سالہ جوبلی اپنے پیارے امام سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ منائیں گے قادیان میں حضور رحمہ اللہ کی آمد کے اعلانات ہونے شروع ہوئے انتظار کی گھڑیوں میں مزید بے چینی پیدا ہوئی وہ بے چینی جو خوشیوں اور امیدوں میں لپٹی ہوئی تھی جو عزم و وفا سے بھری ہوئی تھی اور جو دن رات دعاؤں سے معمور تھی ہر ذی نفس سوچتا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح رحمہ اللہ تعالیٰ کی آمد کا اعلان تو ہو گیا ہے لیکن کیا ایسا بھی پائے گا کیا یہ خواب پورا ہو جائے گا انہی دعاؤں میں بالآخر 16 دسمبر 1990ء کا وہ مبارک دن آیا جبکہ چوالیس سال کے بعد خلیفۃ المسیح کے مبارک قدم پھر سے اہل ہند کی سرزمین پر پڑے حضور دہلی تشریف لائے اور پھر 19 دسمبر کو بذریعہ ریل قادیان پہنچے۔ 19 دسمبر کا دن وہ دن تھا جس روز پہلی بار قادیان دارالامان میں ریل کی آمد ہوئی تھی اور اس سے ایک روز قبل 18 دسمبر 1928ء کو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولادت باسعادت ہوئی تھی اور حضور رحمہ اللہ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ آپ بذریعہ ریل ہی قادیان تشریف لائیں گے چنانچہ 19 دسمبر کو مغرب و عشاء کے درمیانی وقت حضور رحمہ اللہ قادیان تشریف لائے تب اہالیان قادیان و ہندوستان کو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہجرت کے نتیجے میں حضور پر نور کو ہم سے دور نہیں بلکہ نزدیک تر کر دیا تھا۔ اتنا نزدیک کہ پھر آپ سے ہماری ملاقات ہو گئی نہ صرف ملاقات بلکہ بے شمار ترقیات کی منازل کو ہم نے طے کیا ہم پہلے چلتے تھے پھر تیزی سے دوڑنے لگے اور دوڑ میں بھی ہماری رفتار کئی گنا بڑھ گئی لاکھوں سعید روحیں جماعت میں شامل ہوئیں اور قادیان و ہندوستان کے حالات تیزی سے بدلنے لگے اور ہم نے ہر میدان میں ترقیات کے ریکارڈ قائم کئے۔

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی قادیان تشریف آوری کو 14 سال کا عرصہ گزر چکا ہے اس دوران 19 اپریل 2003ء کو آپ کی وفات ہو گئی اور قدرت ثانیہ کے مظہر خامس سیدنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مسند خلافت پر متمکن فرمادیا جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے آپ کے متعلق آپ کی خلافت سے قریبا سو سال قبل اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا کہ ”انسی معک یا مسرور“ (الہام 1907ء) اے مسرور یقیناً میں تیرے ساتھ ہوں۔ پس خلافت خامسہ میں ہم لوگوں کو یہ عظیم خدائی بشارت حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے متعلق نام لیکر یہ خوشخبری عطا فرمائی ہے کہ آپ کو ہر ان خدا تعالیٰ کی معیت حاصل رہے گی۔ ضمانت یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایسے الہامات جہاں عظیم بشارات کے حامل ہوتے ہیں وہاں ان میں یہ امر بھی پنہاں ہوتا ہے کہ مخالفین کی مخالفتیں اشرار کی شرارتیں اور جماعت کو حاصل ہونے والی عظیم الشان ترقیات کے نتیجے میں حاسدین کے حسد پیچھا تو کریں گے لیکن چونکہ ہمارے پیارے امام کو خاص طور پر معیت الہی نصیب ہے اس لئے اللہ تعالیٰ مخالفین کے تمام منصوبوں کو ناکام و نامراد کر دے گا اور اس میں ہم یقین کیلئے بھی بشارت و نصیحت ہے کہ ہم اس خلیفہ کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اور اس کی کامل پیروی و اطاعت کو اپنی زندگیوں کا نصب العین بنالیں جس کے ساتھ خدا تعالیٰ کی معیت ہے کیونکہ اس کے نتیجے میں ہی ہم کو بھی معیت الہی کا شرف حاصل ہوگا اور اسی کے نتیجے میں ہی ہم کو مستقبل میں ذاتی اور جماعتی ترقیات بھی حاصل ہوں گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے تیسرے سال ہی ارادہ فرمایا کہ آپ جلسہ سالانہ 2005ء پر قادیان تشریف لا کر پیاسی روحوں کو آبِ بقا پلائیں گے۔ حضور انور کا یہ ارادہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ انشاء اللہ قادیان و ہندوستان پر اس بار جو روحانی سورج طلوع ہونے والا ہے اس کی کرنیں جلد جلد تمام دنیا کو اپنے نور سے بھر دیں گی۔ انشاء اللہ و باللہ التوفیق۔

یہ خاص نمبر جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے اپنے پیارے امام سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قادیان آمد کی خوشی میں اپنی استعداد کے مطابق آپ کے اڑھائی سالہ دور سعید کی عظیم کامرانیوں پر مشتمل ایک جھلک کے طور پر شائع کیا گیا ہے۔ امید ہے قارئین کو یہ نمبر پسند آئے گا ایک بار پھر ہم اپنے محبوب امام کو دل کی گہرائیوں سے اہلاً و سہلاً و مرحباً عرض کرتے ہوئے بھارت کی تمام خوش قسمت جماعتوں کو تحفہ مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ (منیر احمد خادم)

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ:- خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری ناتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

خالص

اور معیاری

زیورات کا

مرکز

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ

0092-4524-212515 فون اقصی روڈ ربوہ پاکستان

شریف
جیولرز

ربوہ

میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک جسم قدرت ہوں

اور میرے بعد بعض اور وجود ہو گئے جو دوسری قدرت کا مظہر ہو گئے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کتب اللہ لا غلبن اننا اور اعلیٰ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ فناء ہوتا ہے کہ خدا کی جنت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قومی نشانوں کیساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راہبازی کو وہ دنیا میں پھیلا نا چاہتے ہیں اُس کی ختم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرنا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہلکی اور ٹھنڈی اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہلکی ٹھنڈا کر چکے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر نامتو رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) ازل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمزریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بد قسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے۔ اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو تابوہ ہوتے ہوئے تمام لیا اور اُس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا ولیمکنن لہم دینوم الذی ارتضیٰ لہم ولیدد لہم من بعد خوفہم امنا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے ہمدرد بن جائیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کھان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں اُن کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تڑپتے ہوئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سوائے عزیز و! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سواب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں

دکھائے گا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک جسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہو گئے جو دوسری قدرت کا مظہر ہو گئے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔

اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے ہر لوگوں سے بیعت لیں خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام روحوں کو جو زمین کی ہر طرف آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پاکر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد الٰہیت کر کام کرو۔

الوہیت

دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا

گننام پاک کے شہرہ عالم بنا دیا

منقولہ کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہے شکر رب عزوجل خارج از بیاں جس کے کلام سے ہمیں اس کا مانتھاں چلنے لگی نسیم عنایات یارے چلے پھل اس قدر پڑا کہ میووں سے لد گئے جس میں ہمیشہ عادت قدرت نما نہیں اب دیکھو آ کے درپہ ہمارے وہ یار ہے اے آزمائے والے یہ نسخہ بھی آزما مقبول بن کے اُس کے عزیز و حبیب ہیں کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو اس یار کیلئے رہ عشرت کو چھوڑ دو دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا جو کچھ مری مراد تھی سب کچھ دکھا دیا کچھ ایسا فضل حضرت رب الوریٰ ہوا اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا میں تھا غریب و بیکس و گننام و بے ہنر کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیان کدھر مریے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا اک مرجع خواص یہی قادیان ہوا

میں ساری جماعت کو دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ مرزا مسرور احمد صاحب کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحیح جانشین بنائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام کہ ”تو ہماری جگہ بیٹھ جا“ کا مضمون پوری طرح

ان پر صادق آئے اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی اعانت فرمائے

امیر المومنین حضرت اقدس مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانشینی کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان پیشگوئی خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بتاریخ 12 ستمبر 1997ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ 12 دسمبر 1997ء میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس کی آئندہ جانشینی کا عظیم الشان پیشگوئی کے رنگ میں ذکر فرمادیا تھا۔ اس سلسلہ میں ہم قارئین بدر کے از دیاد ایمان کیلئے حضور رحمہ اللہ کے مذکورہ خطبہ جمعہ مطبوعہ بدر 16/23 اپریل 1998ء سے وہ اقتباس ذیل میں درج کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ (ادارہ)

محمد صاحب جو ماشاء اللہ اس مضمون کے ماہر ہیں انہوں نے لکھا ہے کہ یہ ترجمے جیسا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ترجمے نہیں ہیں۔ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے ۱۹۳۳ء میں جب مذکرے کی اشاعت پر ایک نوٹ لکھا اس میں یہ وضاحت کی کہ ہم نے تمام ترجمے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائے تھے وہ عبادت کے اندر داخل کر لئے ہیں اور حاشیے میں نہیں اتارے گئے۔ حاشیے میں اتارے جانے والے ترجمے بعد میں علماء نے کئے ہیں۔ تو یہ جو میری Suspicion تھی یا مجھے شک تھا بلکہ میرا یقین تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ترجمہ ہو نہیں سکتا یہ میں نے ریو سے معلوم کر دیا ہے۔ واللہ کی بات درست ہے۔ دراصل اگر ان تراجم کو مانا جائے اور جو خیال گزرتا تھا علماء کا اس کو مانا جائے تو حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی عمر تو لمبی نہیں تھی۔ اپنے بھائیوں سے چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے اور خلاف توقع لمبی عمر کما یہ ایک قسم کا خواہش کا اظہار تھا۔ لیکن واقعتاً کا اظہار نہیں اور آپ کے سپرد امارت کبھی نہیں کی گئی۔ مجھے نہیں یاد شاید ہی کبھی آپ کو ابھی بٹایا گیا ہو۔ آپ امیر نہیں بنائے جاتے تھے۔ یہ وجہ تھی کہ میں ہمیشہ ان دونوں اہمیت کو حضرت مرزا منصور احمد صاحب کے متعلق سمجھتا تھا اور آپ کی زندگی اس کی جواہر ہے۔ اس کثرت سے آپ کو شدید دل کے حملے ہوئے ہیں کہ بہ حملہ بڑا کہہ سکتے تھے کہ اب یہ ماتھ سے گئے اور پھر اللہ تعالیٰ خلاف توقع آپ کو نمیک کر دیتا تھا اور سب ڈاکٹر حیرت سے دیکھتے تھے کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ دل کی ایسی بیماریاں لاحق ہو چکی کہ جن سے پتہ چلتا تھا اور دوسرے دن انھہ کر نہ صرف یہ کہ کھانا پینا شروع کر دیا بلکہ ڈاکٹر جو بعض چیزوں کو ان کے لئے حرام سمجھتے تھے یعنی کھن لور کھی کی غذا، رات کو حملہ ہوا ہے، صبح اٹھ کر کما کہ مجھے کھن کے پرائیوٹ پکا کر کھلاؤ اور اللہ پر اٹھے کھایا کرتے تھے۔ اس لئے ان کے متعلق یہ الہامات لازم پورے آتے ہیں کہ ”عَفْوَةُ اللَّهِ عَلَىٰ خِلَافِ التَّوْفِيعِ“ بغیر توقع کے لمبی عمر اور بغیر توقع کے بارہا عمر پانیا یہ آپ کی ذات میں دونوں باتیں بحیثیت صادق آتی ہیں۔

پھر ”أَمْرُهُ اللَّهُ عَلَىٰ خِلَافِ التَّوْفِيعِ“ یعنی ان کو امارت بھی ایسی دی جائے گی کہ اس کے متعلق توقع نہیں کی جاسکتی۔ میں نے حساب لگایا ان کی امارت کا تو آپ یہ سن کر حیران ہو گئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؑ کے زمانے میں ان کو امیر بنانا شروع کیا گیا ہے اور اس سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؑ کی ہاون سالہ حکومت میں اتنا عرصہ کبھی کسی کو امیر نہیں بتایا گیا جتنا ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؑ اور میرے دور میں امیر بتایا گیا۔ (پیشانیس ۳۵) بار آپ امیر مقامی مقرر ہوئے ہیں اور اس ہجرت کے دور میں تقریباً چودہ سال مسلسل امیر مقامی بنے رہے ہیں۔ یہ ہے خلاف توقع۔ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ خلیفہ کی موجودگی میں کوئی شخص اتنا باعصرہ امیر مقامی بنارہے۔ وہ امارت مقامی جو خود خلیفہ کے اپنے قبضے میں ہو کر آتی ہے اور اس کی وہاں موجودگی میں صدر عمومی ہے جو عمومی انتظام چلاتا ہے۔ مگر خلیفہ کی موجودگی میں امیر مقامی وہی ہوتا ہے۔ پس آپ عملاً میری جگہ بیٹھ گئے یعنی جس کرسی پر میں بیٹھا کرتا تھا اس پر میرے کہنے کے مطابق آپ براجمان ہوئے اور آپ نے تمام امور کو نہایت بہادری سے سرانجام دیا۔ ”وہ بادشاہ آیا“ کے الہام کے متعلق فرماتے ہیں۔ فرمایا دوسرے نے کہا ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے۔ یعنی اس الہام کے ساتھ یہ آواز بھی آئی۔ قاضی حکم کو بھی کہتے ہیں۔ قاضی وہ ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو رد کر دے۔ یہ خوبی بھی حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب میں غیر معمولی طور پر پائی جاتی تھی۔ باطل کو رد کرنے کے معاملے میں اتنا بہادر انسان میں نے اور شاذ ہی دیکھا ہو۔ ہو گئے مگر جو میں نے دیکھے ہیں ان میں سے ان سے زیادہ جرأت کے ساتھ باطل کو رد کرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔

”اب میں اس مضمون کو جاری رکھنے سے پہلے حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے وصال سے متعلق چند امور بیان کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کی سوانح الفضل میں بھی شائع ہو چکی ہے وہاں بھی مختلف جماعتوں میں غالباً انجمن کے ریزولوشن کے طور پر بھی پھیلانی گئی ہے، ان تفصیل میں میں نہیں جانا چاہتا جو پہلے بیان ہو چکی ہیں۔ لیکن آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ الہامات تھے جو حضرت مرزا شریف احمد صاحب ”پوچسپاں کئے گئے اور میں وہ فرد واحد ہوں، یا اور بھی شاید ہوں، جو شروع ہی سے یہ یقین رکھتا تھا کہ یہ الہامات اصل میں آپ کے ہر صاحبزادہ حضرت مرزا منصور احمد صاحب سے متعلق ہیں۔ یہ امر واقعہ ہے کہ بعض پیشگوئیاں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی ایسا واقعہ ہو چکا ہے، ایک شخص کے متعلق کی جاتی ہیں لیکن پتا مراد ہوتا ہے۔ وہ الہامات جیسا کہ میں اب آپ کے سامنے کھول کر بیان کر دوں گا بلاشبہ ایک ذرہ بھی شک نہیں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے بچنے کی صورت میں پورے ہونے سے اور آپ ہی پر ان کا اطلاق ہوتا ہے۔

یہ بات میں ہمیشہ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سے بیان کرتا رہا لیکن یہ ہمارا آپس کا ذاتی معاملہ تھا۔ شروع میں تو جیسا کہ ان کی بیحد انکسار کی عادت تھی انہوں نے قبول کرنے میں تردد کیا یعنی خاموشی اختیار کر جاتے تھے۔ بالآخر جب میں نے مسلسل دلائل دئے اور میں نے کہا کہ یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ مرلوت ہوں تو پھر ان کو تسلیم کرنا پڑا اور اس بات کی گہری مسرت تھی کہ الہامات میں میں بھی داخل ہوں۔ وہ الہامات سنئے۔ شریف احمد کی نسبت اس کی بیماری کی حالت میں (یہ ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے) الہامات ہوئے عَفْوَةُ اللَّهِ عَلَىٰ خِلَافِ التَّوْفِيعِ، اللہ نے اس کو لمبی عمر دی خلاف توقع۔ خلاف توقع سے مراد یہ ہے کہ ایسے حالات پیدا ہوتے رہے کہ پہلے مر جانا چاہئے تھا مگر خدا تعالیٰ نے بغیر توقع کے بارہا زندگی عطا فرمائی۔ پھر فرمایا ”أَمْرُهُ اللَّهُ عَلَىٰ خِلَافِ التَّوْفِيعِ“ اللہ نے اسے صاحب امر بنایا یعنی امیر اور اس کا یہ امیر بننا خلاف توقع تھا۔ یعنی توقع میں کی جاسکتی تھی کہ یہ شخص اتنے لمبے عرصے تک امیر بنایا جائے گا۔ ان الہامات کے جو ترجمے مذکورہ میں درج ہیں مجھے یقین ہے کہ یہ ترجمے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے نہیں ہیں کیونکہ وہ ایک ایسا ترجمہ کر رہے ہیں جو خلاف واقعہ ہے۔ یہ وہی نہیں سکتا کہ وہ ترجمہ کیا جائے۔ چنانچہ وہ ترجمہ یہ تھا جس کو میں خلاف واقعہ ترجمہ سمجھتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ علماء نے اس خواہش میں کہ اس پیشگوئی کو حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر لگادیا جائے یہ ترجمہ کیا ہے اس کو یعنی شریف احمد کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھ کر امیر کرے گا، یعنی مال و دولت دے گا۔ ”أَمْرُهُ اللَّهُ“ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ امیر کرے گا، ”أَمْرُهُ اللَّهُ“ کا مطلب یہ ہے کہ اسے امیر بنایا جائے گا۔ یعنی صاحب امر بنائے گا اور ایک دوسرے الہام سے عینہ یی بات ثابت ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ وہ بادشاہ آیا اور اس کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ قاضی کے متعلق یہ الہام ہوا ہے وہ قاضی یعنی صاحب امر بنایا جائے گا۔ تو چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تشریحات دوسرے الہامات کی روشنی میں اس ترجمے کو جو مذکرے کے نیچے مضحکہ ہوا ہے غلط قرار دے رہی ہیں اس لئے میں نے جب علماء سے فوری طور پر تحقیق کر کے رپورٹ کرنے کا اہم مولوی دوست

خلافت کے عاشق اور فدائی، اور میں جو ان کے سامنے ایک چھوٹا سا بچہ تھا اور بچپن میں ان کی نظام میں ماری بھی کھائی ہوئی ہیں اس طرح سامنے دنا کے ساتھ ایسا وہ ہوئے ہیں جیسے اپنی کوئی حیثیت نہیں رہی اور بھائیوں میں سے یا اپنے دور کے عزیزوں میں سے اگر کسی نے ذرا بھی زبان کھولی ہے میرے متعلق تو اتنی سختی سے اس کا جواب دیا ہے کہ جیسے رد کرنے کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں، رد کرنے کے عمل کو اتنی سختی سے استعمال کیا ہے کہ میں حیران رہ گیا ہوں۔ بارہا میں نے سنا اور میں حیران رہ جاتا تھا، نہ بھائی دیکھا، نہ عزیز دیکھا۔ اگر وہم گزرا کہ خلافت کے متعلق یہ غلط اشارہ کر رہا ہے تو فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور بڑی سختی سے اس کو رد کر دیا۔

یہ صورت حال ایک اور امام کو بھی یاد کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرزا شریف احمد صاحب کو مخاطب کر کے کشف میں دیکھتے ہیں کہ ”اب تو ہماری جگہ بیٹہ اور ہم بچے ہیں۔“ اب ظاہر بات ہے کہ یہ امام حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے متعلق پورا نہیں ہوا۔ یعنی ان لوگوں کی نظر میں پورا نہیں ہوا جو یہ بات سامنے پر تیار نہیں کہ بعض دفعہ باپ کے متعلق الہامات بیٹے کے لئے پورے ہو کرتے ہیں۔ اب یہ بات معینہ آپ کی ذات پر پوری ہوئی ہے۔ وہ اہل بیت مقامی جس پر میں بیٹھا کرتا تھا اب ظاہر ہے کہ میں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمائندہ ہوں، اس وقت میں شریف احمد صاحب موجود نہیں ہیں، اگر کوئی شخص موجود ہے تو یہ آپ کا بیٹا ہے۔ جس کے متعلق معینہ یہ الفاظ پورے ہوتے ہیں ”اب تو ہماری جگہ بیٹہ اور ہم بچے ہیں۔“

میں یہ سارے الہامات اور ان کی واضح تشریحات جو واقعات نے بیان کر دی ہیں ان کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ یہاں آپ کا ایک مقام تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں سے وہ مقام بنا ہے اور ابھرا ہے اور آئندہ آنے والی تاریخ نے ثابت کر دیا ہے کہ آپ کا وجود ایک مبارک وجود تھا جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روحانی بیٹا ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ جو کچھ بھی اپنے بیٹے کے متعلق دیکھا وہ ان کے بیٹے کے متعلق پورا ہوا۔ اب جبکہ میں نے ان کی جگہ ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی ان کے صاحبزادے مرزا مسرور احمد صاحب کو بتلایا ہے تو میرا اس امام کی طرف بھی دھیان پھرا کہ گویا آپ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ میری جگہ بیٹہ۔ یہ ساری باتیں ہمیں یقین دلاتی ہیں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی روح ایک پاک روح تھی، بہت دلیر انسان، خلافت کے حق میں ایک سوئی ہوئی کواڑ تھے۔

میں بچے دنوں جب آپ نے سفر کیا ہے تو اس سفر کے دوران اس دفعہ اتنے خوش گئے ہیں کہ مجھے وہم آیا کہ اتنا تھا کہ کوئی بات ہے۔ پہلے کبھی بھی کسی سفر کے دوران نہ اتنا لباسز کیا، نہ اتنی خوشی کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ دیکھتے ہوئے کما حقہ تو اب یوں لگ رہا ہے میں نے پہلی دفعہ پاکستان دیکھا ہے۔ اب جو خوشی اس دفعہ دیکھنے میں ہوئی ہے کبھی ساری عمر نہیں ہوئی۔ جرمی گئے وہاں بھی اس بات کا اظہار کیا، ہالینڈ گئے وہاں بھی اس بات کا اظہار کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت خوش گئے ہیں اس دفعہ میں سے کہ جس کی نظیر پہلے ان کے آنے میں کبھی نہیں ملتی۔ اس وقت مجھے شبہ نہ تھا جسے میں دوسرا رنگ دے دیا کہ اتنا مجھے لگا تھا کہ یہ تو شاید جانے کی تیاریاں ہیں۔ پس وہ شبہ درست نکلا اس طرح گئے ہیں کہ پھر واپس نہیں آئے۔ واپس آئی نہیں سکتے کیونکہ اس ملک کو چلے گئے ہیں جو ملک عدم تو نہیں ہے مگر ہمارے لئے عدم ہی کی طرح ہے یعنی جو ایک دفعہ چلا جائے پھر اس کا کوئی نشان واپس نہیں آیا کرتا۔ مگر وہ شخص جس کے متعلق الہامات دنیا میں باقی رہے ہوں اس کا جانا ایسی آیات فرضی جانا ہے۔ وہ لوگ ہمیشہ باقی رہتے ہیں، اسی دنیا میں باقی رہتے ہیں۔ پس اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ آپ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں گے۔

میری بیٹی فائزہ نے مجھے بتلایا کہ اتنا خوش تھے اس دفعہ کہ بارہا مجھ سے بھی بے حد محبت کا اظہار کرتے تھے اور ایک بات پر میں نے کہا کہ آپ بہت خوش ہیں تو کہتے تھے خوش کیوں نہ ہوں میرا خلیفہ مجھ سے راضی ہے۔ میں اسے بارہا دیکھتا ہوں، میں خوش کیوں نہ ہوں؟ وہ بچے نہیں تم نے دیکھے، فائزہ سے کہا، جو خلیفہ کے ساتھ پھرتے ہیں، لاہور، لاہور، لاہور پھرتے ہیں، ان کی خوشیاں نہیں دیکھیں وہ کیوں خوش ہیں اسی لئے کہ وقت کا خلیفہ ان سے راضی ہے۔ میں بھی اسی لئے خوش ہوں۔ یہاں بھی بہت خطرناک جملے ہوئے بیماری کے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان بیماریوں سے نجات ملی۔ واپس جا کر بھی حملہ ہوا اس سے بھی بچ نجات ملی۔

بے حد بہادر انسان تھے کہ کم دنیا میں اتنے بہادر انسان دیکھنے میں آتے ہیں۔ وہم ہوتا تھا تو دوسروں کے متعلق، اپنے متعلق نہیں۔ میری بیماری کا خطرہ، خوف، اور بچوں کو بہانہ خیال رکھیں۔ اگر کوئی

تاخیر ہو جائے کہیں سے آئے میں خلا ایک دفعہ یہ پہلے پہنچ گئے اور مجھے آجائے تھا مگر درمیان میں ایسا بے اختیار گھبراہٹ تھی، ملتے پھرتے تھے کہ کیوں نہیں ابھی تک پہنچے۔ تو اپنے متعلق بالکل بے خوف اور دوسروں کے متعلق بے حد خوف رکھنے والے کہ کہیں کسی خطرناک واقعہ میں مبتلا نہ ہو گیا ہو، کسی ملک کا خطرہ نہ ہو گیا ہو۔ ساری زندگی سادہ گزری ہے۔ بالکل بے لوث انسان اور سادہ زندگی گزارنے والے۔ ناظر اعلیٰ بھی اور اور اپنے بچے مسرور کو ساتھ لے کر زمینوں کا دورہ بھی کر رہے ہیں۔ وہاں زمینداروں کے ساتھ بیٹہ کراہی طرح باتیں کر رہے ہیں۔ ذرا بھی ان کے اندر کوئی اناہیت نہیں پائی جاتی تھی۔ بالکل سادہ لوح، غذا اگر مزے کی ہے تو اچھی لگے گی اگر نہیں بھی ہے تو خوشی سے کھاتے تھے اور ہر چیز میں ایک قناعت پائی جاتی تھی۔ پس اس ذکر خیر میں اگرچہ طول ہو گیا ہے لیکن یہ ذکر خیر ہے ہی بہت پیدار۔ اب میں ساری جماعت کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے لئے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور بعد میں مرزا مسرور احمد صاحب کے متعلق بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحیح جانشین بنائے ”تو ہماری جگہ بیٹہ جا مگر مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی اعانت فرمائے۔“

امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

کے حالات و خدمات قبل از خلافت

- ☆ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ، پندرہ اگست 15 ستمبر 1950ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مرحوم و محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کے ہاں ربوہ میں پیدا ہوئے۔
- ☆ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑ پوتے، حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے پوتے اور حضرت خلیفہ المسیح الثانی کے نواسے ہیں۔
- ☆ میٹرک تعلیم الاسلام ہائی سکول اور بی اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے کیا۔
- ☆ 1967ء میں ساڑھے سترہ سال کی عمر میں نظام وصیت میں شمولیت فرمائی۔
- ☆ 1976ء میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے ایم ایس سی کی ڈگری ایگریکلچرل اکناکس میں حاصل کی۔
- ☆ 31 جنوری 1977ء کو آپ کی شادی مکرمہ سیدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ بنت محترم صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ مرحومہ و مکرمہ سیدہ داؤد مظفر شاہ صاحبہ سے ہوئی۔ 2 فروری کو دعوت ولیمہ ہوئی۔
- ☆ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی مکرمہ امۃ الوارثہ فاتحہ صاحبہ البیہ مکرمہ فاتحہ احمد ڈاہری صاحبہ نواب شاہ اور مکرمہ صاحبزادہ مرزا داقص احمد صاحب حال محکم لندن سے نوازا ہے۔
- ☆ 1977ء میں وقف کر کے لہرت جہاں سکیم کے تحت اگست 1977ء میں غانا روانگی۔
- ☆ غانا میں 1977ء تا 1985ء بطور پرنسپل احمدیہ سکینڈری سکول سلاگا 2 سال، ایبارچہ 4 سال، اور پھر 2 سال احمدیہ زرعی فارم ٹرلے شمالی غانا کے مینجیر رہے۔ آپ نے غانا میں پہلی بار گندم اگانے کا کامیاب تجربہ کیا۔
- ☆ 1985ء میں پاکستان واپسی ہوئی اور 17 مارچ 1985ء سے نائب وکیل المال ثانی کے طور پر تقرر ہوا۔
- ☆ 18 جون 1994ء کو آپ کا تقرر بطور ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ہو گیا۔
- ☆ 10 دسمبر 1997ء کو ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مقرر ہوئے۔ اور انتخاب خلافت اس منصب پر مامور رہے۔
- ☆ اگست 1998ء میں صدر مجلس کارپوراز مقرر ہوئے۔
- ☆ بحیثیت ناظر اعلیٰ آپ ناظر ضیافت اور ناظر زراعت بھی خدمات نبھاتے رہے۔
- ☆ 1994ء تا 1997ء جمیر مین ناصر فاؤنڈیشن رہے۔ اسی عرصہ میں آپ صدر ترین ربوہ کمیٹی بھی تھے۔ آپ نے گنشن احمد زسری کی توسیع اور ربوہ کو سرسبز بنانے کیلئے ذاتی کوشش اور نگرانی فرمائی۔
- ☆ 1988ء تا 1995ء ممبر قضا بورڈ رہے۔
- ☆ خدام الاحمدیہ مرکز یہ میں سال 76-77ء میں مہتمم صحت جسمانی، 84-85ء میں مہتمم تنہید سال 85-86ء تا 88-89ء مہتمم مجالس بیرون اور 89-90ء میں نائب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان رہے۔
- ☆ انصار اللہ پاکستان میں قائد ذہانت و صحت جسمانی 95ء اور قائد تعلیم القرآن 95ء تا 97ء رہے۔
- ☆ 1999ء میں ایک مقدمہ میں اسیر راہ مولیٰ رہنے کا اعزاز بھی حاصل کیا۔ 30 اپریل کو گرفتار ہوئے اور 10 مئی کو رہا ہوئے۔
- ☆ 22 اپریل 2003ء کو لندن وقت کے مطابق 11:40 بجے رات آپ کے بطور خلیفہ المسیح الخامس ہونے کا اعلان ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً 53 سال ہے۔
- ☆ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور صحت میں برکت ڈالے اور اشاعت دین کے کاموں میں روح القدس کی تائید سے نوازے۔ آمین۔ (منقولہ از: www.alislam.org) 23.4.03

ہماری ساری ترقیات کا دار و مدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے

بکثرت دعائیں کریں اور ثابت کر دیں کہ ہمیشہ کی طرح آج بھی قدرت ثانیہ اور جماعت ایک ہی وجود ہیں اور انشاء اللہ ہمیشہ رہیں گے۔
خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں۔ اس جبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔

(سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احباب جماعت کے نام محبت بھرا خصوصی پیغام)

جان سے پیارے احباب جماعت! السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے اچانک وصال پر ایک زلزلہ تھا جس نے سب احباب جماعت کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ہماری آنکھیں اشکبار اور دل غمگین اور محزون ہیں مگر ہم اپنے رب کی رضا پر راضی اور اس کی تقدیر پر تسلیم کرتے ہیں۔ ہمارے دل کی آواز اور ہماری روح کی پکار اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ہی ہے۔ ہم سب خدا کی امانتیں ہیں اور اس کی طرف سے آنے والے اس بھاری امتحان کو قبول کرتے ہیں۔

ہمارا رب کتنا پیارا ہے جس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا کی اصلاح اور آنحضرت ﷺ کی شریعت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے مبعوث فرمایا اور اس عظیم مقصد کو مستقل طور پر جاری رکھنے کے لئے ایک ایسی قدرت ثانیہ کا وعدہ فرمایا جو دائمی اور قیامت تک جاری رہنے والی ہے اور ہر خلیفہ کی وفات پر دوسرے خلیفہ کے ذریعہ مومنوں کے خوف کی حالت کو امن میں بدلنے والی ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”سوائے عزیز و! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتی دکھاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سواب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔“ (الوصییت، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۵، ۳۰۶)

یہ خدا تعالیٰ کا بے شمار فضل اور احسان ہے کہ اس نے اپنے وعدہ کے موافق حضور رحمہ اللہ کی وفات پر جو خوف کی حالت پیدا ہوئی اس کو اس میں بدل دیا اور اپنے ہاتھ سے قدرت ثانیہ کو جاری فرمادیا۔ پس دعائیں کرتے ہوئے آپ میری مدد کریں کیونکہ ایک ذات اس عظیم الشان کام کا حق ادا نہیں کر سکتی جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد فرمایا ہے۔ دعائیں کریں اور بکثرت دعائیں کریں اور ثابت کر دیں کہ ہمیشہ کی طرح آج بھی قدرت ثانیہ اور جماعت ایک ہی وجود ہیں اور انشاء اللہ ہمیشہ رہیں گے۔

قدرت ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروٹی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر قدرت ثانیہ نہ ہو تو دین حق کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ارحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”جس طرح وہی شاخ پھل لاسکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کئی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو۔ اس طرح وہی شخص سلسلہ کامفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹا۔“

پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس جبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دار و مدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔ اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور وابستگی کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام خا کسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس (لندن۔ ۱۱ مئی ۲۰۰۵ء)

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی

اسد شہروز مسرور

BANI®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)

ESTABLISHED 1956

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA - 0072

BANI AUTOMOTIVES

56, TOPSIA ROAD, (SOUTH)
KOLKATA - 700 046

BANI DISTRIBUTORS

5, SOO IN STREET
KOLKATA - 700 0

PHONE : CITY SHOWROOM : 2236-6683, 2234-7577, WAREHOUSE : 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE : 2236-2096, 2237-8749, FAX : 91-33-2234-7577

جلسہ سالانہ قادیان کے مبارک موقع پر تشریف لانے والے مہمانان کرام کی خدمت میں
قادیان ویلفیئر کلب خوش آمدید کہتے ہوئے نیک تمنائیں پیش کرتا ہے۔

اخبار بدر
کا خود بھی مطالعہ کریں اور اپنے دوستوں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں
یہ بھی تبلیغ کا ایک بہت اچھا ذریعہ ہے

خلافت حقہ اسلامیہ

تقریر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بر موقعہ جلسہ سالانہ 1956

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ
كََمَا اسْتَخْلَفْنَا قَبْلَهُم مِّن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ
دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ
خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا
وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ
وَاقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاطِيعُوا
الرُّسُلَ لَعَلَّكُمْ تَرْحَمُونَ (النور)

اس آیت کے متعلق تمام پچھلے مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ آیت خلافت اسلامیہ کے متعلق ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) اور کئی خلفاء راشدین بھی اس کے متعلق گواہی دیتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی کتابوں میں اس آیت کو پیش کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ آیت خلافت اسلامیہ کے متعلق ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ اے خلافت حقہ اسلامیہ پر ایمان رکھنے والے مومنو! (چونکہ یہاں خلافت کا ذکر ہے۔ اس لئے مومنوں میں ایمان لانے سے مراد ایمان بالخلافت ہی ہو سکتا ہے۔ پس یہ آیت مبائعین کے متعلق ہے غیر مبائعین کے متعلق نہیں کیونکہ وہ خلافت پر ایمان نہیں رکھتے) اور اے خلافت حقہ اسلامیہ کو قائم رکھنے اور اس کے حصول کیلئے کوشش کرنے والو! تم سے اللہ ایک وعدہ کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم تم میں سے زمین میں اسی طرح خلفاء بناتے رہیں گے جس طرح تم سے پہلے لوگوں کو خلفاء بنایا اور ہم ان کیلئے اسی دین کو جاری کریں گے جو ہم نے ان کیلئے پسند کیا ہے۔ یعنی جو ایمان اور عقیدہ ان کا ہے وہی خدا کو پسندیدہ ہے اور اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے کہ وہ اسی عقیدہ اور طریق کو دنیا میں جاری رکھے گا اور اگر ان پر کوئی خوف آیا تو ہم اس کو تبدیل کر کے امن کی حالت لے آئیں گے۔ لیکن ہم بھی ان سے امید کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ توحید کو دنیا میں قائم کریں گے اور شرک نہیں کریں گے۔ یعنی شرک مذاہب کی تردید کرتے رہیں گے اور اسلام کی توحید حقہ کی اشاعت کرتے رہیں گے۔ خلافت کے قائم ہونے کے بعد خلافت پر ایمان لانے والے لوگوں نے خلافت کو ضائع کر دیا تو فرماتا ہے مجھ پر الزام نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ میں نے ایک وعدہ کیا ہے اور شرط یہ وعدہ کیا ہے، اس خلافت کے ضائع ہونے پر الزام تم پر ہوگا۔ میں اگر پیشگوئی کرتا تو مجھ پر الزام ہوتا کہ میری پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ مگر میں نے پیشگوئی نہیں کی۔ بلکہ میں نے تم سے وعدہ کیا ہے اور شرط یہ وعدہ کیا ہے کہ اگر تم مومن بالخلافت ہو گے اور اس کے مطابق عمل کرو گے تو پھر میں خلافت کو تم میں قائم رکھوں گا پس اگر خلافت تمہارے ہاتھوں سے نکل گئی تو یاد رکھو کہ تم مومن بالخلافت نہیں رہو گے گا فر بالخلافت ہو جاؤ

گے اور نہ صرف خلفاء کی اطاعت سے نکل جاؤ گے بلکہ میری اطاعت سے بھی نکل جاؤ گے اور میرے بھی باغی بن جاؤ گے۔

خلافت حقہ اسلامیہ کے عنوان کی وجہ

میں نے اس مضمون کا ہیڈنگ خلافت حقہ اسلامیہ اس لئے رکھا ہے کہ جس طرح موسوی زمانہ میں خلافت موسویہ یہودیہ دو حصوں میں تقسیم تھی، ایک دور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تھا۔ اور ایک دور حضرت عیسیٰ سے لے کر آج تک چلا آ رہا ہے۔ اسی طرح اسلام میں بھی خلافت کے دو دور ہیں ایک دور رسول اللہ ﷺ کے بعد شروع ہوا اور اس کی ظاہری شکل حضرت علیؓ پر ختم ہو گئی اور دوسرا دور حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد حضرت خلیفہ اولؑ سے شروع ہوا۔ اور اگر آپ لوگوں میں ایمان اور عمل صالح قائم رہا اور خلافت سے وابستگی بچتے رہی تو انشاء اللہ یہ دور قیامت تک رہے گا۔

جیسا کہ مذکورہ بالا آیت کی تشریح میں میں ثابت کر چکا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ایمان بالخلافت قائم رہا اور خلافت کے قیام کیلئے تمہاری کوشش جاری رہی تو میرا وعدہ ہے کہ تم میں سے (یعنی مومنوں میں سے اور تمہاری جماعت میں سے) میں خلیفہ بناتا رہوں گا۔ رسول کریم ﷺ نے بھی اس کے متعلق احادیث میں تصریح فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ مَا كَانَتْ نَبْوَةُ قَطٍ إِلَّا تَبَعَتْهَا خِلَافَةٌ (جامع الصغير للسيوطی)

کہ ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے اور میرے بعد بھی خلافت ہوگی اس کے بعد ظالم حکومت ہوگی۔ پھر جابر حکومت ہوگی۔ یعنی غیر تو میں آ کر مسلمانوں پر حکومت کریں گی جو بر دہی مسلمانوں سے حکومت چھین لیں گی۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ پھر خلافت علیؓ منہاج النبوت ہوگی یعنی جیسے نبیوں کے بعد خلافت ہوتی ہے ویسے ہی خلافت پھر جاری کر دی جائے گی۔ (مشکوٰۃ باب الانذار والاحتذیر)

نبیوں کے بعد خلافت کا ذکر قرآن کریم میں دو جگہ آتا ہے۔ ایک تو یہ ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو خلافت اس طرح دی کہ کچھ ان میں سے موسیٰ کے تابع بنی بنائے اور کچھ ان میں سے بادشاہ بنائے۔ اب نبی اور بادشاہ بنانا تو خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے ہمارے اختیار میں نہیں۔ لیکن جو تیسرا امر خلافت کا ہے وہ اس حیثیت سے کہ خدا تعالیٰ بندوں سے کام لیتا ہے ہمارے اختیار میں ہے۔ چنانچہ عیسائی اس کیلئے انتخاب کرتے ہیں اور اپنے میں سے ایک شخص کو بڑا مذہبی لیڈر بنا لیتے ہیں۔ جس کا نام وہ

پوپ رکھتے ہیں۔ گو پوپ اور پوپ کے معین اب خراب ہو گئے ہیں مگر اس سے یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ پھر ان سے مشابہت کیوں دی؟ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں صاف طور پر فرماتا ہے کہ کما استخلف الذین من قبلہم۔

جس طرح پہلے لوگوں کو میں نے خلیفہ بنایا تھا اسی طرح میں تمہیں خلیفہ بناؤں گا یعنی جس طرح موسیٰ کے سلسلہ میں خلافت قائم کی گئی تھی اسی طرح تمہارے اندر بھی اس حصہ میں جو موسوی سلسلہ کے مشابہ ہوگا میں خلافت قائم کر دوں گا۔ یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کی حکومت براہ راست چلے گی۔ پھر جب مسیح موعودؑ آ جائے گا تو جس طرح مسیح ناصرؑ کے سلسلہ میں خلافت چلائی گئی تھی اسی طرح تمہارے اندر بھی چلاؤں گا۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ موسیٰ کے سلسلہ میں مسیح آیا اور محمدی سلسلہ میں بھی مسیح آیا۔ مگر محمدی سلسلہ کا مسیح پہلے مسیح سے افضل ہے۔ اس لئے وہ غلطیاں جو انہوں نے کیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محمدی مسیح کی جماعت نہیں کرے گی۔ انہوں نے خدا کو بھلا دیا اور خدا تعالیٰ کو بھلا کر ایک کمزور انسان کو خدا کا بیٹا بنا کر پوجنے لگ گئے۔ مگر محمدی مسیح نے اپنی جماعت کو شرک کے خلاف بڑی شدت سے تعلیم دی ہے بلکہ خود قرآن کریم نے کہہ دیا ہے کہ اگر تم خلافت حاصل کرنا چاہتے ہو تو پھر شرک کبھی نہ کرنا۔ اور میری خالص عبادت کو ہمیشہ قائم رکھنا۔ جیسا کہ یعبدوننسی لا یشرکون بسی شینا میں اشارہ کیا گیا ہے۔ پس اگر جماعت اس کو قائم رکھے گی تبھی وہ انعام پائے گی۔ اور اس کی صورت یہ بن گئی ہے کہ قرآن کریم نے بھی شرک کے خلاف اتنی تعلیم دی کہ جس کا ہزارواں حصہ بھی انجیل میں نہیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام نے بھی شرک کے خلاف اتنی تعلیم دی ہے جو حضرت مسیح ناصرؑ کی موجودہ تعلیم میں نہیں پائی جاتی۔ پھر آپ کے الہاموں میں بھی یہ تعلیم پائی جاتی ہے۔ چنانچہ آپ کا الہام ہے۔ خـلـدو التوحید التوحید یا ابناء الفارص۔

(تذکرہ طبع اول صفحہ 232)

اے مسیح موعودؑ اور اس کی ذریت! توحید کو ہمیشہ قائم رکھو۔ سو اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ نے توحید پر اتنا زور دیا ہے کہ اس کو دیکھتے ہوئے اور قرآنی تعلیم پر غور کرتے ہوئے یہ یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے توحید کامل احمدیوں میں قائم رکھے گا اور اس کے نتیجہ میں خلافت بھی ان کے اندر قائم رہے گی۔ اور وہ خلافت بھی اسلام کی خدمت گزار ہوگی۔ حضرت مسیح ناصرؑ کی خلافت کی طرح وہ خود اس کے اپنے مذہب کو توڑنے والی نہیں ہوگی۔

جماعت احمدیہ میں

خلافت قائم رہنے کی بشارت

میں نے بتایا ہے کہ جس طرح قرآن کریم نے کہا ہے کہ خلیفے ہوں گے۔ رسول کریم ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ میرے بعد خلیفے ہوں گے پھر مکہ کا عشاء ہوگا پھر مکہ کے حجرہ ہوگا اور اس کے بعد خلافت علیؓ منہاج النبوت ہوگی۔ (مشکوٰۃ باب الانذار والاحتذیر)

اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام نے بھی قرآن کریم اور رسول کریم ﷺ کی سنت میں الوصیت میں تحریر فرمایا ہے کہ:

”اے عزیزو جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دوجہوئی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سواب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی ممکن مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔“ (الوصیت)

یعنی اگر تم سیدھے رستے پر چلتے رہو گے تو خدا کا مجھ سے وعدہ ہے کہ جو دوسری قدرت یعنی خلافت تمہارے اندر آوے گی وہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگی۔ عیسائیوں کو دیکھ لو جو جھوٹی خلافت ہی سہی 1900 سال سے وہ اسکو لئے چلے آ رہے ہیں۔ مگر مسلمانوں کی بد قسمتی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی خلافت کو ابھی 48 سال ہوئے تو کئی بلایاں چھپھڑوں کی خواہشیں دیکھنے لگیں۔ اور خلافت کو توڑنے کی فکر میں لگ گئیں۔

پھر فرماتے ہیں کہ:

”تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعائیں کرتے رہو۔“ (الوصیت)

سو تم کو بھی چاہئے کہ حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کے ارشاد کے ماتحت دعائیں کرتے رہو۔ کہ اے اللہ ہم کو مومن بالخلافت رکھو۔ اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دیجو۔ اور ہمیں ہمیشہ اس بات کا مستحق رکھو کہ ہم میں سے خلیفے بننے رہیں اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے تاکہ ہم ایک جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو کر اور ایک صف میں کھڑے ہو کر اسلام کی جنگیں ساری دنیا سے لڑتے رہیں اور پھر ساری دنیا کو فتح کر کے محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں گرا دیں۔ کیونکہ یہی ہمارے قیام اور مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض ہے۔

قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے

یہ جو میں نے ”قدرت ثانیہ“ کے معنی خلافت کے کئے ہیں یہ ہمارے ہی نہیں بلکہ غیر مبائعین نے بھی اس کو تسلیم کیا ہوا ہے۔ چنانچہ خواجہ کمال الدین صاحب لکھتے ہیں:

حضور علیہ السلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے

مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اتر باء حضرت مسیح موعود بہ اجازت حضرت ام المؤمنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے۔ (بدر جون 8ء)

یہ خط ہے جو انہوں نے شائع کیا۔ اس میں مولوی محمد علی صاحب شیخ رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر یعقوب بیک صاحب وغیرہ کا بھی انہوں نے ذکر کیا ہے کہ معتمدین میں سے وہ اس موقع پر موجود تھے اور انہوں نے حضرت خلیفہ اولؑ کی بیعت کی سوان لوگوں نے اس زمانہ میں یہ تسلیم کر لیا کہ یہ جو ”قدرت ثانیہ“ کی پیشگوئی تھی یہ خلافت کے متعلق تھی۔ کیونکہ الوصیت میں سوائے اس کے اور کوئی ذکر نہیں کہ تم قدرت ثانیہ کیلئے دعائیں کرتے رہو اور خواجہ صاحب لکھتے ہیں کہ مطابق حکم ”الوصیت“ ہم نے بیعت کی پس خواجہ صاحب کا اپنا اقرار موجود ہے کہ الوصیت میں جو پیشگوئی کی گئی تھی وہ خلافت کے متعلق تھی اور قدرت ثانیہ سے مراد ”خلافت“ ہی ہے۔ پس حضرت خلیفہ اولؑ کے ہاتھ پر خواجہ کمال الدین صاحب، مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کی بیعت کرنا اور اسی طرح میرا اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیعت کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ تمام جماعت احمدیہ نے بالاتفاق خلافت احمدیہ کا اقرار کر لیا پھر حضرت خلیفہ اولؑ کی وفات کے بعد حضرت خلیفہ اول کے تمام خاندان اور جماعت احمدیہ کے 99% افراد کا میرے ہاتھ پر بیعت کر لینا اس بات کا مزید ثبوت ہوا کہ جماعت احمدیہ اس بات پر متفق ہے کہ ”خلافت احمدیہ“ کا سلسلہ تاقیامت جاری رہے گا۔

آئندہ انتخاب خلافت کے متعلق

طریق کار

چونکہ اس وقت حضرت خلیفہ اولؑ کے خاندان میں سے بعض نے اور ان کے دوستوں نے خلافت احمدیہ کا سوال پھر اٹھایا ہے اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ اس مضمون کے متعلق پھر روشنی ڈالوں اور جماعت کے سامنے ایسی تجاویز پیش کروں جن سے خلافت احمدیہ شرارتوں سے محفوظ ہو جائے۔

میں نے اس سے پہلے جماعت کے دوستوں سے مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا تھا کہ خلیفہ وقت کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ دوسرا خلیفہ چنے مگر موجودہ فتنہ نے بتا دیا ہے کہ یہ طریق درست نہیں کیونکہ بعض لوگوں نے یہ کہا کہ ہم خلیفہ ثانی کے مرنے کے بعد بیعت میاں عبد المنان کی کریں گے اور کسی کی نہیں کریں گے اس سے یہ پتہ لگا کہ ان لوگوں نے یہ سمجھا کہ صرف دو تین ہی آدمی اگر کسی کی بیعت کر لیں تو وہ خلیفہ ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس سے یہ بھی پتا لگا کہ جماعت میں

خلفشار پیدا ہو سکتا ہے۔ چاہے وہ خلفشار پیدا کرنے والا غلام رسولؐ 35 جیسا ہی آدمی ہو اور خواہ وہ ڈاڈا جیسا گمنام آدمی ہی ہو۔ وہ دعویٰ تو یہی کریں گے کہ خلیفہ چنا گیا ہے۔ سو جماعت احمدیہ میں پریشانی پیدا ہوگی۔ اس لئے وہ پرانا طریق جو طول عمل والا ہے میں اس کو منسوخ کرتا ہوں اور اس کے بجائے میں اس سے زیادہ قریبی طریقہ پیش کرتا ہوں بے شک ہمارا دعویٰ ہے کہ خلیفہ خدا بنانا ہے۔ مگر اس کے باوجود تاریخ کی اس شہادت کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ خلیفہ شہید بھی ہو سکتے ہیں۔ جس طرح حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ شہید ہوئے اور خلافت ختم بھی کی جاسکتی ہے۔

جس طرح حضرت حسنؓ کے بعد خلافت ختم ہوگئی۔ جو آیت میں نے اس وقت پڑھی ہے اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں خلافت قائم رکھنے کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ مشروط ہے کیونکہ مندرجہ بالا آیت میں یہی بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ خلافت پر ایمان لانے والوں اور اس کے قیام کیلئے مناسب حال عمل کرنے والے لوگوں سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ ان میں خلافت کو قائم رکھے گا۔ پس خلافت کا ہونا ایک انعام ہے پیشگوئی نہیں۔ اگر پیشگوئی ہوتا تو حضرت امام حسنؓ کے بعد خلافت کا ختم ہونا نعوذ باللہ قرآن کریم کو جھوٹا قرار دیتا۔ لیکن چونکہ قرآن کریم نے اس کو ایک مشروط انعام قرار دیا ہے۔ اس لئے اب ہم یہ کہتے ہیں کہ چونکہ امام حسنؓ کے زمانہ میں عام مسلمان کامل مومن نہیں رہے تھے اور خلافت کے قائم رکھنے کے لئے صحیح کوشش انہوں نے چھوڑ دی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس انعام کو واپس لے لیا اور باوجود خلافت کے ختم ہو جانے کے قرآن سچا رہا جھوٹا نہیں ہوا۔ وہی صورت اب بھی ہوگی۔ اگر جماعت احمدیہ خلافت کے ایمان پر قائم رہی اور اس کے قیام کیلئے صحیح جدوجہد کرتی رہی تو اس میں بھی قیامت تک خلافت قائم رہے گی۔ جس طرح عیسائیوں میں پوپ کی شکل میں اب تک قائم ہے۔ گو وہ بگڑ گئی ہے میں نے بتا دیا ہے کہ اس کے بگڑنے کا احمدیت پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ مگر بہر حال اس فساد سے اتنا پتہ لگ جاتا ہے کہ شیطان ابھی مایوس نہیں ہوا۔ پہلے تو شیطان نے بیچامیوں کی جماعت بنائی۔ لیکن بیالیس سال کے انتظار کے بعد اس باسی کڑھی میں پھر ابال آیا اور وہ بھی لگے مولوی عبد المنان اور عبد الوہاب کی تائید میں مضمون لکھنے اور ان میں سے ایک شخص محمد حسین چیمہ نے بھی ایک مضمون شائع کیا ہے کہ ہمارا نظام اور ہمارا اسٹیج اور ہماری جماعت تمہاری مدد کیلئے تیار ہے شاباش! اہمیت کر کے کھڑے رہو۔ مرزا محمود سے دینا نہیں۔ اس کی خلافت کے پردے چاک کر کے رکھ دو۔ ہماری مدد تمہارے ساتھ ہے۔ کوئی اس سے پوچھے کہ تم نے مولوی محمد علی صاحب کو کیا مدد دے لی تھی۔ آخر مولوی محمد علی صاحب بھی تمہارے لیڈر تھے۔ خواجہ کمال الدین صاحب بھی لیڈر تھے۔ ان کی تم نے کیا مدد کر لی تھی جو آج عبد المنان اور عبد الوہاب کی کر لو گے۔ پس یہ باتیں محض ڈھکونسلے ہیں۔ ان سے صرف ہم کو ہشیار کیا

گیا ہے خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ مطمئن نہ ہو جانا اور یہ نہ سمجھنا کہ خدا تعالیٰ چونکہ خلافت قائم کیا کرتا ہے اس لئے کوئی ذریعہ بات نہیں ہے۔ تمہارے زمانہ میں بھی فتنے کھڑے ہو رہے ہیں اور اسلام کے ابتدائی زمانہ میں بھی فتنے کھڑے ہوئے تھے۔ اس لئے خلافت کو ایسی طرز پر چلاؤ جو زیادہ سے زیادہ آسان ہو اور کوئی ایک دو لفٹکے اٹھ کر اور کسی کے ہاتھ پر بیعت کر کے یہ نہ کہہ دیں کہ چلو خلیفہ مقرر ہو گیا ہے۔ پس اسلامی طریق پر جو کہ میں آگے بیان کروں گا آئندہ خلافت کیلئے میں یہ قاعدہ منسوخ کرتا ہوں کہ شوریٰ انتخاب کرے بلکہ میں یہ قاعدہ مقرر کرتا ہوں کہ آئندہ جب کبھی خلافت کے انتخاب کا وقت آئے تو صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اور ممبر اور تحریک جدید کے وکلاء اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے زندہ افراد اور اب نظر ثانی کرتے وقت میں یہ بات بھی بعض دوستوں کے مشورہ سے زائد کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ بھی جن کو فوراً بعد تحقیقات صدر انجمن احمدیہ کو چاہئے کہ صحابیت کا سرٹیفکیٹ دے دیں اور جامعہ المہشرین کا پرنسپل اور جامعہ احمدیہ کا پرنسپل اور مفتی سلسلہ احمدیہ اور تمام جماعت ہائے پنجاب اور سندھ کے ضلعوں کے امیر اور مغربی پاکستان اور کراچی کا امیر اور مشرقی پاکستان کا امیر مل کر اس کا انتخاب کریں۔

اسی طرح نظر ثانی کرتے وقت میں یہ امر بھی بڑھاتا ہوں کہ ایسے سابق امراء جو دو دفعہ کسی ضلع کے امیر رہ چکے ہوں گو انتخاب کے وقت بوجہ معذوری کے امیر نہ رہے ہوں وہ بھی اس لسٹ میں شامل کئے جائیں۔ اسی طرح ایسے تمام مبلغ جو ایک سال تک غیر ملک میں کام کر آئے ہیں اور بعد میں سلسلہ کی طرف سے ان پر کوئی الزام نہ آیا ہو۔ ایسے مبلغوں کی لسٹ شائع کرنا مجلس تحریک کا کام ہوگا۔ اسی طرح ایسے مبلغ جنہوں نے پاکستان کے کسی ضلع یا صوبہ میں رئیس التبلیغ کے طور پر کم سے کم ایک سال کام کیا ہو۔ ان کی فہرست بنانا صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہوگا۔

مگر شرط یہ ہوگی کہ اگر وہ موقع پر پہنچ جائیں۔ سیکرٹری شوریٰ تمام ملک میں اطلاع دے دے کہ فوراً پہنچ جاؤ۔ اس کے بعد جو نہ پہنچے اس کا اپنا قصور ہوگا اور اس کی غیر حاضری خلافت کے انتخاب پر اثر انداز نہیں ہوگی۔ نہ یہ غدر سنا جائے گا کہ وقت پر اطلاع شائع نہیں ہوئی۔ یہ ان کا اپنا کام ہے کہ وہ پہنچیں سیکرٹری شوریٰ کا کام ان کو لانا نہیں ہے۔ اس کا کام صرف یہ ہوگا کہ وہ ایک اعلان کر دے اور اگر سیکرٹری شوریٰ کہے کہ میں نے اعلان کر دیا تھا تو وہ انتخاب جائز سمجھا جائے گا ان لوگوں کا یہ کہہ دینا یا ان میں سے کسی کا یہ کہہ دینا کہ مجھے اطلاع نہیں پہنچ سکی۔ اس کی کوئی وقعت نہیں ہوگی۔ نہ قانوناً نہ شرعاً یہ سب لوگ ملکر جو فیصلہ کریں گے وہ تمام جماعت کیلئے قابل قبول ہوگا اور جماعت میں سے جو شخص اس کی مخالفت کرے گا وہ باغی ہوگا اور جب بھی انتخاب خلافت کا وقت آئے اور مقررہ طریق کے مطابق جو بھی خلیفہ چنا جائے۔ میں اس کو ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر اس

قانون کے ماتحت وہ چنا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوگا۔ اور جو بھی اس کے مقابلہ میں کھڑا ہوگا۔ وہ بڑا ہوا چھوٹا ذلیل کیا جائیگا اور تباہ کیا جائے گا کیونکہ ایسا خلیفہ صرف اس لئے کھڑا ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کی اس پیشگوئی کو پورا کرے کہ خلافت اسلامیہ ہمیشہ قائم رہے پس چونکہ وہ قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتوں کو پورا کرنے کے لئے کھڑا ہوگا۔ اسلئے اسے ڈرنا نہیں چاہئے۔

جب مجھے خلیفہ چنا گیا تھا سلسلہ نو کے بڑے بڑے لیڈر سارے مخالف ہو گئے تھے اور خزانہ میں کل اٹھارہ آنے تھے اب تم بتاؤ۔ اٹھارہ آنے میں ہم تم کو ایک ناشتہ بھی دے سکتے ہیں؟ پھر خدا تعالیٰ تم کو کھینچ کر لے آیا اور یا تو یہ حالت تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر صرف بارہ سو آدمی جمع ہوئے تھے اور یا آج کی رپورٹ یہ ہے کہ ریوہ۔ کے آدمیوں کو ملا کر اس وقت جلسہ مردانہ اور زنانہ میں پچپن ہزار تعداد ہے۔ آج رات کو 43 ہزار مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا ہے۔ بارہ ہزار ریوہ والے ملا لئے جائیں تو 55 ہزار ہو جاتا ہے۔ پس عورتوں اور مردوں کو ملا کر اس وقت ہماری تعداد 55 ہزار ہے۔ اس وقت بارہ سو تھی۔ یہ پچپن ہزار کہاں سے آئے؟ خدا ہی لایا۔ پس میں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہو جائے گا تو منان وہاب اور بیغامی کیا چیز ہیں؟ اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔ (نعرائے تکبیر) جماعت احمدیہ کو حضرت خلیفہ اولؑ کی اولاد سے ہرگز کوئی تعلق نہیں۔ جماعت احمدیہ کو خدا کی خلافت سے تعلق ہے اور وہ خدا کی خلافت کے آگے اور پیچھے لڑے گی اور دنیا میں کسی شریرو کو جو کہ خلافت کے خلاف ہے خلافت کے قریب بھی نہیں آنے دے گی۔

اب یہ دیکھ لو ابھی تم نے گواہیاں سن لی ہیں۔ کہ عبد الوہاب احراریوں کو مل کر قادیان کی خبریں سنایا کرتا تھا۔ اور پھر تم نے یہ بھی سن لیا ہے کہ کس طرح بیچامیوں کے ساتھ ان لوگوں کے تعلقات ہیں۔ سو اگر خدا خواستہ ان لوگوں کی تدبیر کامیاب ہو جائے تو اس کے معنی یہ تھے کہ بیالیس سال کی لڑائی کے بعد تمام لوگ احراریوں اور بیچامیوں کے نیچے آجاتے تم بظاہر اس کو چھوٹی بات سمجھتے ہو لیکن یہ چھوٹی بات نہیں۔ یہ ایک بہت بڑی بات ہے اگر خدا خواستہ ان کی سکیم کامیاب ہو جاتی تو جماعت احمدیہ مابین ملنے ملنے کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی اور اس کے لیڈر ہوتے مولوی صدر الدین اور عبد الرحمن مصری۔ اور ان کے لیڈر ہوتے مولوی داؤد وغرنوی اور عطاء اللہ شاہ بخاری۔ اب تم بتاؤ کہ مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری اور داؤد وغرنوی اگر تمہارے لیڈر ہو جائیں تو تمہارا دنیا میں کوئی ٹھکانہ نہ رہ جائے۔

تمہارا ٹھکانہ تو تبھی رہتا ہے جب مابین میں سے خلیفہ ہو۔ اور قرآن مجید نے شرط لگائی ہے منکم کی یعنی وہ مابین میں سے ہونا چاہئے۔ اس پر کسی غیر مباح یا

احرار کا اثر نہیں ہونا چاہئے۔ اگر غیر مبائع اور احراری کا اثر ہو تو پھر وہ نہ منکم ہو سکتا ہے اور نہ خلیفہ ہو سکتا ہے۔ پس ایک تو میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ جب بھی وہ وقت آئے آخر انسان کے لئے کوئی دن آتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ابھی میں نے حوالہ سنایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی موت کی خبر دی اور فرمایا۔ پریشان نہ ہو کیونکہ خدا تعالیٰ دوسری قدرت ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ سو دوسری قدرت کا اگر تیسرا مظہر وہ ظاہر کرنا چاہے تو اس کو کون روک سکتا ہے۔ ہر انسان نے آخر مرنا ہے مگر میں نے بتایا ہے کہ شیطان نے بتا دیا ہے کہ ابھی اس کا سر کٹا نہیں گیا۔ ابھی وہ تمہارے اندر داخل ہونے کی امید رکھتا ہے۔ پیغام صلح کی تائید اور محمد حسین چیمہ کا مضمون بتاتا ہے کہ ابھی مارے ہوئے سانپ کی دم مل رہی ہے۔ پس اس کو مایوس کرنے کیلئے ضروری ہے کہ آئندہ یہ نہ رکھا جائے کہ ملتان اور کراچی اور حیدر آباد اور کوئٹہ اور پشاور سب جگہ کے نمائندے جو پانسویں تعداد سے زیادہ ہوتے ہیں وہ آئیں تو انتخاب ہو بلکہ صرف ناظروں اور دیکھوں اور مقررہ اشخاص کے مشورہ کے ساتھ اگر وہ حاضر ہوں خلیفہ کا انتخاب ہوگا۔ جس کے بعد جماعت میں اعلان کر دیا جائے گا اور جماعت اس شخص کی بیعت کرے گی اس طرح وہ حکم بھی پورا ہو جائے گا کہ خلیفہ خدا بنانا ہے اور وہ حکم بھی پورا ہو جائے گا کہ ایسا وہ مومنوں کے ہاتھ سے کرتا ہے۔ درحقیقت خلافت کوئی ڈنڈے کے ساتھ تو ہوتی نہیں۔ مرضی سے ہوتی ہے اگر تم لوگ ایک شخص کو دیکھو کہ وہ خلاف قانون خلیفہ بن گیا ہے اور اس کے ساتھ نہ ہو تو آپ ہی اس کو نہ آمدن ہوگی نہ کام کر سکے گا۔ ختم ہو جائے گا۔ اسی طرح یہ کہا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ چیز اپنے اختیار میں رکھی ہے لیکن بندوں کے توسط سے رکھی ہے۔ اگر صحیح انتخاب نہیں ہوگا تو تم لوگ کہو گے کہ ہم تو نہیں مانتے۔ جو انتخاب کا طریق مقرر ہوا تھا اس پر عمل نہیں ہوا۔ تو پھر وہ آپ ہی مٹ جائے گا اور اگر خدا تعالیٰ نے اسے خلیفہ بنایا تو تم فوراً اپنی رائے بدلنے پر مجبور ہو جاؤ گے جس طرح 14ء میں رائے بدلنے پر مجبور ہو گئے تھے اور جو حق درج ہوئے اس کے پاس آؤ گے اور اسکی بیعتیں کر دے گے مجھے صرف اتنا خیال ہے کہ شیطان کیلئے دروازہ نہ کھلا رہے۔ اس وقت شیطان نے حضرت خلیفہ اول کے بیٹوں کو چنا ہے جس طرح آدم کے وقت میں اُس نے درخت حیات کو چنا تھا۔ اس وقت بھی شیطان نے کہا تھا کہ آدم! میں تمہاری بھلائی کرنا چاہتا ہوں میں تم کو اس درخت سے کھانے کو کہتا ہوں جس کے بعد تم کو وہ بادشاہت ملے گی جو کبھی فراہ نہیں ہوگی اور ایسی زندگی ملے گی جو کبھی ختم نہیں ہوگی سو اب بھی لوگوں کو شیطان نے اسی طرح دھوکا دیا ہے کہ لوجی! حضرت خلیفہ اول کے بیٹوں کو ہم پیش کرتے ہیں۔ گو آدم کو دھوکہ لگنے کی وجہ موجود تھی۔ تمہارے پاس کوئی وجہ نہیں کیونکہ حضرت خلیفہ اول کے بیٹے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹوں کو تباہ کرنے کیلئے کھڑے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ان کا دعویٰ یہی

ہے کہ یہ اپنے خاندان میں خلافت رکھنا چاہتے ہیں۔ خلافت تو خدا اور جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر خدا اور جماعت احمدیہ بنو قاریس میں خلافت رکھنے کا فیصلہ کریں تو یہ حضرت خلیفہ اول کے بیٹے کون ہیں جو اس میں دخل دیں۔ خلافت تو بہر حال خدا تعالیٰ اور جماعت احمدیہ کے اختیار میں ہے اور خدا اگر ساری جماعت کو اس طرف لے آئے گا تو پھر کسی کی طاقت نہیں کہ کھڑا ہو سکے۔ پس میں نے یہ رستہ بتا دیا ہے۔ لیکن میں نے ایک کمیٹی بھی بنائی ہے جو عیسائی طریقہ انتخاب پر غور کرے گی۔ کیونکہ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ وعد اللہ الذین امنوا منکم و عملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم۔ (النور 13) جس طرح اس نے پہلوں کو خلیفہ بنایا تھا اسی طرح تم کو بنائے گا سو میں نے کہا عیسائی جس طرح انتخاب کرتے ہیں اس کو بھی معلوم کرو۔ ہم نے اس کو دیکھا ہے گوا بھی پوری طرح تحقیق نہیں ہوئی وہ بہت سادہ طریق ہے۔ اس میں جو بڑے بڑے علماء ہیں ان کی ایک چھوٹی سی تعداد پوپ کا انتخاب کرتی ہے اور باقی عیسائی دنیا اسے قبول کر لیتی ہے۔ لیکن اس کمیٹی کی رپورٹ سے پہلے ہی میں نے چند قواعد تجویز کر دیے ہیں جو اس سال کی مجلس شوریٰ کے سامنے پیش کر دیے جائیں گے تاکہ کسی شرارتی کیلئے شرارت کا موقع نہ رہے۔ یہ قواعد چونکہ ایک ریزولیشن کی صورت میں مجلس شوریٰ کے سامنے علیحدہ پیش ہوں گے اس لئے اس ریزولیشن کے اشاعت کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے پرانے علماء کی کتابیں پڑھیں تو ان میں بھی یہی لکھا ہوا پایا ہے کہ تمام صحابہ اور خلفاء اور بڑے بڑے ممتاز فقیہ اس بات پر متفق ہیں کہ یہ خلافت ہوتی تو اجماع کے ساتھ ہے لیکن یہ وہ اجماع ہوتا ہے کہ یتیسرا اجتماع ہم رسالۃ الخلفاء صفحہ 11 مصنف شیخ رشید رضا مصری بحوالہ المنہاج للنووی (جن اباب حل وعقد کا جمع ہونا آسان ہو۔ یہ مراد نہیں کہ اتنا بڑا اجماع ہو جائے کہ جمع ہی نہ ہو سکے۔ اور خلافت ہی ختم ہو جائے بلکہ ایسے لوگوں کا اجتماع ہوگا جن کا جمع ہونا آسان ہو۔ سو میں نے ایسا ہی اجتماع بنا دیا ہے جن کا جمع ہونا آسان ہے اور اگر ان میں سے کوئی نہ پہنچے تو میں نے کہا ہے کہ اس کی غلطی سمجھی جائے گی۔ انتخاب بہر حال تسلیم کیا جائیگا۔ اور ہماری جماعت اس انتخاب کے پیچھے چلے گی۔ مگر جماعت کو میں یہ حکم نہیں دیتا بلکہ اسلام کا بتایا ہوا طریقہ بیان کر دیتا ہوں تاکہ وہ گمراہی سے بچ جائیں۔

ہاں! جہاں میں نے خلیفہ کی تجویز بتائی ہے وہاں یہی شریعت کا حکم ہے کہ جس شخص کے متعلق کوئی پروپیگنڈہ کیا جائے وہ خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ یا جن لوگوں کے متعلق پروپیگنڈہ کیا جائے وہ خلیفہ نہیں ہو سکتے۔ یا جس کو خود تمنا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کو وہ مقام نہ دیا جائے تو حضرت خلیفہ اول کی موجودہ اولاد بلکہ بعض پوتوں تک نے چونکہ پروپیگنڈہ میں حصہ لیا ہے اس لئے حضرت خلیفہ اول کے بیٹوں یا ان کے پوتوں کا نام ایسے انتخاب میں ہرگز نہیں آسکے گا ایک تو اس لئے کہ انہوں نے پروپیگنڈہ کیا ہے اور دوسرے اس لئے کہ اس بنا پر ان کو جماعت سے خارج کیا گیا ہے پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک خواب بھی بتاتی ہے کہ اس خاندان میں صرف ایک ہی چھانک خلافت کی جانی ہے اور ”پیغام صلح“ نے بھی تسلیم کر لیا ہے کہ اس سے مراد خلافت کی چھانک ہے۔ پس میں نفی کرتا ہوں۔ حضرت خلیفہ اول کی اولاد کی۔ اور ان کے پوتوں تک کی یا ایسے تمام لوگوں جن کی تائید میں پیغابی یا احراری ہوں یا جن کو جماعت مبائعین سے خارج کیا گیا ہو۔ اور اثبات کرتا ہوں منکم کے تحت آنے والوں کا یعنی جو خلافت کے قائل ہوں چاہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جسمانی ذریت ہوں یا روحانی ذریت ہوں۔ تمام علماء سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود کی روحانی ذریت ہیں۔ اور جسمانی ذریت تو ظاہر ہی ہوتی ہے ان کا نام خاص طور پر لینے کی ضرورت نہیں۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اپنے بیٹوں کو خلیفہ بنانا چاہتا ہے۔ اب روحانی ذریت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دس لاکھ ہے اور جسمانی ذریت میں سے اس وقت صرف تین فرد زندہ ہیں۔ ایک داماد کو شامل کیا جائے تو چار بن جاتے ہیں۔ اتنی بڑی جماعت کے لئے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ان میں سے کوئی خلیفہ ہو اس کا نام اگر یہ رکھا جائے کہ میں اپنے فلاں بیٹے کو کرنا چاہتا ہوں تو ایسے قائل سے بڑا گدھا اور کون ہو سکتا ہے۔ میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذریت جسمانی کے چار افراد اور دس لاکھ اس وقت تک کی ریت روحانی کو خلافت کا مستحق قرار دیتا ہوں (جو ممکن ہے میرے مرنے تک دس کروڑ ہو جائے) سو جو شخص کہتا ہے کہ اس دس کروڑ میں سے جو خلافت پر ایمان رکھتے ہوں کسی کو خلیفہ جن لو۔ اس کے متعلق یہ کہنا کہ وہ اپنے کسی بیٹے کو خلیفہ بنانا چاہتا ہے نہایت احمقانہ دعویٰ ہے۔ میں صرف یہ شرط کرتا ہوں کہ منکم کے الفاظ کو مد نظر رکھتے ہوئے کوئی خلیفہ چنا جائے اور چونکہ حضرت خلیفہ اول کی نسل نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ پیغابیوں کے ساتھ ہیں اور پیغابی ان کے ساتھ ہیں اور احراری بھی ان کے ساتھ ہیں اور غزنوی خاندان جو کہ سلسلہ کے ابتدائی دشمنوں میں سے ہے۔ ان کے ساتھ ہے اس لئے وہ منکم نہیں رہے۔ ان میں سے کسی کا خلیفہ بننے کیلئے نام نہیں لیا جائے گا۔ اور یہ کہہ دینا کہ ان میں سے خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ یہ اس بات کے خلاف نہیں کہ خلیفہ خدا بنانا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب خلیفہ خدا بنانا ہے تو ان کے منہ سے وہ باتیں جو خلافت کے خلاف ہیں کہلو! میں کس نے؟ اگر خدا چاہتا کہ وہ خلیفہ بنیں تو ان کے منہ سے وہ باتیں کیوں کہلو! اگر خدا چاہتا کہ وہ خلیفہ بنیں تو ان کی یہ باتیں مجھ تک کیوں پہنچا دیتا جماعت تک کیوں پہنچا دیتا۔ یہ باتیں خدا کے اختیار میں ہیں۔ اس لئے ان کے نہ ہونے سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ خلیفہ خدا بنانا ہے اور جماعت احمدیہ مبائعین میں سے کسی کا خلیفہ ہونا بھی بتاتا ہے کہ خدا خلیفہ بنانا ہے۔ دونوں باتیں یہی ثابت کرتی

ہیں کہ خدا ہی خلیفہ بنانا ہے۔ بہر حال جو بھی خلیفہ ہوگا وہ منکم ہوگا۔ یعنی وہ خلافت احمدیہ کا قائل ہوگا اور جماعت مبائعین میں سے نکلا ہوا نہیں ہوگا۔ اسلئے میں یہ بھی شرط کرتا ہوں کہ جو بھی خلیفہ چنا جائے وہ کھڑے ہو کر یہ قسم کھائے کہ میں خلافت احمدیہ پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور میں خلافت احمدیہ کو قیامت تک جاری رکھنے کیلئے پوری کوشش کروں گا۔ اور اسلام کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کیلئے انتہائی کوشش کرتا رہوں گا۔ اور میں ہر غریب اور امیر احمدی کے حقوق کا خیال رکھوں گا۔ اور اگر میں بدعتی سے کہہ رہا ہوں یا اگر میں دانستہ ایسا کرنے سے کوتاہی کروں تو خدا کی مجھ پر لعنت ہو۔ جب وہ یہ قسم کھالے گا تو پھر اس کی بیعت کی جائے گی اس سے پہلے نہیں کی جائیگی۔ اسی طرح منتخب کرنے والی جماعت میں سے ہر شخص حلفیہ اعلان کرے کہ میں خلافت احمدیہ کا قائل ہوں اور کسی ایسے شخص کو ووٹ نہیں دوں گا جو جماعت مبائعین میں سے خارج ہو یا اس کا تعلق غیر مبائعین یا غیر احمدیوں سے ثابت ہو۔ غرض پہلے مقررہ اشخاص اس کا انتخاب کریں گے اس کے بعد وہ یہ قسم کھائے گا کہ میں خلافت احمدیہ حق پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور میں ان کو جو خلافت احمدیہ کے خلاف ہیں جیسے پیغابی یا احراری وغیرہ باطل پر سمجھتا ہوں۔ اب ان لوگوں کو دیکھ لو۔ ان کیلئے کس طرح موقعہ تھا میں نے مری میں خطبہ پڑھا اور اس میں کہا کہ صراط مستقیم پر چلنے سے سب باتیں حل ہو جاتی ہیں۔ یہ لوگ بھی صراط مستقیم پر چلیں اور اس کا طریق یہ ہے کہ پیغابی میرے متعلق کہتے ہیں کہ یہ حضرت خلیفہ اول کی ہنک کر رہا ہے۔ یہ اعلان کر دیں کہ پیغابی جھوٹے ہیں ہمارا پچھلا بیس سالہ تجربہ ہے کہ پیغابی ہنک کرتے چلے آئے ہیں اور مبائعین نہیں کرتے رہے مبائعین صرف دفاع کر رہے ہیں۔ مگر باوجود اس کے ان کو تو فتنہ نہیں ملی۔ ان معانی نامے چھاپ رہے ہیں۔ نے یہ اعلان کیا تو ہمارا اڈہ جو غیر مبائعین کا ہے۔ کارا اڈہ جو احراریوں کا ہے وہ ٹوٹ جائے گا سو اگر اڈہ برکاتی فکر نہ ہوتی تو کیوں نہ یہ اعلان کرتے۔ مگر یہ اعلان سچی نہیں کیا۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے مجھے سنایا کہ عبدالمنان نے ان سے کہا ہم اس لئے لکھ کر نہیں بھیجتے کہ پھر جرح ہوگی کہ یہ لفظ کیوں نہیں لکھا۔ وہ لفظ کیوں نہیں لکھا۔ حالانکہ اگر بیانیات داری ہے تو بیشک جرح ہو جرح کیا ہے جو شخص حق کے اظہار میں جرح سے ڈرتا ہے تو اس کے صاف معنے یہ ہوتے ہیں کہ وہ حق کو چھپانا چاہتا ہے اور حق کے قائم ہونے کے مخالف ہے۔ غرض جب تک شوریٰ میں معاملہ پیش ہونے کے بعد میں اور فیصلہ نہ کروں اوپر کا فیصلہ جاری رہے گا۔ تمہیں خوشی ہو کہ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت چلی تھی واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ تمہارے اندر بھی اسی طرح چلے گی۔ مثلاً حضرت ابوبکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے۔ میرا نام عمر نہیں بلکہ محمود ہے۔ مگر خدا کے الہام میں میرا نام فضل عمر رکھا

گیا اور اس نے مجھے دوسرا خلیفہ بنا دیا جس کے معنی یہ تھے کہ یہ خدائی فعل تھا۔ خدا چاہتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت بالکل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کی خلافت کی طرح ہو۔ میں جب خلیفہ ہوا ہوں تو ہزارہ سے ایک شخص آیا۔ اس نے کہا کہ میں نے خواب دیکھی تھی کہ میں حضرت عمرؓ کی بیعت کر رہا ہوں تو جب میں آیا تو آپ کی شکل مجھے نظر آئی۔ اور دوسرے میں نے حضرت عمرؓ کو خواب میں دیکھا کہ ان کے بائیں طرف سر پر ایک داغ تھا۔ میں جب انتظار کرتا ہوا کھڑا رہا آپ نے سر کھجلا لیا اور پگڑی اٹھائی تو دیکھا وہ داغ موجود تھا۔ اس لئے میں آپ کی بیعت کرتا ہوں پھر ہم نے تاریخیں نکالیں تو تاریخوں میں بھی مل گیا کہ حضرت عمرؓ کو بائیں طرف خارش ہوئی تھی۔ اور سر میں داغ پڑ گیا تھا۔ سونا تم کی تشبیہ بھی ہو گئی اور شکل کی تشبیہ بھی ہو گئی۔ مگر ایک تشبیہ نئی نکلی ہے وہ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ اس سے تم خوش ہو جاؤ گے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے جب اپنی عمر کا آخری حج کیا تو اس وقت آپ کو یہ اطلاع ملی کہ کسی نے کہا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ کی خلافت تو اچانک ہو گئی تھی یعنی حضرت عمرؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ نے آپ کی بیعت کر لی تھی۔ پس صرف ایک یا دو بیعت کر لیں تو کافی ہو جاتا ہے اور وہ شخص خلیفہ ہو جاتا ہے۔ اور ہمیں خدا کی قسم اگر حضرت عمرؓ فوت ہو گئے تو ہم صرف فلاں شخص کی بیعت کریں گے۔ اور کسی کی نہیں کریں گے۔ جس طرح غلام رسول نمبر 35 اور اس کے ساتھیوں نے کہا کہ خلیفہ ثانی فوت ہو گئے تو ہم صرف عبد المنان کی بیعت کریں گے۔ دیکھ لو یہ بھی حضرت عمرؓ سے مشابہت ہو گئی۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بھی ایک شخص نے قسم کھائی تھی کہ ہم اور کسی کی بیعت نہیں کریں گے۔ فلاں شخص کی کریں گے۔ اس وقت بھی غلام رسول نمبر 35 اور اس کے بعض ساتھیوں نے یہی کہا ہے جب حضرت عمرؓ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے یہ نہیں کیا جیسے مولوی علی محمد اجیری نے شائع کیا تھا کہ آپ پانچ دیکھوں کا ایک کمیشن مقرر کریں جو تحقیقات کرے کہ بات کوئی سچی ہے۔ حضرت عمرؓ نے ایک وکیل کا کمیشن مقرر نہیں کیا۔ اور کہا میں کھڑے ہو کر اس کی تردید کروں گا۔ بڑے بڑے صحابہؓ ان کے پاس پہنچے اور انہوں نے کہا حضور یہ حج کا وقت ہے۔ اور چاروں طرف سے لوگ آئے ہوئے ہیں ان میں بہت سے جاہل بھی ہیں ان کے سامنے اگر آپ بیان کریں گے تو نہ معلوم کیا کیا باتیں باہر مشہور کریں گے۔ جب مدینہ میں جائیں تو پھر بیان کریں چنانچہ جب حضرت عمرؓ حج سے واپس آئے تو مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ممبر پر کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہو کر کہا کہ اے لوگو! مجھے خبر ملی ہے کہ تم میں سے کسی نے کہا ہے کہ ابو بکرؓ کی بیعت تو اچانک واقعہ تھا۔ اب اگر عمرؓ مر جائے تو ہم سوائے فلاں شخص کے کسی کی بیعت نہیں کریں گے پس کان کھول کر سن لو کہ جس نے یہ کہا تھا کہ ابو بکرؓ کی بیعت اچانک ہو گئی تھی اس نے ٹھیک کہا ہے لیکن خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس جلد بازی کے فعل کے نتیجے سے بچالیا۔ اور یہ بھی یاد رکھو کہ تم

میں سے کوئی شخص ابو بکرؓ کی مانند نہیں جس کی طرف لوگ دور دور سے دین اور روحانیت سیکھنے کیلئے آتے تھے۔ پس اس وہم میں نہ پڑو۔ کہ ایک دو آدمیوں کی بیعت سے بیعت ہو جاتی ہے۔ اور آدمی خلیفہ بن جاتا ہے کیونکہ اگر جمہور مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی شخص نے کسی کی بیعت کی تو نہ بیعت کرنے والے کی بیعت ہوگی اور نہ وہ شخص جس کی بیعت کی گئی ہے وہ خلیفہ ہو جائے گا بلکہ دونوں اس بات کا خطرہ محسوس کریں گے کہ سب مسلمان مل کر ان کا مقابلہ کریں اور ان کا کیا کرایا اکرارت ہو جائیگا حالانکہ ابو بکرؓ کی بیعت صرف اس خطرہ سے کی گئی تھی کہ مہاجرین اور انصار میں فتنہ پیدا نہ ہو جائے مگر اس کو خدا تعالیٰ نے قائم کر دیا۔ پس وہ خدا کا فعل تھا نہ کہ اس سے یہ مسئلہ نکلتا ہے کہ کوئی ایک دو شخص مل کر کسی کو خلیفہ بنا سکتے ہیں۔

پھر علامہ رشید رضا نے احادیث اور اقوال فقہاء سے اپنی کتاب ”الخلافت“ میں لکھا ہے کہ خلیفہ وہی ہوتا ہے جس کو مسلمان مشورہ سے اور کثرت رائے سے مقرر کریں۔ مگر آگے چل کر وہ علامہ سعد الدین تفتازانی مصنف شرح المقاصد اور علامہ نووی وغیرہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی اکثریت کا جمع ہونا وقت پر مشکل ہوتا ہے پس اگر جماعت کے چند بڑے آدمی جن کا جماعت میں رسوخ ہو کسی آدمی کی خلافت کا فیصلہ کریں اور لوگ اس کے پیچھے چل پڑیں تو ایسے لوگوں کا اجتماع سمجھا جائے گا اور وہ سب مسلمانوں کا اجتماع سمجھا جائے گا اور یہ ضروری نہیں ہوگا کہ دنیا کے سب مسلمان اکٹھے ہوں اور پھر فیصلہ کریں اسی بناء پر میں نے خلافت کے متعلق مذکورہ بالا قاعدہ بنایا ہے۔ جس پر پچھلے علماء بھی متفق ہیں۔ محدثین بھی اور خلفاء بھی متفق ہیں۔ پس وہ فیصلہ میرا نہیں بلکہ خلفاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور صحابہؓ گرام کا ہے۔ اور تمام علمائے امت کا ہے جن میں حنفی، شافعی، وہابی سب شامل ہیں وہ کہتے ہیں کہ بڑے آدمی سے مراد یہ ہے کہ جو بڑے بڑے کاموں پر مقرر ہوں جیسے ہمارے ناظر ہیں اور وکیل ہیں۔ اور قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی مومنوں کی جماعت کو مخاطب کیا گیا ہے وہ مراد ایسے ہی لوگوں کی جماعت ہے۔ نہ کہ ہر فرد بشریہ علامہ رشید کا قول ہے کہ وہاں بھی یہ مراد نہیں کہ ہر فرد بشر بلکہ مراد یہ ہے کہ ان کے بڑے بڑے آدمی (الخلافت صفحہ 14) پس صحابہؓ احادیث رسول اور فقہاء امت اس بات پر متفق ہیں کہ خلافت مسلمانوں کے اتفاق سے ہوتی ہے مگر یہ نہیں کہ ہر مسلمان کے اتفاق سے بلکہ ان مسلمانوں کے اتفاق سے جو مسلمانوں میں بڑا عہدہ رکھتے ہوں یا رسوخ رکھتے ہوں۔ اور اگر ان لوگوں کے سوا چند او باشل مل کر کسی کی بیعت کر لیں تو نہ وہ لوگ مباح کہلائیں گے اور نہ جس کی بیعت کی گئی ہے وہ خلیفہ کہلائے گا۔

(الخلافت مصنفہ علامہ رشید رضا شامی ثم المصری صفحہ ۱۸۲۹)

اب خلافت حقہ اسلامیہ کے متعلق میں قرآنی اور احادیثی تعلیم بھی بتا چکا ہوں اور وہ قواعد بھی بیان کر چکا

سی شکر ہزاراں کرنے آں

ای شکر ہزاراں کرنے آں
لکھ حمد ثناواں کرنے آں
بہت جوڑ سلاماں کرنے آں
اج خوشیاں دی برسات ہوئی
دن عید تے شب شبرات ہوئی
جی آیاں نوں جی آیاں نوں
سر اکھاں تے جی آیاں نوں
سو بسم اللہ جی آیاں نوں

ساڈا سوہنا سائیں سردار آیا
سانوں دین محبتاں پیار آیا
لے گھر گھر وچ بہار آیا
دل نچدا بھنگڑے پاندا اے
بے قابو ہو ہو جاندا اے
جی آیاں نوں جی آیاں نوں
سر اکھاں تے جی آیاں نوں
سو بسم اللہ جی آیاں نوں

ایہ پاک مسیح دی بہتی اے
اتھے مستی کھڑ کھڑ ہمدی اے
ایہ بہتی ہمدی وسمدی اے
لہو ہوں امن دی دنیا کھدے نہیں
اتھے لوگ فرشتے رہندے نہیں
جی آیاں نوں جی آیاں نوں
سر اکھاں تے جی آیاں نوں
سو بسم اللہ جی آیاں نوں

ایتھوں نور دا چشمہ بھٹیا سی
ایتھوں فیض دا دریا وگیا سی
ایتھوں پیار دا بونا اگیا سی
اُتھی اس بوئے دے مالی او
اُتھی اس بہتی دے والی او
اساں درویشاں مسکیناں نہیں
پانچواں خاک نشیناں نہیں
اس بہتی واس ملکیناں نہیں
لہو ہوں رینجاں نال سجایا اے
ایہدا مٹی گھٹا لاھیا اے
جی آیاں نوں جی آیاں نوں

سر اکھاں تے جی آیاں نوں
سو بسم اللہ جی آیاں نوں

اساں درھیاں راہواں نکیاں نہیں
اساں ہجر جدائیاں کٹیاں نہیں
اساں سدھراں دل وچ رکھیاں نہیں
رب یار دا میل کرایا اے
ساڈا ڈاڈا مان ودھایا اے
جی آیاں نوں جی آیاں نوں
سر اکھاں تے جی آیاں نوں
سو بسم اللہ جی آیاں نوں

ساڈی جاناں تے اولاداں دے
ساڈی عزتاں تے اوقاتاں دے
تسی مالک ساڈیاں مالاں دے
جاں واری دل سوغاتاں نہیں
تسی آگے او کیا باناں نہیں
جی آیاں نوں جی آیاں نوں
سر اکھاں تے جی آیاں نوں
سو بسم اللہ جی آیاں نوں

راکھے رب دے دین دے او
وارث شاہ نشین دے او
کاسے عرش نشین دے او
شاہواں دے سردار وی او
حق سچی سرکار وی او
جی آیاں نوں جی آیاں نوں
سر اکھاں تے جی آیاں نوں
سو بسم اللہ جی آیاں نوں

سانوں ہور کسی دی لوڑ نہیں
سانوں کسی وی شے دی تھوڑ نہیں
تاڈے ورگا تے کوئی ہور نہیں
تسی وارث ہو پڑا دے دے
تسی مالک او ہر پاسے دے
جی آیاں نوں جی آیاں نوں
سر اکھاں تے جی آیاں نوں
سو بسم اللہ جی آیاں نوں

مبارک احمد ظفر لندن

اخبار بدر خود بھی پڑھیں

اور دوسروں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں

یہ بھی تبلیغ کا ایک ذریعہ ہے

مضامین رپورٹیں اور اعلانات وغیرہ کے لئے ایڈیٹر بدر اور مالی امور سے متعلق خط و کتابت منجر بدر کے نام کیا کریں

ہوں جو آئندہ سلسلہ میں خلافت کے انتخاب کیلئے جاری ہوں گے۔ چونکہ انسانی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا نہ معلوم میں اس وقت تک رہوں یا نہ رہوں۔ اس لئے میں نے اوپر کا قاعدہ تجویز کر دیا ہے تاکہ جماعت فتنوں سے محفوظ رہے۔

وہ آج بھی اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے

وہ آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نواز رہا ہے جس طرح پہلے وہ نوازتا رہا ہے اور انشاء اللہ نوازتا رہے گا۔

مسیح موعودؑ کی خلافت عارضی نہیں ہے بلکہ یہ دائمی خلافت ہوگی

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 21 مئی 2004ء بمطابق 21 ہجرت 1383 ہجری شمسی بمقام بادرکرونا (جرمنی)

اس آخری زمانہ کی بھی وضاحت آنحضرت ﷺ نے خود ہی فرمادی کہ وہ کیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ آپ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی جب آپ نے اس کی آیت و آخرین منهم لما یلحقوا بہم

پڑھی جس کے معنی یہ ہیں کہ کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی ان صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے۔ تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ تو حضور ﷺ نے اس سوال کا جواب نہ دیا۔ اس آدمی نے تین دفعہ یہ سوال دوہرایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی ہم میں بیٹھے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا کہ اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ واپس لے آئیں گے۔

یعنی آخرین سے مراد وہ زمانہ ہے جب مسیح موعودؑ کا ظہور ہوگا اور اس پر ایمان لانے والے اس کا قرب پانے والے اس کی صحبت پانے والے صحابہ کا درجہ رکھیں گے۔ پس جب ہم کو حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور یہ زمانہ پانے کی توفیق عطا فرمائی جس کو آنحضرت ﷺ نے اپنے زمانہ کا درجہ دیا ہے تو یہ بھی ضروری تھا کہ اس پیشگوئی کے مطابق خلافت علی منہاج النبوة بھی قائم رہے۔ یہاں یہ وضاحت کر دی ہے جیسا کہ پہلے حدیث کی روشنی میں نے کہا کہ مسیح موعودؑ کی خلافت عارضی نہیں ہے بلکہ یہ دائمی خلافت ہوگی۔ اب میں حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ میں اس آیت کی کچھ وضاحت کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:-

”اللہ تعالیٰ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے، دوسرے ایسے وقت جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کسر ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بد قسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت ﷺ کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانے کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا:

ولیسکنن لهم دینهم الذی ارتضیٰ لهم ولیدلنہم من بعد خوفہم انما یعنی خوف کے بعد پھر ان کے پیر جمادیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰؑ کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰؑ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو، وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰؑ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تڑپتے ہوئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔“

”سوائے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتی دکھاتا ہے تا مخالفوں کی رد و محوئی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سواب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔“

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت کی۔

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (النور: ٥٦)

ترجمہ:- تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین پر خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو، جو اُس نے اُن کیلئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے، یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے خلافت کا وعدہ کیا ہے لیکن ساتھ شرائط عائد کی ہیں کہ ان باتوں پر تم قائم رہو گے تو تمہارے اندر خلافت قائم رہے گی۔ لیکن اس کے باوجود خلافت راشدہ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں صرف تیس سال تک قائم رہی۔ اور اس کے آخری سالوں میں جس طرح کی حرکات مسلمانوں نے کیں اور جس طرح خلافت کے خلاف فتنے اٹھے اور جس طرح خلفاء کے ساتھ بیہودہ گویاں کی گئیں اور پھر ان کو شہید کیا گیا۔ اس کے بعد خلافت راشدہ ختم ہو گئی اور پھر ملوکیت کا دور ہوا اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمادیا تھا۔ اور اس ارشاد کے مطابق ہی تھا کہ اگر تم ناشکری کرو گے تو فاسق ٹھہرو گے اور فاسقوں اور نافرمانوں کا اللہ تعالیٰ مددگار نہیں ہوا کرتا تو بہر حال اسلام کی پہلی تیرہ صدیاں مختلف حالات میں اس طرح گزریں جس میں خلافت جمع ملوکیت رہی پھر بادشاہت، ہی پھر اس عرصہ میں دین کی تجدید کے لئے مجدد بھی پیدا ہوتے رہے۔ یہ ایک علیحدہ مضمون ہے۔ اس کا ویسے تو میں ذکر نہیں کر رہا لیکن جو بات میں نے کرنی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو جو خوشخبریاں دی تھیں اور جو پیشگوئیاں آپ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اپنی امت کو بتائی تھیں اس کے مطابق مسیح موعودؑ کی آمد پر خلافت کا سلسلہ شروع ہونا تھا اور یہ خلافت کا سلسلہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق دائمی رہنا تھا اور رہنا ہے انشاء اللہ۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔ حضرت خدیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علی منہاج النبوة قائم ہوگی۔ پھر خدا جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ پھر جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علی منہاج النبوة قائم ہوگی اور یہ فرما کر آپ خاموش ہو گئے۔ (مسند احمد بن حنبل مشکوٰۃ باب الانذار والاعتذار)

پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم اس دور میں اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں اور اس دائمی خلافت کے عینی شاہد بن گئے ہیں بلکہ اس کو ماننے والوں میں شامل ہیں اور اس کی برکات سے فیض پانے والے بن گئے ہیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت ایک مبارک امت ہے۔ یہ نہیں معلوم ہو سکے گا کہ اس کا اول زمانہ بہتر ہے یا آخری زمانہ یعنی دونوں زمانے شان و شوکت والے ہوں گے۔

اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے“ (اور یہ وعدہ بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اس لئے اس وقت تک ہے جو لوگ نیک اعمال بجالاتے رہیں گے وہ ہی خلافت سے چنے رہیں گے) ”اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آدے تا بعد اس کے وہ دن آدے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔“

اور فرمایا کہ ”چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔“ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کئی کھڑے ہو جائیں بیعت کرنے کیلئے بلکہ مختلف اوقات میں ایسے آتے رہیں گے ”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روجوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں تو حید کی طرف بھیجنے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب

میرے بعد مل کر کام کرو۔“ (رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304-307)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں خوش خبریاں بھی دے دی تھیں کہ آپ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے انشاء اللہ خلافت دائمی رہے گی اور دشمن دو خوشیاں بھی نہیں دیکھ سکے گا ایک تو وفات کی خبر اس کو پہنچے اور اس پر خوش ہو۔ حضرت مسیح موعود کی وفات پر ایسے بھی تھے جنہوں نے خوشیاں منائیں اور پھر یہ کہ وہ جماعت کے ٹوٹنے کی خوشی دیکھ سکیں گے۔ یہ کبھی نہیں ہوگا۔ دشمن نے بڑا شور مچایا۔ بڑا خوش تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا جو وعدہ تھا کہ من بعد خو فہم امنا

کا ہمیں نظارہ بھی دکھایا۔ اور بعض لوگوں کا خیال تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کافی عمر رسیدہ ہو چکے ہیں، طبیعت کمزور ہو چکی ہے اور شاید اس طرح خلافت کا کنٹرول نہ رہ سکے اور شاید وہ خلافت کا بوجھ نہ اٹھا سکیں اور انجمن کے بعض عمائدین کا خیال تھا کہ اب ہم اپنی من مانی کر سکیں گے کیونکہ عمر کی وجہ سے بہت سارے معاملات ایسے ہیں جو اگر ہم حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں نہ بھی پیش کریں تب بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا اور ان کو پتہ نہیں چلے گا لیکن اللہ تعالیٰ نے دشمن کی یہ تمام اندرونی اور بیرونی جو بھی تدبیریں تھیں ان کو کامیاب نہیں ہونے دیا اور اندرونی فتنہ کو بھی دبا دیا اور دنیا نے دیکھا کہ کس طرح ہر موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اس فتنہ کو دبا دیا اور کتنے زور اور شدت سے اس کو دبا دیا اور کس طرح دشمن کا منہ بند کیا۔ آپ فرماتے ہیں

”چونکہ خلافت کا انتخاب عقل انسانی کا کام نہیں عقل نہیں جویر کر سکتی کہ کس کے قوی قوی ہیں کس میں قوت انسانیہ کامل طور پر رکھی گئی ہے۔ اسلئے جناب الہی نے خود فیصلہ کر دیا ہے کہ

وعد الله الذين امنوا منكم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض

خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ (حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ 255)

فرمایا: کہ ”مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا نہ میں اس کے بنانے کی قدرت رکھتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے۔“

(بحوالہ الفرقان خلافت نمبر مئی جون 1967 صفحہ 28)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ”کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھنا اور یا پھر بیعت لے لینا ہے۔ یہ کام تو ایک ملاں بھی کر سکتا ہے۔ اس کیلئے کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں اور میں اس قسم کی بیعت پر تھوکتا بھی نہیں۔ بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے۔“ (بحوالہ الفرقان خلافت نمبر مئی جون 1967 صفحہ 28)

پھر دنیا نے دیکھا کہ آپ کے ان پر زور خطابات سے اور جو آپ نے اس وقت انجمن پر بھی براہ راست ایکشن لئے۔ جتنے وہ لوگ باتیں کرنے والے تھے وہ سب بھیگی بلی بن گئے جھاگ کی طرح بیٹھ گئے۔ اور وقتی طور پر کبھی کبھی ان میں ابال آتا رہتا تھا اور مختلف صورتوں میں کہیں نہ کہیں جا کر فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے لیکن انجام کار سوائے ناکامی کے اور کچھ نہیں ملا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات ہوئی اس کے بعد پھر انہی لوگوں نے سر اٹھایا اور ایک فتنہ برپا کرنے کی کوشش کی، جماعت میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی اور بہت سارے پڑھے لکھے لوگوں کو اپنی طرف مائل بھی کر لیا۔ کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اگر خلافت کا انتخاب ہوا تو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو ہی جماعت خلیفہ منتخب کرے گی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس فتنہ کو ختم کرنے کیلئے ان شور مچانے والوں کو انجمن کے عمائدین کو یہ بھی کہہ دیا کہ مجھے کوئی شوق نہیں خلیفہ بننے کا تم جس کے ہاتھ پر کہتے ہو میں بیعت کرنے کیلئے تیار ہوں۔ جماعت جس کو چنے گی میں اسی کو خلیفہ مان لوں گا۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا ان لوگوں کو پتہ تھا کہ اگر انتخاب خلافت ہوا تو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہی خلیفہ منتخب ہوں گے اس لئے وہ اس طرف نہیں آتے تھے۔ اور یہی کہتے رہے کہ فی الحال خلیفہ کا انتخاب نہ کروایا جائے۔ ایک دو چار دن کی بات نہیں چند مہینوں کے لئے اس کو آگے ٹال دیا جائے آگے کر دیا جائے۔ اور یہ بات کسی طرح بھی جماعت کو قابل قبول نہ تھی۔ جماعت تو ایک ہاتھ پر اکٹھا ہونا چاہتی تھی۔ آخر جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور اس وقت بھی مخالفین کا یہ خیال تھا کہ جماعت کے کیونکہ پڑھے لکھے لوگ ہمارے ساتھ ہیں اور خزانہ ہمارے پاس ہے اس لئے چند دنوں بعد ہی یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر اپنی رحمت کا ہاتھ رکھا اور خوف کی حالت کو پھر امن میں بدل دیا اور دشمنوں کی ساری امیدوں پر پانی پھیر دیا اور ان کی ساری کوششیں ناکام ہو گئیں۔ پھر خلافت ثانیہ میں 1934ء میں ایک فتنہ اٹھا اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دبا دیا اور جماعت کو مخالفین کوئی گزند نہیں پہنچا سکے۔ ان کا دعویٰ تھا کہ ہم یہ بیعت نہیں کیا کر دیں گے پھر 1953ء میں فسادات اٹھے۔ جب پاکستان بن گیا اس وقت دشمن کا خیال تھا کہ اب ہماری حکومت ہے۔ یہاں انگریزوں کی حکومت نہیں رہی۔ اب یہاں انصاف تو ہم نے ہی دینا ہے اور ان لوگوں کو انصاف کا پتہ ہی کچھ نہیں تھا اس لئے اب تو جماعت ختم ہوئی کہ ہوئی۔ لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت کو ان سخت حالات اور خوف کی حالت سے ایسا نکالا کہ دنیا نے دیکھا کہ جو دشمن تھے وہ تو تباہ و برباد ہو گئے وہ تو ذلیل و خوار ہو گئے لیکن جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نئی شان کے ساتھ پھر آگے قدم بڑھاتی ہوئی چلتی چلی گئی۔

غرض کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور 52 سال رہا اور ہر روز ایک نئی ترقی لے کر آتا تھا۔ کئی زبانوں میں آپ کے زمانے میں تراجم قرآن کریم ہوئے۔ بیرونی دنیا میں مشن قائم ہوئے۔ افریقہ میں یورپ میں مشن قائم ہوئے اور بڑی ذاتی دلچسپی لے کر ذاتی ہدایات دے کر اس زمانہ میں دفاتر کا بھی نظام اتانہیں تھا۔ خود مبلغین کو براہ راست ہدایات دے دے کر اس نظام کو آگے بڑھایا اور پھر اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دنیا کے دوسرے ملکوں میں بھی اور خاص طور پر افریقہ میں لاکھوں کی تعداد میں سعید روجوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور وہ آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہوئیں۔ پھر دیکھیں آپ نے کس طرح انتظامی ڈھانچے بنائے۔ صدر انجمن احمدیہ کا قیام تو پہلے ہی تھا اس میں تبدیلیاں کیں، رد و بدل کی۔ اس کو اس طرح ڈھالا کہ انجمن اپنے آپ کو صرف انجمن ہی سمجھے اور کبھی خلافت کے لئے خطرہ نہ بن سکے۔ پھر ذیلی تنظیموں کا قیام ہے۔ انصار اللہ خدام الاحمدیہ لجنہ اماء اللہ آپ کی دور رس نظر نے دیکھ لیا کہ اگر میں اس طرح جماعت کی تربیت کروں گا کہ ہر عمر کے لوگوں کو ان کی ذمہ داری کا احساس دلادوں اور وہ یہ سمجھنے لگیں کہ اب ہم ہی ہیں جنہوں نے جماعت کو سنبھالنا ہے اور ہر فتنہ سے بچانا ہے۔ اپنے اندر نیک تبدیلی اور پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے۔ اگر یہ احساس پیدا ہو جائے تو قوم کے لوگوں میں تو پھر اس قوم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ تو دیکھ لیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے ہر ملک میں یہ ذیلی تنظیمیں قائم ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے فعال ہیں اور آج جرمنی کی خدام الاحمدیہ بھی اس سلسلہ

میں اپنا اجتماع کر رہی ہے۔ تو یہ بھی ایک بہت بڑی انتظامی بات تھی جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت میں جاری فرمائی۔ پھر تحریک جدید کا قیام ہے۔ جب دشمن یہ کہہ رہا تھا کہ میں قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا اس وقت آپ نے تحریک جدید کا قیام کیا اور پھر بیرون ممالک میں مشن قائم ہوئے۔ پھر وقف جدید کا قیام ہے جو پاکستان اور ہندوستان کی دیہاتی جماعتوں میں تبلیغ کے لئے تھا۔ اب تو یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں پھیل گئی ہے۔ غرضیکہ اتنے کام ہوئے ہیں اور اسی شخص کو جس کو اپنے زعم میں بڑے پڑھے لکھے اور عقلمند اور جماعت کو چلانے کا دعویٰ کرنے والے سمجھتے تھے کہ یہ بچہ ہے۔ اس کے ہاتھ میں خلافت کی باگ ڈور ہے اور یہ کچھ نہیں کر سکتا اسی بچے نے دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ اور تمام دنیا میں حضرت مسیح موعودؑ کے اس الہام کو بھی پورا کرنے والے ہو گئے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؒ فرماتے ہیں کہ:-

”جو خلیفہ مقرر کیا جاتا ہے اس میں دیکھا جاتا ہے کہ اس نے کل خیالات کو یکجا جمع کرنا ہے۔ اس کی مجموعی حیثیت کو دیکھا جاوے۔ ممکن ہے کسی ایک بات میں دوسرا شخص اس سے بڑھ کر ہو۔ ایک مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر کیلئے صرف یہ نہیں دیکھا جاتا کہ وہ پڑھاتا اچھا ہے کہ نہیں یا اعلیٰ ڈگری پاس ہے یا نہیں۔ ممکن ہے کہ اس کے ماتحت اس سے بھی اعلیٰ ڈگری یافتہ ہوں۔ اس نے انتظام کرنا ہے افراد سے معاملہ کرنا ہے۔ جو ماتحتوں سے سلوک کرنا ہے۔ یہ سب باتیں اس میں دیکھی جاویں گی اسی طرح سے خدا کی طرف سے جو خلیفہ ہوگا اس کی مجموعی حیثیت کو دیکھا جاوے گا۔ خالد بن ولیدؓ جیسی تلوار کس نے چلائی؟ مگر خلیفہ ابو بکرؓ ہوئے۔ اگر آج کوئی کہتا ہے کہ یورپ میں میری قلم کی دھاک مچی ہوئی ہے تو خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ خلیفہ وہی ہے جسے خدا نے بنایا ہے۔ خدا نے جس کو چن لیا۔ اس کو چن لیا خالد بن ولیدؓ نے 603 آدمیوں کے ہمراہ 60 ہزار آدمیوں پر فتح پائی۔ عمرؓ نے ایسا نہیں کیا۔ مگر خلیفہ عمرؓ ہی ہوئے۔ حضرت عثمانؓ کے وقت میں بڑے جنگی سپہ سالار موجود تھے ایک سے ایک بڑھ کر جنگی قابلیت رکھنے والا ان میں موجود تھا۔ سارے جہان کو اس نے فتح کیا مگر خلیفہ عثمانؓ ہی ہوئے۔ پھر کوئی تیز مزاج ہوتا ہے کوئی نرم مزاج۔ کوئی متواضع کوئی منکر مزاج ہوتے ہیں۔ ہر ایک کے ساتھ سلوک کرنا ہوتا ہے جس کو وہی سمجھتا ہے جس کو معاملات ایسے پیش آتے ہیں۔ (خطبات محمود ۵ جلد ۲ صفحہ 72-73)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:-

”میں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہو جائے گا تو اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی“

(خلافت حق اسلام صفحہ 18)

چنانچہ ہم نے دیکھا کہ جس بھی حکومت نے ٹکر لی اس کے اپنے ٹکڑے ہو گئے۔ اور پھر خلافت رابعہ میں بھی یہی نظارے ہمیں نظر آئے۔

ایک اور جگہ خلیفہ ثانیؒ نے چھٹی ساتویں خلافت تک کا بھی ذکر کیا ہوا ہے۔ تفصیل تو میں آگے بتاتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؒ فرماتے ہیں کہ یہ سب لوگ مل کر جو فیصلہ کریں گے وہ تمام جماعت کیلئے قبول ہوگا۔ یعنی انتخاب خلافت کمیٹی کے بارے میں۔ اور جماعت میں سے جو شخص اس کی مخالفت کرے گا وہ باغی ہوگا اور جب بھی انتخاب خلافت کا وقت آئے اور مقررہ طریق کے مطابق جو بھی خلیفہ چنا جائے میں اس کو ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر اس قانون کے ماتحت وہ چنا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوگا۔ اور جو بھی اس کے مقابل میں کھڑا ہوگا وہ بڑا ہوا چھوٹا ذلیل کیا جائے گا اور تباہ کیا جائے گا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب اسکیموں سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے۔ اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی اسکیم وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں، تمام اسکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں۔

(خطبہ جمعہ 24 جنوری 1936ء مندرجہ الفضل 31 جنوری 1936ء)

پھر خلافت ثالثہ کا دور آیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؒ کی وفات کے بعد پھر اندرونی اور بیرونی دشمن تیز ہوا۔ لیکن کیا ہوا؟ کیا جماعت میں کوئی کمی ہوئی؟ نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق پہلے سے بڑھ کر ترقیات کے دروازے کھولے۔ مشعوں میں مزید توسیع ہوئی۔ افریقہ میں بھی یورپ میں بھی اور پھر افریقہ کے دورے کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے نصرت جہاں اسکیم کا اجراء فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ایک روڈیا کے مطابق ہسپتال کھولے گئے۔ اسکول کھولے گئے۔ ہسپتالوں

میں اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔ گورنمنٹ کے بڑے بڑے ہسپتالوں کو چھوڑ کر ہمارے چھوٹے چھوٹے دور دراز کے دیہاتی ہسپتالوں میں لوگ اپنا علاج کرانے آتے ہیں۔ بلکہ سرکاری افسران بھی اس طرف آتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ ہمارے ہسپتالوں میں جو ناقصین زندگی ڈاکٹر ز کام کر رہے ہیں وہ ایک جذبہ کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اور ان کے پیچھے خلیفہ وقت کی دعاؤں کا بھی حصہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے خلیفہ کی لاج رکھنے کیلئے ان دعاؤں کو سنتا ہے اور جہاں بھی کوئی کارکن اس جذبہ سے کام کر رہا ہو کہ میں دین کی خدمت کر رہا ہوں اور میرے پیچھے خلیفہ وقت کی دعائیں ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی اس میں بے انتہا برکت ڈالتا ہے پھر اسکولوں میں ہزاروں لاکھوں طلبہ اب تک پڑھ چکے ہیں۔ بڑی بڑی پوسٹ پر قائم ہیں۔ ہمارے گھانا کے ڈپٹی منسٹر آف انرجی جو ہیں انہوں نے احمدیہ اسکول میں شروع میں کچھ سال تعلیم حاصل کی۔ پھر ایک اسکول سے دوسرے اسکول میں چلے گئے وہ بھی احمدیہ اسکول ہی تھا۔ اور آج ان کو اللہ تعالیٰ نے بڑا رتبہ دیا ہوا ہے۔ اسی طرح اور بہت سارے لوگ ہیں۔ افریقن ملکوں میں جائیں تو دیکھ کر پتہ لگتا ہے۔ یہ سب جو فیض ہیں اس وجہ سے ہیں کہ ڈاکٹر ہوں یا ٹیچر ایک جذبہ کے تحت کام کر رہے ہیں۔ اور یہ سوچ ان کے پیچھے ہوتی ہے کہ ہم جو بھی کام کر رہے ہیں ایک تو ہم نے دعا کرنی ہے خود اللہ تعالیٰ سے فضل مانگنا ہے اور پھر خلیفۃ المسیح کو لکھتے چلے جانا ہے تاکہ ان کی دعاؤں سے بھی ہم حصہ پاتے رہیں۔ اور یہ جو افریقن ممالک میں ہمارے اسکول اور کالج ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کا بھی ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔ کل ہی سیرالیون کی رہنے والی خاتون بچوں سمیت مجھے ملنے آئیں۔ وہ کہتی ہیں کہ ہمارے یہاں تو خاندان میں اسلام کا پتہ ہی کچھ نہیں تھا۔ احمدیہ اسکول میں میں نے تعلیم حاصل کی اور وہیں سے مجھے احمدیت کا پتہ لگا اور بڑے اخلاص اور وفا کا اظہار کر رہی تھیں۔ وہ بڑی مخلص احمدی خاتون ہیں۔ اسی طرح اور بہت سے ہزاروں، لاکھوں کی تعداد میں لوگ ہیں جو ہمارے ان اسکولوں سے تعلیم حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں شامل ہوئے اور اس کی برکات سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ پھر خلافت ثالثہ میں ہی آپ دیکھ لیں۔ 74 کساد ہوا۔ اس وقت ان کا خیال تھا کہ اب تو احمدیت ختم ہوئی کہ ہوئی۔ ایک قانون پاس کر دیا کہ ہم انکو غیر مسلم قرار دے دیں گے تو پتہ نہیں کیا ہو جائے گا۔ کئی شہید کئے گئے۔ جانی نقصان کے ساتھ ساتھ مالی نقصان بھی پہنچایا گیا۔ کاروبار بونے گئے۔ گھروں کو آگ لگا دی گئیں۔ دکانوں کو آگ لگا دی گئیں۔ کارخانوں کو آگ لگا دی گئیں لیکن ہوا کیا؟ کیا احمدیت ختم ہو گئی۔ پہلے سے بڑھ کر اس کا قدم اور تیز ہو گیا۔ باپ کو بیٹے کے سامنے قتل کیا گیا۔ بیٹے کو باپ کے سامنے قتل کیا تو کیا خاندان کے باقی افراد نے احمدیت چھوڑ دی؟ انہیں اور زیادہ ثبات قدم پیدا ہوا۔ ان میں اور زیادہ اخلاص پیدا ہوا۔ ان میں اور زیادہ جماعت کے ساتھ تعلق پیدا ہوا۔ دشمن کی کوئی بھی تدبیر کبھی بھی کارگر نہیں ہوئی اور کبھی کسی کے ایمان میں انفرش نہیں آئی۔ اور پھر اب دیکھیں کہ ان نیکیوں پر قائم رہنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو جو جانی نقصان ہوا یا جن خاندانوں کو اپنے پیاروں کا جانی نقصان برداشت کرنا پڑا، اگلے جہاں میں تو اللہ تعالیٰ نے جزا دینی ہے اللہ نے ان کو اس دنیا میں بھی بے انتہا نوازا ہے۔ مالی لحاظ سے بھی اور ایمان کے لحاظ سے بھی جو پاکستان میں رہے ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے کاروباروں میں برکت دی کئی لوگ ملتے ہیں جن کے ہزاروں کے کاروبار تھے اب لاکھوں میں پہنچے ہوئے ہیں۔ جن کے لاکھوں کے کاروبار تباہ کئے گئے تھے ان کے کاروبار کروڑوں میں پہنچے ہوئے ہیں۔ اور آپ لوگ بھی جو یہاں نکلے۔ اسی وجہ سے نکلے۔ آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے اسی لئے نکلنے کا موقع دیا کہ جماعت پر پاکستان میں تنگیاں اور سختیاں تھیں۔ اور یہاں آ کر اگر نظر کریں پچھلے حالات میں اور اب کے حالات میں تو آپ کو خود نظر آجائے گا کہ آپ پہ اللہ تعالیٰ کے کتنے فضل ہوئے ہیں۔ مالی لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے کتنا آپ کو مضبوط کر دیا ہے۔ اب اس کا تقاضا یہ ہے کہ آپ لوگ اس کے آگے مزید جھکیں اور اس کے عبادت گزار بننے چلے جائیں۔ اپنی نسوں میں بھی یہ بات پیدا کریں کہ سب کچھ جو تم فیض پار ہے ہو یہ اس سختی اور تنگی کا فیض ہے جو جماعت پہ پاکستان میں تھی۔ اور آج ہم اس کی وجہ سے کشائش میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ نیک اعمال بجا لانے کی شرط قائم ہے اور ہر وقت قائم ہے۔

پھر خلافت رابعہ کا دور آیا۔ پھر دشمن نے کوشش کی کسی طرح فتنہ و فساد پیدا کیا جائے لیکن جماعت ایک ہاتھ پراکٹھی ہو گئی اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا۔ انتخاب خلافت کے ان حالات کے بعد جو بڑی سختی کے چند دن یا ایک آدھ دن تھا۔ دشمن نے جب وہ اسکیم ناکام ہوتی دیکھی تو پھر دو سال بعد ہی خلافت رابعہ میں 84 میں پھر ایک اور خوفناک اسکیم بنائی کہ خلیفۃ المسیح کو بالکل معطل کی طرح کر کے رکھ دو۔ وہ کوئی کام نہ کر سکے۔ اور جب وہ کوئی کام نہیں کر سکے گا تو جماعت میں بے چینی پیدا

ہوگی اور جب جماعت میں بے چینی پیدا ہوگی تو ظاہر ہے وہ کھڑے کھڑے ہوتی چلی جائے گی۔ اس کا شیرازہ بکھرتا چلا جائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی تدبیر پر اپنی تدبیر کو کیسے حاوی کیا۔ ان کی ہر تدبیر کو کس طرح الٹا کے مارا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے وہاں سے نکلنے کے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ چھپ کے نکلے۔ کھلے طور پر نکلے اور سب کے سامنے نکلے اور کراچی سے دن کے وقت یا صبح شروع وقت کی ہی وہ فلائٹ تھی بہر حال وہاں کوشش بھی کی گئی کہ رد کا جائے لیکن وہاں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی اور وہ نہیں پہچان سکے۔ جماعت کی اس سے بڑی سچائی کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے مکہ سے جب ہجرت کی ہے تو جو اس وقت سلوک ہوا تھا اس سلوک کی کچھ جھلکیاں ہم نے اس ہجرت کے وقت بھی دیکھیں اور جس سے ہمارے ایمانوں کو مزید تقویت پہنچی۔ ہمارے ایمان مزید مضبوط ہوئے۔ پھر یہاں پہنچ کر بیرونی ممالک میں جماعتوں کو، مشنوں کو منظم کرنے کا کام بہت وسعت اختیار کر گیا۔ اور اسی طرح دعوت الی اللہ کا کام بھی بہت وسیع ہو گیا۔ اور پھر لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں (لوگ) جماعت میں داخل ہونا شروع ہو گئے۔ پھر ایم ٹی اے کا اجراء ہوا ایک ملک میں تو پلان تھا کہ یہاں خلیفۃ المسیح کی آواز کو روک دیا جائے لیکن ایم ٹی اے نے تمام دنیا میں وہ آواز پہنچا دی اور دشمن کی تدبیریں پھر ناکام ہو کر ان پر لوٹ گئیں۔ پہلے تو مسجد اقصیٰ ربوہ میں خلیفۃ المسیح کا خطبہ سنتے تھے اب ہر شہر میں ہر گاؤں میں ہر گھر میں یہ آواز پہنچ رہی ہے۔ پھر افریقہ میں خدمت انسانیت کے کام کو اس دور میں بڑی وسعت دی گئی۔ غرضیکہ ایک انتہائی ترقی کا دور تھا اور ہر روز جو دن چڑھ رہا تھا وہ ایک نئی ترقی لے کر آ رہا تھا۔ دشمن خیال کرتا ہے یا انسان اپنی سوچ سے بعض اوقات سوچتا ہے کہ یہاں انتہا ہو گئی اور اب اس سے زیادہ ترقی کیا ہوگی۔ لیکن اللہ تعالیٰ ایسے نظارے دکھاتا ہے کہ انسان کی سوچ بھی وہاں تک نہیں پہنچ پھر آپ کی وفات کے بعد دشمنوں کا خیال تھا کہ اب تو یہ جماعت گئی کہ گئی اب بظاہر کوئی نظر نہیں آتا کہ اس جماعت کو سنبھال سکے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نظارے سب نے دیکھے۔ بچوں نے بھی اور نوجوانوں نے بھی مردوں نے بھی اور عورتوں نے بھی اپنے ایمانوں کو مضبوط کیا۔ حتیٰ کہ غیر از جماعت بھی کیا مسلمان اور کیا غیر مسلمان سب نے ہی یہ نظارے دیکھے کیونکہ ایم ٹی اے کے ذریعہ یہ برجگہ پہنچ رہے تھے۔ لندن میں مجھے کسی نے بتایا کہ ایک سکھ نے کہا کہ ہم بڑے حیران ہوئے آپ لوگوں کا یہ سارا نظام دیکھ کر اور پھر انتخاب خلافت کا سارا اظہار دیکھ کر۔ پاکستان میں ہمارے ڈاکٹر نوری صاحب کے پاس ایک غیر از جماعت بڑے پیر ہیں یا عالم ہیں وہ آئے (مرضی تھے اس لئے آتے رہے) اور ساری باتیں پوچھتے رہے کہ کس طرح ہوا کیا ہوا اور پھر بتایا کہ میں نے بھی ایم ٹی اے پر دیکھا تھا۔

دشمن بھی وہ جس طرح کہتے ہیں نہ کھلے طور پر تو نہیں دیکھتے لیکن چھپ چھپ کر ایم ٹی اے دیکھتے ہیں۔ یہ سارے نظارے دیکھے اور ڈاکٹر صاحب کو کہنے لگے کہ یہ ایسا نظارہ تھا جو حیرت انگیز تھا۔ اور باتوں میں ڈاکٹر صاحب نے کہا ٹھیک ہے آپ کو پھر تسلیم کرنا چاہئے کہ جماعت احمدیہ سچی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ تو میں نہیں کہتا۔ یہ مجھے ابھی بھی یقین ہے کہ جماعت احمدیہ سچی نہیں ہے لیکن یہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت آپ کے ساتھ ہے۔ تو جب اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہمارے ساتھ ہو گئی پھر اور کیا چیز رہ گئی۔ یہ آنکھوں پر پردے ہونے کی بات ہے اور دلوں پر پردے ہونے کی بات ہی ہے۔

اب اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے شخص کو خلافت کے منصب پر فائز کیا کہ اگر دنیا کی نظر سے دیکھا جائے تو شاید دنیا کے لوگ اس کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھیں۔ اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کریں۔ لیکن خدا تعالیٰ دنیا کا خالق نہیں ہے۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعودؑ نے فرمایا کہ:-

”خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو یہ کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب اپنی خلافت کے زمانہ میں چھ سال متواتر اس مسئلہ پر زور دیتے رہے کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے۔ نہ انسان۔ اور درحقیقت قرآن شریف کو غور سے مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی طرف نہیں کی گئی بلکہ ہر قسم کے خلفاء کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ انہیں ہم بنا تے ہیں۔“ (انوار العلوم جلد 2 صفحہ 11)

پھر آپ فرماتے ہیں:-

”خدا تعالیٰ جس شخص کو خلافت پر کھڑا کرتا ہے وہ اس کو زمانے کے مطابق علوم بھی عطا کرتا ہے اگر وہ احق جاہل اور بے وقوف ہوتا ہے“ پھر فرمایا کہ:-

”اس کے یہ معنی ہیں کہ خلیفہ خود خدا بناتا ہے اس کے تو معنی یہ ہیں کہ جب کسی کو خدا خلیفہ بناتا ہے تو اسے اپنی صفات بخشا ہے اور اگر وہ اسے اپنی صفات نہیں بخشا تو خدا تعالیٰ کے خود خلیفہ بنانے کے معنی ہی کیا ہیں۔“ (الفرقان مئی جون 1967 صفحہ 37)

میں جب اپنے آپ کو دیکھتا ہوں اپنی نااہلی اور کم مائیگی کو دیکھتا ہوں اور میرے سے زیادہ میرا خدا مجھے جانتا ہے کہ میرے اندر کیا ہے تو اس وقت ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی قدرت یاد آ جاتی ہے۔

مکرم میر محمد احمد صاحب نے ایک شعر کیا

مجھ کو بس ہے میرا مولیٰ میرا مولیٰ مجھ کو بس

کیا خدا کافی نہیں ہے، کی شہادت دیکھ لی

اس کی بیک گراؤنڈ جو میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایک تو کیا خدا کافی نہیں، کی شہادت ایس اللہ کی انگوٹھی ہے جو خلیفۃ المسیح کو ملتی ہے۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ کی تین انگوٹھیاں تھیں جو آپ کے تین بیٹوں کو ملیں اور جو مولیٰ بس کی انگوٹھی تھی (ایک انگوٹھی جس پر مولیٰ بس کا الہام کندہ تھا) وہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؒ کیجھ میں آئی تھی اور یہ میں نے پہنی ہوئی ہے۔ اس کے بعد میرے والد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو ملی اور ان کی وفات کے بعد میری والدہ نے مجھے دے دی۔ میں تو اس کو بہت سنبھال کے رکھتا تھا۔ پہنتا نہیں تھا لیکن انتخاب خلافت کے بعد میں نے یہ پہننی شروع کی ہے۔ تو مولیٰ بس کے نظارے اور کیا خدا کافی نہیں ہے کے نظارے مجھے تو ہر لمحہ نظر آتے ہیں کیونکہ اگر دیے میں دیکھوں تو میری کوئی حیثیت نہیں ہے۔

لوگوں کے دلوں میں محبت اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ کوئی انسان محبت پیدا نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ مخالفوں کی وجوہی خوشیوں کو پامال کر کے دکھا دے۔ تو مخالفوں کی خوشیوں کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح پامال کیا۔ اب بھی بعض مخالفین شور مچاتے ہیں منافقین بھی بعض باتیں کر جاتے ہیں۔ وہ چاہے جتنا مرضی شور مچالیں جتنا مرضی زور لگالیں خلافت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہے اور جب تک اللہ چاہے گا یہ رہے گی اور جب چاہے گا مجھے اٹھالے گا اور کوئی نیا خلیفہ آجائے گا لیکن حضرت خلیفہ اولؑ کے

الفاظ میں میں کہتا ہوں کہ کسی انسان کے بس کی بات نہیں کہ وہ ہٹا سکے یا قہقہہ پیدا کر سکے۔ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مضبوط ہے اور ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ہے۔ افریقہ میں بھی میں دورہ پر گیا ہوں ایسے لوگ جنہوں نے کبھی دیکھا نہیں تھا اس طرح ٹوٹ کر انہوں نے محبت کا اظہار کیا ہے۔ جس طرح برسوں کے پچھڑے طے ہوتے ہیں۔ یہ سب کیا ہے؟ جس طرح ان کے چہروں پر خوشی کا اظہار میں نے دیکھا ہے۔ یہ سب کیا ہے؟ جس طرح سفر کی صعوبتیں اور تکلیفیں برداشت کر کے وہ لوگ آئے یہ سب کچھ کیا ہے؟ کیا دنیا دکھا دے کیلئے۔ یہ سب خلافت سے محبت ہے جو ان دور دراز علاقوں میں رہنے والے لوگوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ تو جس چیز کو اللہ تعالیٰ پیدا کر رہا ہے وہ انسانی کوششوں سے کہاں نکل سکتی ہے۔ جتنا مرضی کوئی چاہے زور لگالے عورتوں بچوں بوڑھوں کو باقاعدہ میں نے آنسوؤں سے روتے دیکھا ہے۔ تو یہ سب محبت ہی ہے۔ جو خلافت کی ان کے دلوں میں قائم ہے بچے اس طرح بعض دفعہ دائیں بائیں سے نکل کر سیوری کو توڑتے ہوئے آکے چٹ جاتے تھے۔ وہ محبت تو اللہ تعالیٰ نے بچوں کے دل میں پیدا کی ہے کسی کے کہنے پہ تو نہیں آسکتے۔ اور پھر ان کے ماں باپ اور دوسرے ارد گرد لوگ جو اکٹھے ہوتے تھے ان کی محبت بھی دیکھنے والی ہوتی تھی۔ پھر اس بچہ کو اس لئے وہ پیار کرتے تھے کہ تم خلیفہ وقت سے چٹ کے اور اس سے پیار لیکر آئے ہو۔ یہ سب باتیں احمدیت کی سچائی کی دلیل ہیں۔ اگر کسی کی نظر ہو دیکھنے کی بھی دیکھ سکتا ہے۔ چند لوگ اگر مرتد ہوتے ہیں یا منافقانہ باتیں کرتے ہیں تو ان کی ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ایک بد فطرت اگر جاتا ہے تو جائے اچھا ہے خس کم جہاں پاک۔ وہ اپنے بد انجام کی طرف قدم بڑھا رہا ہے۔ وہی اس کا انجام مقدر تھا جس کی طرف جا رہا ہے لیکن جب اس کے مقابل پر ایک جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سینکڑوں سعید رجوں کو احمدیت میں داخل کرتا ہے۔

یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ وہ آج بھی اپنے پیارے مسیحؑ کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔ وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ آج بھی اپنے مسیحؑ سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔ وہ آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نوازا رہا ہے جس طرح پہلے وہ نوازا رہا ہے اور انشاء اللہ نوازا رہے گا۔ پس ضرورت ہے تو اس بات کی کہ کہیں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کر کے خود ٹھوکر نہ کھا جائے اپنی عاقبت خراب نہ کر لے پس دعائیں کرتے ہوئے اور اس کی طرف جھکتے ہوئے اور اس کا فضل مانگتے ہوئے ہمیشہ اس کے آستانہ پر پڑے رہیں اور اس مضبوط کڑے کو ہاتھ ڈال لے رکھیں تو پھر کوئی بھی آپ کا بال بھی بیک نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

سرزمین قادیان سے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پہلا خطبہ جمعہ

ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس پیغام کو اپنے اندر بٹھائے رکھیں کہ

”اٹھو اور توبہ کرو اور اپنے مالک کو نیک کاموں سے راضی کرو“

آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ اس بستی کے رہنے والے ہیں جس کے گلی کوچوں نے مسیحا کے قدم چومے آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ میں سے ایک بڑی تعداد ان لوگوں کی ہے یا ان کی نسلوں کی ہے جنہوں نے مسیح پاک کی اس بستی کی حفاظت کیلئے ہر قربانی دینے کا عہد کیا تھا جنہوں نے اپنے اس عہد کو خوب نبھایا۔

سب یہ بات یاد رکھیں کہ صرف دنیا کو اپنا مقصود نہ بنائیں بلکہ خدا سے بھی ایسا تعلق قائم ہو جو ہر ایک کو نظر آئے

خلاصہ خطبہ جمعہ میدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16 دسمبر 2005ء بمقام مسجد اقصیٰ قادیان

قادیان ۱۶ دسمبر ۱۹۸۱ء حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قادیان آنے کے دوسرے روز مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو سلیلا سٹ رابطہ سے ایم ٹی اے پر لائیو نشر کیا گیا۔ تشہد تہود اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آج محض اللہ کے فضل سے اس کی دی ہوئی توفیق سے میں حضرت مسیح موعود کی اس بستی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ نما تہود کے طور پر مخاطب ہوں آج کا دن عجیب خوشی اور روحانی سرور کا موقع ہے کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ایک اور نئی شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے گو کہ یہ الہام بڑی شان کے ساتھ ہی بار پورا ہو چکا ہے مختلف پہلوؤں سے لیکن آج اللہ تعالیٰ نے اس بستی سے اس وعدے کو پورا کرنے کا نشان دکھایا ہے آج یہاں سے پہلی دفعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچ رہا ہے یہ ایم ٹی اے بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے اور فضل فرماتے ہوئے انعام کے طور پر جماعت کو عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے وعدوں کا ایک عظیم الشان یہ ثمر ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ اس شان کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کا ذریعہ بناتا رہے۔ ہمارا کام ہے نیک نیتی کے ساتھ خالصہ اللہ کے ہوتے ہوئے دعاؤں اور استغفار کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کی کوشش کرتے رہیں۔ فرمایا میں جب سے ہجرت آیا ہوں میرے سے

کئی دفعہ پوچھا گیا ہے کہ اب آپ قادیان جا رہے ہیں آپ کیا محسوس کرتے ہیں تو میرا ہمیشہ یہی جواب ہوتا ہے کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بستی ہے اور ہر احمدی کو اس سے خاص تعلق ہے ایک جذباتی لگاؤ ہے اور جوں جوں ہم قادیان کی طرف بڑھتے جا رہے ہیں جذبات کی اس کیفیت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے فرمایا ایک دنیا دار کا جذباتی تعلق بھی ایک وقتی جوش ہی اپنے اندر رکھتا ہے لیکن ایک احمدی کو جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے روحانیت کا تعلق ہے آپ نے ہمیں روحانیت کے مدارج طے کرنے کی راستہ دکھائے ہیں اس کا یہ جذبات میں تلاطم جذباتی کیفیت وقتی اور عارضی نہیں ہوتا اور نہ ہونا چاہئے اس بستی میں داخل ہو کر جو روحانی بجلی کی لہر جسم میں دوڑتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اسے سب احمدیوں کو باہر سے آنے والوں اور رہنے والوں کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنالینا چاہئے اور یہاں کے رہنے والوں کی سب سے زیادہ یہ ذمہ داری ہے آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ اس بستی کے رہنے والے ہیں جس کے گلی کوچوں نے مسیحا کے قدم چومے آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ اس بستی کے رہنے والے ہیں جس کی خاک نے مسیح دوراں اور امام الزماں اور آنحضرتؐ کے عاشق صادق کے پاؤں دم بدم چومے آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ آپ میں سے ایک بڑی تعداد ان لوگوں کی ہے یا ان کی نسلوں کی ہے جنہوں نے مسیح پاک کی اس بستی کی حفاظت کیلئے ہر قربانی دینے کا عہد کیا تھا جنہوں نے اپنے اس عہد کو خوب نبھایا جو درویشان یہاں رہے ان میں سے اکثر جواب موجود ہیں ایسی عمر کو پہنچ چکے ہیں جس عمر میں صحت کی وجہ سے اتنی فعال زندگی گزارنے کا موقع نہیں مل سکتا یا قابل نہیں رہتے عمر کے ساتھ، پھر اب

قادیان کی احمدی آبادی میں سے ایسے بھی ہیں جو مختلف جگہوں سے یہاں آکر آباد ہوئے ہیں ان میں سے بھی ایک بڑی تعداد اس لئے یہاں آئی کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے دین کی خدمت کریں گے۔ فرمایا ایک احمدی جو یہاں آیا یا رہا میں یہی حسن ظن رکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق ہی انہیں یہاں کھینچ لایا ہوگا اسلئے میں آپ سے یہی کہنا چاہتا ہوں کہ اس بستی کا حق ایک احمدی پر یہی ہے اور ایک احمدی کا فرض جو اس بستی میں رہتا ہے یہ ہے کہ صرف دنیا کو اپنا مقصود نہ بنائیں درویشوں کی نسلیں بھی ہیں نئے آنے والے بھی ہیں سب یہ بات یاد رکھیں بلکہ خدا سے بھی ایسا تعلق قائم ہو جو ہر دیکھنے والے کو نظر آئے یہاں آنے والے لوگوں کو اور غیروں کو بھی نظر آئے اور وہ تب نظر آئے گا جب دعاؤں اور استغفار اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف خاص توجہ ہر ایک میں پیدا ہوگی نیک نیتی سے کی گئی دعائیں اور استغفار یقیناً اللہ کے فضل کو سینے والے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق ایسے پاک اور نیک لوگوں کو اپنے نشان بھی دکھاتا ہے اور ان کو دینی لحاظ سے بھی اوپر لیکر جاتا ہے دنیوی ضروریات بھی پوری فرماتا ہے خود کفیل ہوتا ہے اور ایسے لوگوں کی دنیاوی خواہشات بھی اگر اپنے پیدا کرنے والے سے صحیح تعلق ہو تو دنیوی خواہشات بھی دل میں کم ہو جاتی ہیں۔ فرمایا آج کل کے معاشرے میں ایک دوسرے کو دیکھ کر پھر آپس میں رابطے اور میڈیا کی وجہ سے دنیوی خواہشات انسان کو دنیا کی طرف زیادہ مائل کر دیتی ہیں۔ فرمایا نیک نیتی سے کی گئی دعائیں اور استغفار ہو تو اللہ تعالیٰ بہت فضل فرماتا ہے خدا کرے کہ نہ صرف یہاں

رہنے والے احمدیوں کے دلوں میں اللہ کا تقویٰ ہو بلکہ یہاں سے باہر جا کر دنیا کمانے والے بھی ایسے ہوں جن کو دیکھ کر دنیا خود بخود دکھ اٹھے کہ یہ حقیقت میں وہ لوگ نظر آتے ہیں جن میں مسیح پاک کی پاک بستی کی روحانی جھلک نظر آتی ہے، فرمایا یہاں کا رہنے والا ہر احمدی اپنی حرکات و سکنات کے لحاظ سے اپنے چہرے کی سچائی کے لحاظ سے اپنے عمل کے لحاظ سے پاک دل ہونے کے لحاظ سے خود بخود یہ اظہار کر رہا ہو کہ وہ ایک روحانی ماحول سے اٹھ کر باہر آیا ہے یہاں کا رہنے والا کوئی احمدی کبھی نہ اپنوں اور غیروں کیلئے کسی قسم کی ٹھوکر کا باعث بنے۔ فرمایا یہاں نو مہائیں بھی آتے ہیں وہ بھی آپ کے نمونے دیکھتے ہیں جو پرانے درویشوں کی اولاد ہیں ان کے نمونے بہر حال ہر کوئی دیکھے گا اور یہ سمجھتے ہیں کہ آپ ایسے لوگوں کی اولاد ہیں جن کی تربیت ایک خاص ماحول میں ہوئی ہے اسلئے جو یہاں درویش رہے انہوں نے بڑی قربانیاں کیں اور اب بھی جو زندہ ہیں قربانیاں کر رہے ہیں لیکن اتنے فعال نہیں رہے اب ان کی اولادوں کا فرض ہے کہ اس مقام کو سمجھیں جس کی خاطر ان کے باپ دادا نے قربانیاں دیں۔ فرمایا نو مہائیں یہاں آتے ہیں ان کی تربیت کیلئے بھی آپ کو اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت ہے سورہ فاتحہ کے حوالے سے حضور نے فرمایا کہ جب ہم یہ دعا خالص ہو کر اللہ تعالیٰ سے مانگیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ ہماری رہنمائی فرمائے گا ہمیں سیدھے راستے پر رکھے گا دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو پورا کرنے کی توفیق ملے گی۔ حضور انور نے اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے اس کے فضلوں کا وارث

خلافت احمدیہ خامسہ

خورشید احمد پر جا کر درویش قادیان

یہاں تخت خلافت پر	ہیں مسرور جہاں آئے
زہے قسمت کہ ملت کے	میں پاسباں آئے
ہوئے مسرور سب چہرے	خوشی سے لوء لوء و لالہ
جہاں میں نور وہ چکا	ہے دنیا نور کا حالہ
جشن پنچم خلافت کا	منانے دیوتا آئے
جشن سے شہنشاہ آئے	عجم سے اولیاء آئے
دیار مہدی دوراں میں	میر قادیان پہنچے
مقامی لوگ لندن کے	سبھی خورد و کلاں پہنچے
کسی کی نظر نے دیکھا	ملائک آسمان پہنچے
نئے آغاز کی خاطر	فتاح عالماں پہنچے
مرے آقا کے پاؤں میں	دیکھے تاجور دیکھے
ہفت اقلیم لشکر	بجینش نامور دیکھے
میرے سینہ و دل میں ہیں	پھڑکتے راز پوشیدہ
مبادا ضائع ہو جائیں	دیوار دل ہے بوسیدہ
دل خورشید ہے مضطر	بظاہر آنکھ خوابیدہ
ہوئی باطن میں ہے روشن	وہی بیدار وا دیدہ

دقتیں ہیں اللہ اسے دور فرمائے اور اپنے فضل سے ان کی اس پاک بستی میں آنے کی خواہش پورا فرمائے اور جس مقصد کیلئے آئے ہیں اور آنا چاہتے ہیں وہ مقصد حاصل کرنے والے ہوں۔

کی ناراضگی کا موجب بنے اللہ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے آخر پر حضور نے دعا کی تحریک فرمائی کہ بہت سے احمدی میرے یہاں آنے کی وجہ سے مختلف ممالک سے آنے کے خواہش مند ہیں لیکن بعض جگہ پر

محترمہ امۃ الباسط ایاز صاحبہ کو

عالمی فیڈریشن برائے امن عالم کی طرف سے امن کی سفیر کا اعزاز

عالمی فیڈریشن برائے امن عالم کی طرف سے محترمہ امۃ الباسط ایاز صاحبہ کو امن کی سفیر کا اعزاز دیا گیا ہے آپ حضرت مولانا ابوالعطا صاحب مرحوم و مغفور کی صاحبزادی اور مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کی بیگم ہیں۔ آپ نے عالمی فیڈریشن کی خواتین کی کانفرنس میں اور خواتین کی بین المذاہب کانفرنس میں اسلام کی اعلیٰ امن پسند تعلیم کو پیش کیا اور ثابت کیا کہ آج دنیا میں امن صرف اور صرف اسلام کی بنیاد پر قائم کیا جاسکتا ہے۔

آپ پہلی احمدی خاتون ہیں جن کو یہ اعزاز حاصل ہوا ہے۔

ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز سابق امیر جماعت احمدیہ یو کے

کی تقریر بطور Senator سینیٹر ورلڈ نیشنل کانگریس امریکہ

ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب جن کو گزشتہ سال 21 ویں صدی کی عظیم شخصیات کے ایوارڈ اور میڈل سے نوازا گیا تھا اور قبل ازیں ملکہ برطانیہ کی طرف سے اوبی ای کا اعزاز ملا تھا اب ورلڈ نیشنل کانگریس امریکہ میں سینیٹر منتخب ہوئے ہیں۔ ورلڈ نیشنل کانگریس ایک غیر سیاسی ادارہ ہے جس کا یو این او کے ساتھ الحاق ہے اس کے اجلاس میں ایسے عالمی مسائل پر غور کیا جاتا ہے جن کا تعلق امن عامہ انسانی بنیادی حقوق کا تحفظ۔ غریب عوام اور غریب ممالک کی خوشحالی اور عالمی رواداری کو فروغ دینا ہے۔

حال ہی میں مکرم ایاز صاحب کو امریکہ کی یونائیٹڈ کنگڈم کنونشن کی طرف سے انٹرنیشنل پیس پرائز ملا ہے۔ اور دنیا کے مختلف ممالک کیلئے، آپ کی خدمات کو سراہتے ہوئے انڈیا انٹرنیشنل فرینڈ شپ سوسائٹی نے آپ کو عظمت ہند کے اعزاز سے نوازا ہے اور ساتھ ساتھ امتیاز بھی دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزازات جماعت کیلئے مبارک کرے اور انسانیت کی مزید خدمات کی توفیق عطا کرتا رہے۔

لے کہ خدا نخواستہ یہاں بگڑے ہوؤں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور اب پرانے درویشوں کے بعد نیکی و تقویٰ کے معیار بالکل ختم ہو گئے ہیں کسی بھی معاشرے میں اگر دو چار لوگ خراب ہوں تو برائی زیادہ نظر آ جاتی ہے اور جتنا شفاف معاشرہ ہوگا اتنا ہی اس میں برائی زیادہ نظر آئے گی جتنی سفید چادر ہوگی اتنا ہی داغ نمایاں نظر آئے گا اسلئے ہر احمدی کو اس لحاظ سے سوچنا چاہئے اور احتیاط کرنی چاہئے فرمایا میں اس اصول پر چلتا ہوں کہ برائیاں بڑھنے سے پہلے ہی سمجھنا چاہئے اس انتظار میں نہیں رہنا چاہئے کہ برائی پھیلے گی تو دیکھیں گے۔

فرمایا بہر حال یہاں کے احمدیوں میں اخلاص و وفا ماشاء اللہ بہت ہے اللہ تعالیٰ اسے مزید بڑھاتا جائے لیکن جیسا کہ میں نے کہا تھا دنیا کی نظر اس بستی پر بہت زیادہ ہے اور بروہتی جاری ہے فرمایا آج آپ براہ راست ساری دنیا کے سامنے ہیں اسلئے اتنا زیادہ آپ کو تقویٰ کا معیار اونچا کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور نے استغفار کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا نیکی کرنے کی توفیق اسی وقت ملے گی جب استغفار ہوتا رہے گا۔ پورا اسی وقت پر دان چڑھتا ہے جب اسے کھاد ملتی ہے استغفار انسان کیلئے کھاد کا کام دیتی ہے فرمایا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ نیکیوں پر قائم رہنے دعاؤں پر توجہ دینے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کیلئے استغفار کرنے والے ہوں اور صرف منہ سے استغفار نہ کرتے ہوں بلکہ اس مضمون کو سمجھ کر ادا کرنے والے ہوں اللہ تعالیٰ کو یہ واسطہ دیکر استغفار کرنے والے ہوں کہ اے اللہ ہم کمزور ہیں ترے مسیح موعود کی اس بستی میں رہنے والے ہیں ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں کی پردہ پوشی فرما ہمیں اس بستی کا حق ادا کرنے والا بنا پہلے سے بڑھ کر تیرے مسیح کے پیغام کو سمجھنے والے ہوں اس کو آگے پہنچانے والے ہوں فرمایا پیغام کو آگے پہنچانا بھی ہر احمدی کا فرض ہے اور اس کے لئے سب سے بڑا ذریعہ آپ کا اپنا عملی نمونہ ہے جب تک آپ کے عملی نمونے اس قابل نہیں بنتے اس وقت تک دوسروں کو آپ متاثر نہیں کر سکتے۔ فرمایا آپس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی ہماری توجہ ہو اور یہ دعا کریں کہ اے اللہ تیری عبادت کی طرف بھی ہماری توجہ ہو ہماری توجہ و استغفار کو قبول فرما ہمیں ہر شر سے بچائیں کے شیطان کو ختم فرما اور ہمیں ان نیکیوں اور اعلیٰ اخلاق پر قائم رہنے کی توفیق دے جن پر تو نے ہمیں ایک دفعہ قائم فرما دیا ہے ہماری کوتاہیاں کمزوریاں لغزشیں تیری ناراضگی کی وجہ بننے سے پہلے ہماری توجہ استغفار قبول کرتے ہوئے معاف فرما دے۔ ہمارے دل و دماغ ہمیشہ حضرت مسیح موعود کے اس پیغام کو اپنے اندر بٹھائے رکھنے والے ہوں کہ ”اٹھو توبہ کرو اور اپنے مالک کو نیک کاموں سے راضی کرو“ اللہ کرے کہ مالک ہمیشہ ہم سے راضی رہے اور کبھی ہم سے ایسا فعل سرزد نہ ہو جو اس

نے ہمیں بتا دیا ہے کہ استغفار کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا ہم میں سے ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم کسی غلطی کے سرزد ہونے کے بعد اس درد کے ساتھ توبہ و استغفار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہیں استغفار کے ساتھ ایک نستعین کے مضمون کو بھی سامنے رکھتے ہیں کمزوروں سے اگر کوئی غلطی ہو جائے تو اس سوچ کے ساتھ اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر اس سے گناہوں اور غلطیوں کی معافی مانگ رہے ہیں اور پھر اس کے ساتھ اس عہد پر قائم ہونے کی کوشش بھی کر رہے ہیں کہ جیسے بھی حالات ہو جائیں یہ غلطیاں نہیں دہرائیں گے۔

فرمایا بعض دفعہ لوگ غلطی کرتے ہیں انہیں معافی ہوتی ہے تو بعض دفعہ مشروط معافی ہوتی ہے تو اس پر خطوط کے سلسلہ شروع ہو جاتے ہیں یہاں کے نظام کے متعلق شکایت کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے فرمایا پہلے ایسے لوگوں کو خود اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر ان کی بستی میں وقت گزار کر پھر بھی ہم اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو پھر نظام جماعت نہیں خلیفہ وقت نہیں بلکہ انکا معاملہ پھر خدا سے ہو جاتا ہے۔

فرمایا میری ان باتوں سے باہر کی دنیا یہ تاثر نہ لے

بننے کیلئے دنیا کی محبت ٹھنڈی کر کے دین میں آگے بڑھنے ایمان میں اضافے اور اللہ کے حکموں پر چلنے کیلئے ہمیں اللہ کی مدد کی ضرورت ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنے حقوق بتائے ہیں وہاں اپنے بندوں کے حقوق کی طرف بھی توجہ دلائی ہے فرمایا بعض دفعہ اللہ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے زیادہ مشکل ہو جاتے ہیں کئی دفعہ کئی لوگوں کے معاملات آتے ہیں بظاہر بڑے نیک نمازیں پڑھنے والے جماعتی اچھا کام کرنے والے لیکن حقوق العباد کا سوال آئے اپنا مفاد ہو تو بعض دفعہ غلط بیانی بھی کر جاتے ہیں دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کرتے ہیں اسلئے اللہ کی عبادت بھی اللہ کے بندوں کے حقوق کے ساتھ مشروط ہے ظالم شخص کبھی بھی اللہ تعالیٰ کا مقرب نہیں ہو سکتا۔ اور اصل میں اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات پر عمل کرنا اس کی حقیقی عبادت ہے۔

فرمایا پس ظاہری نمازوں اور عبادتوں کے ساتھ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا نظام جماعت کی پیروی کرنا ایماندارانہ طور پر اپنے کام سرانجام دینا اپنے فرائض کی ادائیگی کرنا یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ذمے میں آتی ہیں۔ اسلئے ہر احمدی کو ہمیشہ اس فکر میں رہنا چاہئے کہ کبھی بھی کسی معاملے میں بھی کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہ ہو بہر حال انسان کی طبیعت میں کمزوری سے اگر اللہ کا فضل نہ ہو تو بہت سے احکامات پر عمل کرنا مشکل ہو جاتا ہے اسلئے اس کے فضلوں کو سمیٹنے کیلئے ہمیشہ دعاؤں اور استغفار اور اس کی مدد طلب کرتے رہنا چاہئے اس کے فضلوں کو سمیٹنے اور اس سے مدد طلب کرنے کا ایک بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا ہے کہ استغفار کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا ہم میں سے ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم کسی غلطی کے سرزد ہونے کے بعد اس درد کے ساتھ توبہ و استغفار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہیں استغفار کے ساتھ ایک نستعین کے مضمون کو بھی سامنے رکھتے ہیں کمزوروں سے اگر کوئی غلطی ہو جائے تو اس سوچ کے ساتھ اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر اس سے گناہوں اور غلطیوں کی معافی مانگ رہے ہیں اور پھر اس کے ساتھ اس عہد پر قائم ہونے کی کوشش بھی کر رہے ہیں کہ جیسے بھی حالات ہو جائیں یہ غلطیاں نہیں دہرائیں گے۔

فرمایا بعض دفعہ لوگ غلطی کرتے ہیں انہیں معافی ہوتی ہے تو بعض دفعہ مشروط معافی ہوتی ہے تو اس پر خطوط کے سلسلہ شروع ہو جاتے ہیں یہاں کے نظام کے متعلق شکایت کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے فرمایا پہلے ایسے لوگوں کو خود اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر ان کی بستی میں وقت گزار کر پھر بھی ہم اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو پھر نظام جماعت نہیں خلیفہ وقت نہیں بلکہ انکا معاملہ پھر خدا سے ہو جاتا ہے۔

فرمایا میری ان باتوں سے باہر کی دنیا یہ تاثر نہ لے

خلافت کی اہمیت و برکات خلافت خامسہ کے حوالہ سے

(محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

مذہبی دنیا میں درخت اور شجر کی تمثیل و تشبیہ بہت پرانی ہے چنانچہ قرآن مجید بھی نہایت عمدگی اور خوبصورتی کے ساتھ روحانی سلسلہ کو ہر وقت شیریں پھل دینے والے پاکیزہ درخت سے تشبیہ دیتا ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے الم تر کیف ضرب الله مثلا كلمة طيبة كشجرة طيبة اصلها ثابت و فرعها في السماء توتی اكلها کل حين باذن ربها و يضرب الله الامثال للناس لعلهم يذكرون۔

نیز یہ کیا تو نے غور نہیں کیا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک مکمل طیبہ کی ایک شجر طیبہ سے مثال بیان کی ہے اس کی جز مضبوطی سے پیوستہ ہے اور اُس کی چوٹی آسمان میں ہے وہ ہر گھڑی اپنے رب کے حکم سے اپنا پھل دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ انسانوں کیلئے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت پکریں۔

(سورہ ابراہیم آیت 25-26)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو شجرہ طیبہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کرے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بہت بڑا درخت ہو جائے گا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں۔

”تم اے میرے عزیزو۔ میرے پیارو۔ میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو۔ جو خدا کی رحمت سے تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں شامل ہو۔“

نیز فرماتے ہیں۔

یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے خدا اُس کو ہرگز ضائع نہیں کریگا وہ راضی نہیں ہوگا جب تک کہ اس کو کمال تک نہ پہنچا دے اور وہ اس کی آپاشی کرے گا اور اس کے گرد احاطہ بنائے گا اور تعجب انگیز ترقیات دے گا کیا تم نے کچھ کم زور لگایا۔ پس اگر یہ انسان کا کام ہوتا تو کبھی کا یہ درخت کا ناجاتا اور اس کا نام و نشان باقی نہ رہتا۔

(روحانی خزائن جلد 17 اربعین نمبر 1 صفحہ 344)

اس تشبیہ و تمثیل کی تصدیق کے طور پر جماعت احمدیہ کے ایک معاند مولوی ظفر علی خان صاحب اپنے اخبار زمیندار میں 1926ء میں لکھتے ہیں۔

”یہ جماعت ایک تناور درخت ہو چلا ہے اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلی نظر آتی ہیں۔“

یہ 79 سال قبل کی بات ہے اب اس کی شاخیں 181 ممالک میں پھیل گئی ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح

موعود علیہ السلام نے اس شجرہ طیبہ کی بنیاد ایک بیج کی صورت ڈالی۔ اس کے شیریں پھل کے طور پر خلافت کا وجود عمل میں آیا۔ اس شیریں پھل سے ایک دنیا متبع ہو رہی ہے۔

مخبر صادق سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کے مسلمانوں کے منزل اور انحطاط کے وقت و آخر میں منہم لما یلقوا بہم کی روشنی میں اپنی بعثت ثانیہ کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا۔

لو کان الایمان عند الشریا لنالہ رجل اور جال من ابناء الفارس (بخاری)

جب ایمان شریا تک بلند ہو جائے گا تو اسے فارسی الاصل رجل یا رجل دوبارہ اُتار کر مسلمانوں کے دلوں میں قائم فرمائیں گے۔

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں ”حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ دین جب خطرہ میں ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کیلئے اہل فارس میں سے کچھ افراد کھڑا کرے گا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان میں سے ایک فرد تھے اور ایک فرد میں ہوں۔ لیکن رجال کے ماتحت ممکن ہے کہ اہل فارس میں سے کچھ اور لوگ بھی ایسے ہوں جو دین کی عظمت قائم رکھنے اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کیلئے کھڑے ہوں۔“

(الفضل 8 ستمبر 1950)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کے مطابق ہی آپ کے وصال کے بعد مورخہ 8 نومبر 1965 کو حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث اور آپ کی وفات کے بعد 9 جون 1982 کو حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفہ رابع اور آپ کی وفات کے بعد 21 اپریل 2003ء کو حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفہ خاص منتخب ہوئے ہیں۔ یہ تمام خلفاء کرام اہل فارس میں سے رجال اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درخت وجود کے شیریں پھل ہیں۔

یہ بات یاد رہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے 8 ستمبر 1950 کو فرمودہ مذکورہ روح پرور خطاب کے چند روز بعد ہی قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب مورخہ 15 ستمبر 1950 کو پیدا ہوتے ہیں۔ آپ کا اسم گرامی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا گیا تھا یعنی الی معک یا مسرور یعنی اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں۔ نیز آگے فرمایا میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں۔

(تذکرہ صفحہ 742)

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ خلافت خامسہ کے مقدس و مبارک مقام پر مورخہ 21 اپریل 2003ء کو فائز ہوئے تھے۔ اسکے ٹھیک ایک سو سال قبل یعنی 21 اپریل 1903ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا کہ۔

یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے تبدیل ہونے والی نہیں۔ (تذکرہ صفحہ 482)

گویا کہ آپ کا خلافت پر فائز ہونا تقدیر الہی اور خدائی منشاء کے مطابق تھا آپ کی انقلاب آفرین بیعت کا نظارہ MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں دکھایا گیا جو مذہبی تاریخ میں پہلا واقعہ تھا۔

یہاں ایک بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ خلافت خامسہ کے انتخاب کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد فضل لندن سے باہر تشریف لائے تو ہزاروں عشاقان احمدیت و فدائیان خلافت انتخاب کا نتیجہ جاننے کیلئے بے چین اور بے قرار ہو کر کھڑے تھے تو آپ نے سب سے پہلا حکم یہ دیا کہ آپ لوگ بیٹھ جائیں۔ آپ کا یہ فرمان کان میں پڑا تھا کہ وہ جم غفیر آفاقاناً اس طرح بیٹھ گیا کہ گویا کوئی اٹھایا نہ ہو۔

یہ نظارہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کی یاد دلاتا ہے کہ وہ جماعت جو ایک انگلی کے اشارے پر بیٹھ جائے اور ایک انگلی کے اشارے پر کھڑے ہو دنیا کی کوئی طاقت اُسے تباہ نہیں کر سکتی۔ ایک واجب الاطاعت اور مضبوط قیادت کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے مسلمانوں کے سیاسی و مذہبی لیڈر مولانا ابوالکلام صاحب آزاد نے لکھا۔

”تمام لوگ کسی ایک صاحب علم و عمل مسلمان پر جمع ہو جائیں اور وہ ان کا امام ہو۔ وہ جو کچھ تعلیم دے ایمان و صداقت کے ساتھ قبول کریں۔ قرآن و سنت کے ماتحت جو کچھ احکام ہوں ان کی بلاچون و چرا تعمیل و اطاعت کریں۔ سب کی زبانیں گوئی ہوں صرف اسی کی زبان گویا ہو۔ سب کے دماغ بے کار ہو جائیں صرف اُسی کا دماغ کار فرما ہو۔ لوگوں کے پاس نہ زبان ہو نہ دماغ صرف دل ہو جو قبول کرے صرف ہاتھ پاؤں ہوں جو عمل کریں اگر ایسا نہیں ہے تو ایک بھیڑ ہے ایک انبوہ ہے جانوروں کا ایک چنگل ہے کنکر پتھر کا ایک ڈھیر ہے مگر نہ تو جماعت نہ قوم نہ اجتماع۔ انیشیں ہیں مگر دیوار نہیں۔ کنکر ہیں مگر پہاڑ نہیں۔ قطرے ہیں مگر دریا نہیں۔ کڑیاں ہیں جو ٹکڑے ٹکڑے کر دی جاسکتی ہیں مگر زنجیر نہیں ہے جو بڑے بڑے جہاز کو گرفتار کر سکتی ہے۔“

(مسئلہ خلافت صفحہ 314)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ اس عظیم اور واجب الاطاعت امامت و قیادت سے ہمیشہ

متمتع اور مالا مال رہی ہے جس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ اپنے آپ کو ایک مضبوط اور مستحکم قلعہ میں محفوظ و آسودہ محسوس کرتی ہے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیؒ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

اے جانے والے تو نے اس پیاری جماعت کو جو خوشخبری دی تھی وہ حرف بحرف پوری ہوئی۔ اور یہ جماعت پھر بنیان مرموص کی طرح خلافت کے قیام اور استحکام کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا:

ہم خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے امن اور سلامتی کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کیلئے اور تمام دنیا کو آپ کے جھنڈے تلے جمع کرنے کیلئے اسی طرح خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کی خاطر ہر قربانی کیلئے تیار رہیں گے اور اس کیلئے ہمیشہ دعاؤں سے بھی تیری مدد کرتے رہیں گے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 2 مئی 2003ء)

جب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلافت کے مسند پر متمکن ہوئے اُس وقت سے عالمگیر جماعت کو عہد بیعت کی پابندی اور نظام سلسلہ کی اطاعت پر زور دیتے رہے ہیں۔ خلافت کی برکت حاصل کرنے کیلئے یہ ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اس سلسلہ میں آپ فرماتے ہیں۔

”حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی طاعت در معروف پر ہی بیعت لی ہے اور اب تک یہ سلسلہ شرائط میں بیعت کے ساتھ چل رہا ہے اس لئے یہ خیال کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ یہ عہد بیعت تھا اب نہیں یا اب اگر اس کو توڑیں گے تو گناہ کوئی نہیں ہوگا۔ یہ خیال ذہن سے نکال دیں کیونکہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق ہی یہ سلسلہ قائم ہوا ہے اور اس لئے یہ اُسی کا تسلسل ہے۔ اسی سلسلہ میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنسوا عوا فتفسلوا وتذهب ریحکم واصبروا واللہ مع الصابرین۔ یعنی اللہ کی اطاعت کرو اور اُس کے رسول کی بھی اطاعت میں مت جھگڑو ورنہ تم بزدل بن جاؤ گے اور تمہارا رعب جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس میں بتایا ہے کہ یاد رکھو تمہارے ایک ہونے کے لئے تمہیں اکٹھے باندھ کر رکھنے کے لئے بنیادی چیز اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت ہے۔ اسلئے اس پر قائم رہو۔ آپس میں نہ جھگڑو یہ حکم بھی اللہ تعالیٰ کے بہت سے حکموں میں سے ایک حکم ہے کہ مسلمان آپس میں لڑیں نہیں لیکن آج کل دیکھ لیں کیا ہو رہا ہے۔ (غیر احمدیوں کے) ایک فرقہ دوسرے فرقہ کا گریبان پکڑا ہوا ہے ایک تنظیم دوسری تنظیم کے خلاف گار گلوچ

کر رہی ہے تو پیشگوئی فرمادی تھی کہ اس طرح کرنے سے تم بزدل بن جاؤ گے۔ اور تمہارا رعب جاتا رہے گا۔

چنانچہ آج کل دیکھ لیں اس کے عین مطابق نتیجہ نکل رہا ہے باوجود مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد ہونے کے اور بے تحاشا تیل کا پیسہ ہونے کے رعب کوئی نہیں۔ دوسرے اپنی مرضی کے مطابق ان ممالک کو بھی چلاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ آگے فرماتے ہیں:-
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے خدا تعالیٰ نے فرمادیا تھا۔ یہ وعدہ دیا ہوا ہے نصرت بالرب آپ کے رعب کے قائم رہنے کیلئے اللہ تعالیٰ خود بھی مدد کے سامان پیدا فرماتا رہے گا۔ خود ہی مدد کرے گا پس جو لوگ جماعت میں شامل رہیں گے جماعت کے نظام کی اطاعت کریں گے ان کا بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ چمے رہنے کی وجہ سے انشاء اللہ رعب قائم رہے گا۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اطاعت میں ہی برکت ہے اور اطاعت میں ہی کامیابی ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 10 ستمبر 2004ء)
خلافت احمدیہ کی ایک عظیم الشان برکت خدا تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ ولیمکن لہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم کہ ان کے لئے ان کے دین کو جو اُس نے (خدا تعالیٰ نے) پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا۔ (النور آیت نمبر 56)

اس آیت کریمہ کی رو سے سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عہد باسعادت میں عالمی سطح پر اسال جو عظیم الشان کام ہوئے ہیں اُس کا ذکر لندن میں منعقدہ جلسہ سالانہ میں فرمایا ہے۔

آپ نے جماعت احمدیہ پر خدا تعالیٰ کے فضلوں کی جو بارش اس سال ہوئی ہے اور اس کی نعمتوں اور فضلوں کا نزول ہوا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ دوران سال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تین نئے ممالک میں جماعت احمدیہ کا نفوذ ہوا۔ اس طرح اب تک 181 ممالک میں احمدیت کا پودا لگا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں جو نئی جماعتیں قائم ہوئیں ان کی تعداد 985 ہے نئی جماعتوں کے قیام اور نفوذ میں ہندوستان سرفہرست ہے۔ یہاں 137 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال جماعت میں 319 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ ان میں سے 184 نئی تعمیر شدہ مساجد ہیں 135 بنائی مساجد

اماموں کے ساتھ ملی ہیں جبکہ گزشتہ سال 74 مساجد نئی تعمیر ہوئیں تھیں 88 بنائی ملی تھیں گویا کہ حضور انور کے عہد سعید میں 481 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔

1984 سے جبکہ ضیاء الحق نے اپنے سیاہ آرڈیننس کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو نیست و نابود کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اُس وقت سے لیکر اب تک 13774 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ اس میں خاص بات یہ ہے کہ اس تعداد میں جو اضافہ ہوا ہے اس میں 11695 مساجد ایسی ہیں جو اماموں اور مقتدیوں سمیت اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو دی ہیں۔

ضیاء الحق کی حکومت نے 8 مساجد احمدیہ کو مل ڈوزر کے ذریعہ شہید کیا تھا خدا تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں 13774 مساجد دیں۔ گویا کہ ایک کے بدلہ میں 1722 گنا مساجد دی ہیں۔

اس کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک میں زیر تعمیر بہت ساری وسیع و عریض مساجد اور ان سے ملحق نئی خرید کردہ سینکڑوں ایکڑ زمین کا ذکر کرنے کے بعد حضور نے بتایا کہ خدا کے فضل سے دوران سال تبلیغی مراکز میں 189 کا اضافہ ہوا ہے۔

گزشتہ سالوں کو شامل کر کے 85 ممالک میں تبلیغی مراکز کی کل تعداد 1587 ہو چکی ہے ہندوستان یہاں بھی سرفہرست ہے۔

حضور نے بتایا کہ اب تک تراجم قرآن کی تعداد 58 تھی اسال د کا اضافہ ہوا ہے اس طرح خدا کے فضل سے قرآن کریم کے 60 زبانوں میں تراجم شائع ہو چکے ہیں۔

21 زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں اس وقت ان کی نظر ثانی ہو رہی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مختلف کتب میں قرآن مجید کی مختلف آیتوں کی جو تفسیر رقم فرمائی تھی وہ آٹھ جلدوں میں علیحدہ طور پر شائع ہوئی تھی اسال مزید چار جلدیں شائع ہوئیں ہیں۔ اسی طرح 18 زبانوں میں 58 کتب اور فولڈرز تیار کر دائے گئے ہیں ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ 53 زبانوں میں چھپ چکی تھی۔ اس وقت مزید چار زبانوں میں اس کا ترجمہ کر دیا جا رہا ہے۔ اس طرح الوصیت رسالہ 9 زبانوں میں چھپ چکا ہے مزید اس کا 21 زبانوں میں ترجمہ کر دیا جا رہا ہے۔ تفسیر کبیر کا عربی زبان میں چار جلدوں میں ترجمہ شائع ہو چکا تھا اب پانچویں جلد شائع ہو چکی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ کی کتاب ہو میو پیٹھی کا انگریزی زبان میں ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا

حنیف احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ مختلف کتابوں میں سے اقتباسات لیکر تعلیم فہم قرآن کے نام سے ایک نہایت مفید کتاب شائع کی ہے۔

حضور نے بتایا کہ طاہر فاؤنڈیشن کے تحت بھی کچھ کام ہوا ہے گزشتہ سال خطبات طاہر کی جلد اول شائع ہوئی تھی جس میں 1982 کے خطبات شامل تھے اس وقت دوسری اور تیسری جلد شائع ہوئی ہیں جو 84-1983 سالوں کے خطبات پر مشتمل ہیں۔ اس طرح حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس شعبہ میں ہونے والے عظیم کاموں کا تفصیلی جائزہ لیکر بتایا حضور نے بتایا کہ دنیا کے مختلف ممالک میں 257 نمائشیں لگائی گئیں۔

الغرض حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مذکورہ تقریر میں اکناف عالم میں نہایت کامیابی سے چلنے والے تعلیمی مراکز۔ طبی مراکز۔ خدمت خلق وغیرہ مختلف امور کے بارے میں نہایت تفصیل سے روشنی ڈالی۔ گویا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کے اس عہد باسعادت میں عالمی سطح پر نہایت واضح رنگ میں خلافت احمدیہ کی برکات اور نعمتیں نازل ہوتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔

جب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ خلافت کے مسند پر متمکن ہوئے اسی کام کیلئے اپنی جماعت کو متوجہ فرماتے رہے ہیں۔ حضور اقدس نے اپنے اس عہد مبارک میں مغربی و مشرقی افریقہ ممالک۔ جرمنی۔ امریکہ کینیڈا وغیرہ ممالک میں فرمودہ دوروں میں اپنی جماعت کو عبادات کی طرف خاص طور پر متوجہ فرماتے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ان نہایت کامیاب اور بابرکت دوروں میں مختلف پروجیکٹس کی بنیادیں رکھیں۔ متعدد مساجد و مشن ہاؤسز وغیرہ عمارتوں کا افتتاح فرمایا۔ سب سے بڑھ کر اپنی جماعت کی تربیت اور عبادت کی طرف خاص طور پر توجہ فرما رہے ہیں۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی شدید خواہش کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اگلے سال 1905 میں انشاء اللہ تعالیٰ وصیت کے نظام کو قائم ہوئے سو سال ہو جائیں گے میری یہ خواہش ہے اور میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی

زندگیوں کو پاک کرنے کیلئے اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کیلئے شامل ہوں آگے آئیں اور اس ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار نئی وصایا ہو جائیں تاکہ کم از کم پچاس ہزار وصایا تو ایسی ہوں کہ جو ہم کہہ سکیں کہ سو سال میں ہوئیں تو ایسے مؤمن نکلیں کہ کہا جاسکے کہ انہوں نے خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔

(یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اور آپ کی خواہش کے احترام میں اسال سولہ ہزار سے زائد سعید روحوں کو وصیت کی توفیق ملی ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک)

آخر میں حضور دعا کرتے ہیں کہ ”پس میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان دونوں نظاموں سے (یعنی خلافت اور وصیت۔ ناقل) وابستہ رکھے جو ابھی تک نظام وصیت میں شامل نہیں ہوئے اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس میں حصہ لیکر دینی و دنیاوی برکات سے مالا مال ہو سکیں اور اللہ کرے کہ ہر احمدی ہمیشہ نظام خلافت سے اخلاص اور وفا کا تعلق قائم رکھے اور خلافت کی بقا کیلئے ہمیشہ کوشاں رہے اور اپنی تمام تر ترقیات کیلئے خلافت کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھے اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور اُن کو پورا کرنے کی توفیق دے اور سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے ہوئے ہم سب کا انجام بالخير فرمائے آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 29 جولائی 2005ء صفحہ 2)
خدا تعالیٰ نے سچے مومنین کی ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ ہمیشہ کہتے رہتے ہیں کہ سمعنا و اطعنا کہ ہم نے سن لیا اور اطاعت کی۔ اطاعت کا پہلا قدم سمنا ہے۔ پھر اطاعت ہے اگر ہم سننے کیلئے ہی تیار نہ ہوں تو پھر کس طرح اس پر عمل کر سکتے ہیں۔

لہذا ہر احمدی کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ وظیفہ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہے جب ہمارا ایمان ہے کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے تو دربار خلافت سے نکلنے والی ہر تحریک خدائی تحریک مان کر اس پر دل و جان سے عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Som Book Store

Contact for All Kinds of Education, Religious Books and Stationary, etc.
College Road Qadian-143516
Ph. 01872-220614Dt. Gurdaspur (Pb.) Ph. 01872-220614

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگولین کلاشہ 70001

دکان: 2248-5222, 2248-1652

2243-0794

رہائش: 2237-0471, 2237-8468

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

سونے و چاندی کی انگوٹھیوں کی اعلیٰ وراثتی

Alfazal Jewellers
Rabwah

اللہ بکاف
الیس عابدہ

افضل جیولرز ربوہ

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ فون 04524-211649, 04524-613649

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ادوا زکوٰۃ

(اپنی زکوٰۃ ادا کیا کرو)

منجانب

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے قادیان میں ورود مسعود کی یادیں

(محمد حمید کوثر ناظر تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

قادیان کی بنیاد جناب مرزا ہادی بیگ صاحب مرحوم نے 1530ء میں رکھی۔ اُس وقت اس کا نام اسلام پور رکھا گیا، لہذا تہجد کے مختلف مراحل طے کرتے ہوئے قادیان بن گیا۔ اس بستی نے اپنی عمر کے پونے پانچ سو سال میں اتنے انقلابات اپنی آغوش میں دیکھے ہیں کہ شاید ہی کسی اور بستی نے دیکھے ہوں۔

یہی وہ بستی ہے جس میں سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور اولیاء امۃ کی پیش خبریوں کے مطابق سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کی ولادت 13 فروری 1835ء کو ہوئی۔ اور یہاں سے ہی دشمنان اسلام کو، اسلام کے نابود کرنے کی سازش کا جواب ملنا شروع ہوا۔ اُن کو یہ احساس ہونے لگا کہ اُن کے خواب کبھی بھی شرمندہ تعبیر نہ ہو سکیں گے۔ بہر حال جماعت احمدیہ کے قیام کے بعد یہ بستی جو آہستہ آہستہ ایک شہر بن رہی تھی ”مرکز احمدیت کے نام سے شہرت اختیار کرتی چلی گئی۔ یہاں کے اسکول کالج، ہسپتال، صنعت و کارخانوں کی شہرت سارے پنجاب میں تھی۔ یہ شہر ترقیات کی منازل بڑی تیزی سے طے کرتا جا رہا تھا کہ 1947ء کا خونیں دور شروع ہوا۔ ملک کی تقسیم ہو گئی۔ ایک نیا ملک پاکستان دنیا کے نقشہ پر معرض وجود میں آ گیا۔ سارے پنجاب میں قتل و غارت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ قادیان کے گرد دنوار بھی اس سے محفوظ نہ رہ سکے۔ بالآخر 30 اگست 1947ء کو سیدنا حضرت امجد الموعود رضی اللہ عنہ قادیان سے ہجرت فرما کر لاہور اور پھر ربوہ تشریف لے گئے۔ احمدیوں کا قادیان سے ہجرت کا یہ سلسلہ چند ماہ جاری رہا اور آخری قافلہ 16 نومبر 1947ء کو روانہ ہوا، اور قادیان میں کم و بیش تین سو تیرہ درویش باقی رہ گئے۔ ان درویشان کرام نے ایک طرف تو قادیان میں سکونت و قیام کا حق ادا کیا۔ اور دوسری طرف حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی واپسی کا انتظار کرنے لگے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ”داغ ہجرت“ بھی قادیان سے ہجرت کے ذریعہ پورا ہوا، لفظ داغ میں شاید یہ اشارہ بھی تھا کہ یہ ”داغ“ جلد زائل نہیں ہوگا۔ جیسے زخموں کے مندمل ہونے کے بعد بھی داغ طویل عرصے تک باقی رہ جاتا ہے اُسی طرح ہجرت کے ”داغ“ کا عرصہ طویل ہو گا۔

چوالیس سال اور اٹھارہ دن کے طویل انتظار کے بعد 19 دسمبر 1991ء کو سات بجے شام وہ مقدس گھڑی آن پہنچی جب ”حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ

اللہ تعالیٰ“ نے سرزمین قادیان پر نزول فرمایا۔ الحمد للہ علی ذالک۔ آپ کم و بیش 22 دن قادیان میں مقیم رہے۔ اس دوران 4 سے 10 جنوری دہلی تشریف لے گئے۔ اور پھر قادیان تشریف لا کر اپنے بقیہ پروگرام کو مکمل فرمایا اور مورخہ 14 جنوری 1991ء کو اہل قادیان کو الوداع کہہ کر دہلی اور پھر لندن کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ نے اپنے قیام کے دوران جلسہ سالانہ کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر جو خطابات فرمائے اُن میں سے چند اقتباسات درج ذیل ہیں:

... قادیان آنے سے متعلق یہ پہلا سفر ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ جب دوبارہ خدا مجھے یہاں لے کے آئے گا اور آئندہ خلفاء کو بھی لے کے آئیگا اللہ بہتر جانتا ہے کہ ان آئندہ خلفاء کی راہ میری ہمیشہ کی آمد سے ہموار کر دی جائے گی یا یہ تو فیض کسی اور خلیفہ کو ملے گی۔ لیکن یہ تو مجھے کامل یقین ہے کہ جس خدا نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قادیان آخرین کا امام بنا کر بھیجا تھا۔ وہ ضرور اپنے وعدے سچے کر دکھائے گا۔ اور ضرور بالآخر خلافت احمدیہ اپنے اس دائمی مقام کو واپس لوٹے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قادیان واپسی کے متعلق کثرت سے الہام بھی ہوئے اور روایا اور کثوف بھی دکھائے گئے۔ ایک دفعہ ایک غیر احمدی دوست میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے کہا کہ تقسیم ہند کے وقت تک میں احمدیت کی طرف بہت ہی مائل تھا بلکہ میں شوقیہ قادیان ان لوگوں میں بھی حاضر ہوا جو آخری دنوں میں یہاں خدمت کر رہے تھے۔ لیکن بیعت نہیں کی تھی۔ تقسیم ہند کے بعد میرا ایمان اٹھ گیا۔ کیونکہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں کہیں یہ ذکر نہیں ملا کہ آپ کو قادیان چھوڑنا پڑے گا۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر ”داغ ہجرت“ سے آپ کو یہ پیغام نہیں بھی ملا اور آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ اس سے مراد شاید آخری رحلت ہو۔ دنیا سے عقبی کا سفر ہو۔ تو کبھی آپ نے یہ نہیں سوچا کہ قادیان سے جانے کا ذکر نہیں تو قادیان میں آنے کا کیوں اتنا ذکر ملتا ہے اور اس رنگ میں ملتا ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اسی بستی میں پیدا ہوئے یہاں بڑھے۔ یہاں نشوونما پائی۔ یہی احمدیت کا مرکز بنا اور آپ کو الہام اللہ تعالیٰ ایسے کر رہا ہے جیسے آپ قادیان سے باہر ہیں۔ اور وعدے کر رہا ہے کہ ضرور لے کر آئے گا۔ یہ حیرت انگیز مضنون ہے تمام الہامات میں قادیان آنے کے الفاظ نہیں ملتے۔ قادیان جانے کے الفاظ ملتے ہیں۔ حالانکہ جو شخص قادیان بیٹھا روایا

دیکھ رہا ہے اسکو یہ نظر آنا چاہئے تھا کہ میں باہر سے قادیان واپس آ رہا ہوں۔ یعنی میرا مقام قادیان ہے اور میں واپس لوٹ رہا ہوں۔ یہ نظر آنا چاہئے ایک بھی جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس طرح اس نقشے کو نہیں کھینچا بلکہ یہ اظہار فرمایا کہ میں قادیان جا رہا ہوں اور رستے میں روکیں ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے مختلف رنگ میں آپ کو آئندہ آنے والی خبریں عطا فرمائیں۔

ایک الہام تھا:

”مثنیٰ وثلاث وزباع“ جس کا لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ دو دو تین تین چار چار مرتبہ لیکن اسکے ساتھ اردو میں یہ الہام ہوا۔ ”اب تو امن اور برکت کے ساتھ اپنے گاؤں میں جائے گا اور میں تجھے پھر بھی یہاں لاؤں گا۔“

پس میں یقین رکھتا ہوں ایک ذرہ بھی مجھے اس میں شک نہیں کہ اس جلسے پر میری اور دور دور سے قدمیوں کی آمد اس الہام کی صداقت کی گواہ بن گئی۔ کیونکہ جو وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا گیا تھا۔ وہ آج حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس انتہائی عاجز اور ادنیٰ غلام کے حق میں پورا ہوا ہے۔ اور آپ سبھی خوش نصیب ہیں جو اس وعدے کو پورا کرنے میں مددگار اور شریک اور ممد اور انصار بن کر یہاں پہنچے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے اور خدا کا ہم کیسے شکریہ ادا کریں۔ جس نے یہ سعادت ہمیں بغیر کسی ظاہری حق کے ہمیں عطا فرمائی۔ کوئی فخری حق اسکے علم میں ہے تو وہی جانتا ہے میں تو جب اپنے حال پر نگاہ کرتا ہوں تو ہرگز اپنے آپ کو ان فضلوں کا مستحق نہیں پاتا اور خدا کی قسم اس میں کوئی جھوٹے عجز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں جانتا ہوں میں کون ہوں مجھے اپنی حیثیت کا علم ہے۔ ان فضلوں کو دیکھتا ہوں تو کہتا ہوں اے خدا میں کیا کروں تیرے لئے کس طرح ان کے شکر کا اظہار کروں۔ اظہار بھی میرے بس میں نہیں شکر ادا کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔

دیکھیں اللہ تعالیٰ نے یہی وعدہ فرمایا تھا۔ ”اب تو امن اور برکت کے ساتھ اپنے گاؤں میں جائے گا اور میں تجھے پھر بھی یہاں لاؤں گا۔“ جس کا مطلب ہے کہ پہلی واپسی عارضی ہوتی تھی اور امن کے ماحول میں ہوتی تھی۔ بعض احمدی باہر کے ملکوں میں پتہ نہیں کیسے ان خوابوں میں بے رہے گویا جس طرح فوج کشی ہوتی ہے اس طرح بڑی زور سے احمدیت کی فوج نعوذ باللہ من ذالک قادیان پر حملہ آور ہوگی اور فتح حاصل کرے گی اور اس طرح وہ پرانی تاریخ انہی لفظوں میں دہرائی جائے گی۔ جیسے بعض دفعہ پہلے

رو نما ہوئی ہے۔ یہ سب فرضی باتیں ہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ کیا مقدر تھا اور وہ یہی مقدر تھا فرمایا ”تو امن اور برکت کے ساتھ اپنے گاؤں میں جائے گا اور میں تجھے پھر بھی یہاں لاؤں گا۔ اب مضمون کو مثنیٰ وثلاث وزباع کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو پتہ چلتا ہے کہ ایک بار نہیں۔ دو دو تین تین چار چار بار آنا ہوگا اور بالآخر اللہ تعالیٰ کی وہ تقدیر ظاہر ہوگی کہ جب خلافت احمدیت اپنے دائمی مرکز قادیان کو واپس پہنچے گی۔

26 جولائی 1904ء کو یہ روایا ہوا اور انہماک کے روایا اور کثوف بھی وحی کا درجہ رکھتے ہیں۔ اس لئے اس روایا کی بڑی اہمیت ہے۔ آپ نے دیکھا کہ ”ہم قادیان گئے ہیں۔“ اب دیکھیں عجیب بات ہے قادیان رہتے ہیں اور دیکھا کہ قادیان گئے ہیں میں نے سب الہامات کا مطالعہ کیا ہے ایک بھی جگہ یہ نہیں لکھا کہ قادیان آئے ہیں بلکہ ہر جگہ گئے ہیں کا مضمون ہے جس کا مطلب ہے بہت لمبے عرصے سے باہر رہ رہے ہیں واپس آنے کی تمنا ہے پوری نہیں ہو رہی، دعائیں کرتے ہیں۔ اندھیرے رستے میں حائل ہیں اور پھر خدا تو فیض عطا فرمادیتا ہے کہ قادیان گئے ہیں۔

فرمایا:

”اپنے دروازے کے سامنے کھڑے ہیں۔ ایک عورت نے کہا السلام علیکم اور پوچھا کہ راضی خوشی آئے۔ خیر و عافیت سے آئے۔“

جب میں یہاں آیا تو بعض اسی قسم کی کثرت سے آوازیں اٹھ رہی تھیں۔ السلام علیکم خیریت سے پہنچے۔ راضی خوشی آئے راضی خوشی کا لفظ تو مجھے یاد نہیں لیکن خیریت سے پہنچے اس قسم کے کلمات خیر بار ہا عورتوں کی آواز میں میرے کان میں پہنچتے تھے۔ ہر دفعہ میری روح خدا کے حضور سجدے کرتی تھی۔ کہ خدا نے ہمیں وہ دن دکھایا جسکے وعدے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے آج سے تقریباً نوے برس پہلے کئے گئے تھے۔ بہت سے ایسے الہامات ہیں میں ان کا ذکر چھوڑتے ہوئے چند ایک کا ذکر کر دیتا ہوں۔

”میں کسی اور جگہ ہوں اور قادیان کی طرف آنا چاہتا ہوں۔ ایک دو آدمی ساتھ ہیں کسی نے کہا راستہ بند ہے۔ ایک بڑا بحر زار چل رہا ہے۔ میں نے دیکھا کہ واقع میں کوئی دریا نہیں بلکہ ایک بڑا سمندر ہے اور پیچیدہ ہو ہو کر چل رہا ہے جیسے سانپ چلا کرتا ہے۔ ہم واپس چلے آئے کہ ابھی راستہ نہیں۔ اور یہ راہ بڑا خوفناک ہے۔“

یہ واقعہ بھی گذر چکا ہے اس سے پہلے صد سالہ جشن کے موقع پر بھی ہمیں یہی تمنا تھی۔ جائزے لئے گئے تو تمام طرف سے خود قادیان والوں نے بھی یہی لکھا کہ ابھی حالات سازگار نہیں ہیں اور حالات خطرناک ہیں۔ پنجاب میں بھی امن نہیں ہے اس لئے آپ نہ تشریف لائیں حالانکہ میری دلی خواہش

یہ تھی کہ میں آؤں۔ تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ رویا بھی بڑی شان کے ساتھ پورا ہو چکا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہام فرمایا:

”إِنَّ السَّيِّئَ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأْدِكَ إِلَىٰ مَعَادٍ“ جس خدا نے قرآن کریم پر عمل کرنا تیرے لئے فرض قرار دیا ہے وہ لازماً تجھے اپنے معاد کی طرف اس آخری مستقل قیام گاہ کی طرف واپس لے کر آئے گا۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اَتِیْکَ نَفْعًا۔ یَا نَبِیَّکَ نَضْرِبُ نَبْیَیْ اِنَّا الْوَحْمَنُ ذُو الْمَجْدِ وَالْعَلِیُّ پھر آپ کو الہام ہوا: وَقُلْ رَبِّ اَوْخِلْنِیْ مَدْخَلَ صِدْقٍ اور کہہ لے میرے رب مجھے نیک طور پر (دوبارہ مکہ میں) داخل کر یہ ترجمہ جو ہے چونکہ لکھنے والے نے تفسیر صغیر سے لیا ہے اس لئے یہاں لفظ مکہ کا لکھا گیا ہے۔ قرآنی دعائیں نہ صرف یہ کہ مکہ کا ذکر نہیں بلکہ جس مقام کا ذکر ہے وہ کوئی ظاہری مقام نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک مرتبے کا ذکر ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیب ہونا تھا۔ لیکن اس کی ذیل میں ظنی طور پر مکہ کا ذکر شامل ہے۔

مؤرخہ 28 دسمبر 1991ء کو اپنے اختتامی خطاب میں آپ نے تمام مذاہب کی مقدس کتب کے حوالہ جات پیش کئے، جس میں ایک خدا کی عبادت اور انسان کو انسان سے محبت کرنے کی تعلیم دی گئی تھی۔ تقریر کے آخر میں آپ نے برصغیر میں بسنے والی اقوام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

”میں آپ کی بزرگ کتابوں کے حوالے سے آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ وقت ہے کہ جلد ایک دوسرے سے محبت کے تعلق جوڑ لو اور نفرتوں کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ لو، ورنہ اس دنیا میں تم زندگی کے فیشن سے دور جا پڑو گے، ایسے انقلابات برپا ہو چکے ہیں جس کا میں نے آغاز میں ذکر کیا تھا۔ جن کے نتیجے میں مغربی طاقتیں ایک نئی شان کے ساتھ اور نئے یقین کے ساتھ اور ایسے عزم کے ساتھ دنیا پر قبضہ کرنے والی ہیں کہ جس کے بعد کمزور ملکوں کے تصور میں بھی نہیں آسکتا کہ کس طرح ان سے وہ چھٹکارا حاصل کریں۔ یہ طاقتیں اگرچہ عوام کی مزاج کی پوری طرح منظر ہوں یا نہ ہوں لیکن مغربی سیاست بحیثیت ایک سیاست کے اسی طرح ابھر رہی ہے اور انہی رستوں پر چل پڑی ہے کیونکہ بد نصیبی سے اس سیاست کی باگ ڈور آج امریکہ کے ہاتھ میں ہے اور امریکہ تکبر کے آخری مقام تک جا پہنچا ہے۔ جس کے بعد پھر تنزل کا آغاز شروع ہو جایا کرتا ہے۔ دیکھئے کہ ہم غریب ملکوں کے بجٹ زیادہ تر اپنے دفاع کے لئے خرچ کر رہے ہیں۔ دفاع کس کے خلاف، ایک اور غریب ملک کے خلاف اور وہ غریب ملک اپنے بجٹ کا زیادہ حصہ اپنے دفاع کے لئے تیار کر رہا ہے۔ اور خطرہ ہر ایک کو دوسرے سے ہے۔ اس بے چینی کی حالت میں آپ کے عوام کیسے

زندگی کے دن گزار سکتے ہیں، جس قوم کی دولت کی بھاری اکثریت ایک دوسرے کا خون چوسنے کے لئے آلات خریدنے میں خرچ ہو جائے۔ اس قوم کے غریب عوام کو کون خون دے گا۔ جب جنگیں ہوں گی تو غریب کا خون ہی ہے جو دوبارہ جنگوں میں جھونکا جائے گا۔ یہ سیدھی سی بات ہے یہ کھلا کھلا مسئلہ ہے۔ اسے کیوں آج قومیں نہیں سمجھتیں اسے کیوں آج قوموں کے سربراہ نہیں دیکھتے۔“ (اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 1991ء)

مؤرخہ 3 جنوری 1991ء کو آپ نے درویشان کرام کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”جہاں تک منصوبوں کا تعلق ہے ان کو تفصیل کے ساتھ سمجھا دیا گیا ہے کہ کس طرح منصوبے بنائے ہیں۔ کس طرح ان پر عمل درآمد کرنا ہے۔ ان کو یقین دلادیا گیا ہے کہ اگرچہ ظاہری طور پر آپ غریب ہیں اور بڑے بڑے امید افزاء اور تنہاؤں سے بھرپور منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کی طاقت نہیں رکھتے لیکن کھلے دل کے ساتھ خوب منصوبے بنائیں اور بالکل پرواہ نہ کریں کہ ان پر کیا خرچ آتا ہے۔ عالمگیر جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے غریب نہیں ہے۔ اور ساری عالمگیر جماعت احمدیہ آپ کی پشت پر کھڑی ہے۔ تمام عالمگیر جماعت احمدیہ ہمیشہ قادیان کی ممنون احسان رہے گی۔ اور ان درویشوں کی ممنون احسان رہے گی جنہوں نے بڑی عظمت کے ساتھ بڑے صبر کے ساتھ بڑی وفا کے ساتھ اس امانت کا حق ادا کیا جو ان کے سپرد کی گئی تھی اور لمبی قربانیاں پیش کیں۔ اس لئے اب کوئی خوف نہیں آپ کو کوئی کمی نہیں۔ اللہ کے فضل کے ساتھ جتنے مفید کارآمد منصوبے آپ بنا سکتے ہیں اور ان پر عمل کر سکتے ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ ان کی تمام ضرورتیں عالمگیر جماعتیں پوری کریں گی اور میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان اس لحاظ سے بہت حد تک نظر انداز ہوتا رہا ہے۔ اس میں ہم سب کا قصور ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائے۔

(خطبہ جمعہ بمقام مسجد اقصیٰ قادیان)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے سفر قادیان کی برکات کا خلاصہ

اللہ تعالیٰ کے نیک بندے جب کسی زمین پر اپنے مبارک قدم رکھتے ہیں تو اس زمین کی برکتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کی فضا میں ان کی سانسوں سے بابرکت بن جاتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی آمد سے بہت پہلے مشرقی پنجاب کے رہنے والے دہشت گردی اور ہولناک فسادات کی مصیبتیں برداشت کر رہے تھے۔ سینکڑوں لوگ مارے گئے، ہزاروں بچے یتیم ہو گئے، سینکڑوں عورتیں بیوہ ہو گئیں۔ حکومت اور دوسری تنظیمات نے اس کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کی مگر سب بے سود ثابت ہوئیں۔ پنجاب میں رہنا، سفر کرنا دشوار ہو

گیا تھا۔ سینکڑوں لوگ پنجاب چھوڑ کر دوسرے صوبوں میں چلے گئے تھے۔

ایسے خوفناک حالات میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ پنجاب اور قادیان تشریف لائے۔ آپ نے اس مقدس صوبہ میں قیام امن کے لئے خصوصی دعائیں کیں، اپنی تقاریر میں لوگوں کو سمجھایا، بہت سے لوگوں نے آپ کی تقاریر کو براہ راست سنا بہت سے ٹی وی ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ سنا، اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو سنا، اور پنجاب کی فضاء آہستہ آہستہ پرامن ہونے لگی۔ اور آپ کے سفر کے چند ماہ بعد پنجاب کا امن بحال ہونے لگا۔ اس کی رونق و خوشیاں واپس آنے لگیں۔

آپ کی آمد کی اس برکت کا اعتراف غیر مسلم حضرات بھی کیا کرتے تھے۔

(۲) حضور رحمہ اللہ جب قادیان تشریف لائے تھے، تو آپ نے انتہائی دکھ اور افسوس کا اظہار فرمایا تھا کہ قادیان کے باشندگان کو علاج و معالجہ کی سہولیات مہیا نہیں ہیں۔ یہ آپ نے ایک معیاری اور جدید طبی آلات سے آراستہ ہسپتال تعمیر کرنے کا منصوبہ جماعت کے سامنے پیش کیا۔ اور اس منصوبہ کے مطابق قادیان کے وسط میں ریتی چھلک کی زمین پر ایک بہت بڑا ہسپتال تعمیر ہوا۔ اور اس کی تعمیر پر کروڑوں روپیہ خرچ ہوا۔ الحمد للہ اس جلسہ سالانہ سے یہ اپنا کام شروع کر دے گا۔

(۳) حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے قادیان اور ہندوستان کے مختلف مقامات پر ہومیو پتھی ڈسپنسریاں قائم کروادیں۔ جس سے ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی ہر مذہب و فرقے کے مریضوں کو مفت دوا کی دی جاتی ہے۔ اور ماہرین اس کا بلا معاوضہ علاج کرتے ہیں۔ اب تک ہزاروں لوگوں نے ان ڈسپنسریوں سے علاج کروایا اور شفا یاب ہوئے۔

(۴) اس کے علاوہ قادیان اور ہندوستان کے افراد جماعت کو بیکاری کا سامنا تھا۔ آپ نے قادیان میں متعدد صنعتوں کے قیام کے منصوبے جماعت کے سامنے رکھے۔ بیرون ہند سے بعض ماہرین قادیان آکر نو جوانوں کو بجلی صنعت سے متعلق تربیت دیتے رہے۔ تاکہ بجلی آلات تیار کر کے اپنے روزگار کا سامان کر لیں۔ نیز نو جوانوں کو آسان شرطوں پر قرضے اور امداد دی گئی تاکہ ہر نو جوان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے۔

(۵) قادیان میں افراد جماعت کو قلت مکانیت کا سامنا تھا۔ آپ نے بیوت الحمد کالونی اور کثیر تعداد میں نئے مکانات تعمیر کروانے کا منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا۔ الحمد للہ بہت حد تک اس مشکل کا ازالہ بھی ہو گیا ہے۔

(۶) مجلس خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ کے لئے جدید دفاتر اور عمارتوں کی تعمیر بھی آپ ہی کی توجہ کے نتیجے میں پایہ تکمیل تک پہنچ سکیں۔ ہر سہ تنظیمات کے اراکین ان سے استفادہ کر رہے

ہیں۔

(۷) ہندوستان میں وسیع پیمانے پر دعوت الی اللہ کا کام شروع ہوا۔ ہر صوبے میں متعدد مساجد اور مراکز جماعت تعمیر ہوئے۔ اور ایک جدید دینی ادارے ”جامعۃ البشرین“ کا اجراء ہوا۔ جس میں تین سالہ نصاب مقرر کیا گیا۔ یہاں سے فارغ التحصیل معلمین تعلیم و تربیت کے فرائض انجام دینے لگے۔

(۸) ہندوستان کی ہر معروف زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کر دیا گیا۔ اور ہندی، گوجری، کشمیری، بنگالی، اڑیہ آسامی، تامل، ملیالم، گجراتی، مراٹھی، تیلگو، نیپالی، زبانوں میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ہر اہل زبان کے مطالبہ پر اس کا مطلوبہ ترجمہ قرآن مجید فراہم کیا جاتا ہے۔

(۹) احمدیہ مسلم ٹیلی ویژن سے استفادہ کے لئے ہر ممکن کوششیں کی گئیں۔ ڈشیں لگوائی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان کی اکثر جماعتوں میں ایم ٹی۔ اے۔ سے استفادہ کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی برکتیں ہیں۔ مگر حسب گنجائش اسی پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

اس مضمون کے آخر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایا کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جو آپ نے اپنی خلافت سے بہت قبل دیکھی تھی۔ وہ روایا درج ذیل ہے:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”میں نے دیکھا کہ میں مسجد مبارک ربوہ میں جاتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ وہاں ایک بہت بڑی تقریب ہو رہی ہے جس میں تمام انبیاء علیہم السلام شامل ہیں۔ مجھے طبعی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش ہوتی ہے کہ ایسی عظیم الشان تقریب جس میں تمام انبیاء جمع ہیں تو اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ضرور ہونگے چنانچہ میرے دل میں طبعی خواہش ہے کہ میں آپ کو دیکھوں مگر مجھے بتایا جاتا ہے کہ اس دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نمائندگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کر رہے ہیں۔ اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لائے۔ وہاں میں حیران ہوں کہ جماعت میں سے مجھے کیوں نمائندگی ملی ہے اور میرے علاوہ اور کسی کو نہیں ملی۔ پس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تلاش کرنے لگتا ہوں اور ان انبیاء سے بھی ملتا ہوں۔

یہ ایک عجیب خوشی کا ماحول ہے اور اس مجلس میں ایک عجیب شان و درباری ہے کہ جو دنیا میں کہیں اور دکھائی نہیں دیتی۔ سارے انبیاء ایک دوسرے سے مل رہے ہیں۔ جیسے خوشی کی تقریب میں ایک دوسرے سے ملا جاتا ہے۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تلاش کرتا ہوں اور کوئی سوال کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجھے مسجد مبارک کے مشرقی برآمدہ کے بیرونی در کے قریب مل جاتے ہیں اور یہ محسوس کر کے کہ میں سوال کرنا چاہتا ہوں

خلافت خامسہ کے بارہ میں

انتخاب خلافت سے قبل دکھائی جانے والی مبشر خوابیں

(عطاء الحبيب راشد۔ امام مسجد فضل لندن)

اللہ تعالیٰ نے آیت استخفاف میں مومنوں کو یہ بشارت دی ہے کہ جب تک وہ اعمال صالحہ کے اعلیٰ معیار کو قائم رکھیں گے، وہ انہیں خلافت کے انعام سے نوازتا رہے گا۔ اس آیت کریمہ میں اس بات پر خاص زور دیا گیا ہے کہ خلیفہ کا انتخاب اللہ تعالیٰ خود فرمائے گا۔ اگرچہ مومنین کو اعزاز کے طور پر یہ موقعہ دیا جاتا ہے کہ وہ انتخاب کے وقت اپنی رائے کا اظہار کریں، لیکن اس حقیقت میں ذرا بھی شک نہیں کہ اس وقت مومنین کے دل اللہ تعالیٰ کے قادرانہ تصرف کے تابع اسی شخص کا انتخاب کرتے ہیں جو دراصل خدا تعالیٰ کی نظر میں پہلے سے منتخب ہو چکا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا جماعت مومنین پر یہ بھی احسان ہے کہ وہ ان کے دلوں کی تقویت اور ایمانوں کے اضافہ کی خاطر وقت سے پہلے بھی بعض مومن مردوں اور عورتوں بلکہ بچوں کو بھی اپنے اس فیصلہ سے وضاحتاً یا اشارۃً آگاہ فرما دیتا ہے تا وہ اس خدائی تقدیر کے بالآخر حقیقت ظاہر ہونے پر اس بات کے گواہ ٹھہریں اور یہ سب امور باقی مومنین کے لئے از دیاد ایمان کا موجب ہوں۔ ایسے خوش قسمت افراد کا ہمیشہ یہ طریق رہا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ملنے والے اس علم کو کبھی بھی وقت سے پہلے برملا ظاہر نہیں کرتے بلکہ اس کو ایک مقدس امانت سمجھتے ہوئے اسے اپنے سینوں تک یا اپنے قریب ترین چند افراد تک محدود رکھتے ہیں۔ اور یہی صحیح طریق ہے۔

خلافت خامسہ کے بابرکت دور کے آغاز سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے سبکدوش احباب و خواجہان اور بچوں کو خلافت خامسہ کے بارہ میں بہت واضح خوابیں دکھائیں۔ ان میں سے بطور نمونہ انتخاب کردہ چالیس ایمان افروز خوابیں احباب جماعت کے از دیاد ایمان کے لئے پیش خدمت ہیں۔ (۱)

جرمنی سے مکرم مقصود الحق صاحب ابن مکرم مولانا ابوالنیر نور الحق صاحب مرحوم نے ۲۸۔ اگست ۲۰۰۳ کو لکھا:

”کفرم کرنے کی خاطر آج میں نے اپنی امی کو فون کیا تھا انہوں نے بتایا کہ تمہارے ابا کی وفات (۳۰ دسمبر ۱۹۹۵) سے دو تین سال قبل کی بات ہے کہ صبح سویرے اچھے پرانہوں نے بتایا کہ میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ ایک کمرہ جسے ہمیں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد ایک دائرے کی شکل میں بیٹھے ہوئے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ تشریف لاتے ہیں انکے

ہاتھ میں دو بار ہیں ایک بڑا ہار ہے ایک چھوٹا ہار ہے۔ آپ دائرے میں بیٹھے ہوئے تمام افراد پر نظر ڈالتے ہیں اور بڑا ہار صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کے گلے میں ڈال دیتے ہیں اور چھوٹا ہار خاندان کے ایک اور بزرگ جو بڑی عمر کے ہیں کے گلے میں ڈال دیتے ہیں۔

یہ خواب بیان کر کے تمہارے ابا نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان دونوں وجودوں سے اپنے دین کے لئے اہم کام لے گا انہوں نے کہا کہ میں نے یہ خواب تمہارے سامنے اس لئے بیان کیا ہے کہ خدا جانے اس وقت میں موجود ہوں یا نہ ہوں۔ میری امی نے کہا ہے کہ خواب کو بیان کرتے ہوئے الفاظ میں تو فرق ہو سکتا ہے لیکن اس کا مفہوم یہی تھا۔“

(۲)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے مکرم اکرام اللہ صاحب چیمہ۔ جرمنی لکھتے ہیں:

”غالباً ۱۹۹۹ میں خاکسار نے دیکھا کہ آپ ہمارے گھر واقع ربوہ میں تشریف لائے ہیں اور آپ نے حضور والی پگڑی پہن رکھی ہے اور لباس بھی حضور والا ہے، میں آپ کو حضور کر کے مخاطب ہوتا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ حضور آپ اکیلے ہی آگئے، کوئی باہر گارڈز ساتھ نہیں، پھر میں پوچھتا ہوں کہ حضور یہ کیسے ہو گیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ میرے اللہ کا فضل ہے جو مجھ پر ہوا ہے، تھوڑی دیر کیلئے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے آپ کی روح اللہ کا شکر ادا کرنے آسمان پر چلی گئی ہے۔ میں آپ کو بازو سے پکڑ کر ہلاتا ہوں، تو پھر آپ کو ہوش آگئی ہے پھر آپ چلنے لگتے ہیں۔“

خواب کے دوران آپ کا نام مجھے بتایا گیا ”مسرور احمد“ اس سے پہلے میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا تھا، پھر جب میں ربوہ دس سال کے بعد گیا تو آپ کو دیکھا خدا کی قسم بالکل آپ وہی تھے۔ خواب میں میں نے آپ کے چہرے پر اتنا نور دیکھا جس کی مثال اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔“

(۳)

مکرم شیخ عمر احمد منیر صاحب ابن مکرم شیخ نور احمد منیر صاحب مرحوم راولپنڈی لکھتے ہیں: ”میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر یہ عرض کرتا ہوں دسمبر ۱۹۹۹ میں خاکسار نے ایک خواب دیکھا جو درج ذیل ہے:

”دسمبر ۱۹۹۹ میں اسلام آباد (پاکستان) کی مسجد میں داخل ہوا ہوں اور میں دیکھتا ہوں کہ ایک بڑے کمرے کے باہر ابوبی صاحب (جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی گاڑی چلایا کرتے تھے) کھڑے ہیں

میں ان سے کہتا ہوں کہ سب لوگ نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں! وہ کہتے ہیں میں آنے والے خلیفۃ المسیح کا پہرہ دے رہا ہوں۔ میں ان سے کہتا ہوں مجھے بھی تو دیکھنے دیں نئے خلیفۃ المسیح کون میں میرے مسلسل اصرار پر وہ حامی بھرتے ہیں اور وعدہ لیتے ہیں کہ تم کسی کو بتاؤ گے نہیں۔ جب میں کمرے میں داخل ہوتا ہوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد تشریف فرما ہیں اور اس کے ساتھ میری آنکھ کھل جاتی ہے۔“

(۴)

مکرم امۃ النصیر منیر صاحبہ محلہ والٹرو وسطی۔ ربوہ نے لکھا:

”۱۹۹۹ اس ماہ کا ذکر ہے جب حضرت صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب (اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے) کو بد نصیبوں نے شہید کر دیا۔

دیکھتی ہوں کہ ایک کمرے میں داخل ہوئی ہوں وہ کمرہ نہیں بلکہ بہت بڑا ہال ہے۔ دروازے سے دو چار قدم اندر گئی ہوں تو کھڑی ہو کر دیکھ رہی ہوں کہ خلیفۃ المسیح الرابعی اردو کلاس لے رہے ہیں آپ کا رخ دروازے کی طرف ہے۔ اتنے میں باہر سے مجھے آواز پڑی ہے میں نے پلٹ کر دیکھا کہ کون ہے لیکن کوئی نظر نہیں آیا تو میں دوبارہ حضور ایدہ اللہ کو دیکھنے لگی ہوں تو یہ دیکھتی ہوں کہ حضور ایدہ اللہ غائب ہو گئے ہیں اور کرسی پر ایک درمیانی عمر کے شخص تشریف فرما ہیں۔ میں بڑے غور سے دیکھنے جا رہی ہوں۔ اچھی طرح دیکھنے کے بعد میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

پیارے آقا! میں نے اپنا خواب کسی کو نہیں سنایا اور اللہ تعالیٰ کے حضور بار بار دعائیں اور تریہ و تزاری کی کہ اللہ میاں وہ شخص کون تھا مجھے تو نے چہرہ دکھا دیا میں تو جانتی نہیں وہ کون ہیں؟ نام کیا ہے؟

میں اپنے حلقہ کی مہرات کو احمد نگر حضور ایدہ اللہ کے باغات میں جانے کے لئے چلی (اجازت نامہ) لینے امیر مقامی کے دفتر کے اندر داخل ہوئی۔ پیارے آقا! اس وقت جب آپ نے مجھے مخاطب کرنے کے لئے چہرہ اٹھایا تو میں سر سے پاؤں تک پسینے سے شرابور۔ کہ یہ تو وہی چہرہ ہے جو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔“

(۵)

مکرم ناصر محمود احمد صاحب اپنے خط مورخہ ۱۰ مئی ۲۰۰۳ میں لکھتے ہیں:

”آج سے قریب دو سال قبل جب خاکسار گئی کناکری میں ملازم تھا تو ایک رات خواب میں دیکھا

کہ ایک بہت بڑی تصویر جو کہ لکڑی کے فریم میں ہے ایک صاحب اٹھائے ہوئے مجھے دکھاتے ہیں۔ تصویر میں ایک شخص پگڑی میں ملبوس کھڑا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ یہ کون ہے تو آواز آتی ہے کہ یہ اگلے خلیفہ ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ ان کا نام کیا ہے تو آواز آتی ہے مرزا مسرور احمد۔ اگلے روز صبح میں نے اس خواب کا ذکر مولانا خوشی محمد شاہ کرملیج گئی کناکری سے کیا۔ آپ نے کہا کہ اس خواب کا ذکر کسی سے نہ کریں جب تک ایسا ہونا جائے۔ مگر خلیفۃ الرابعی کی وفات پر قبل از انتخاب میں نے یہ خواب اپنی والدہ کو سنا دی تھی۔“

(۶)

مکرم امۃ المنصور صاحبہ والعلوم شرقی ربوہ اپنے خط مورخہ ۲۱ جنوری ۲۰۰۳ میں بیان کرتی ہیں:

”میں اپنی ایک خواب کا ذکر کرنا چاہتی ہوں جو میں نے ۲۳ اپریل ۲۰۰۲ کو دیکھا تھا۔ میں خواب میں دیکھتی ہوں کہ میں خطبہ سن رہی ہوں جو خلیفۃ المسیح الرابعی دے رہے ہیں۔ اور اچانک غائب ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی جگہ آپ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خطبہ دینا شروع کر دیتے ہیں۔ اور میں جب خطبہ سن بیٹھتی ہوں تو میں اکیلی ہوں اور جب حضور خلیفۃ المسیح الرابعی غائب ہوتے ہیں تو میں دیکھتی ہوں کہ میرے سامنے بہت زیادہ عورتیں بیٹھی ہیں تو میں ان سے پوچھتی ہوں کہ یہ کیا ہو گیا ہے کہ ابھی تو خلیفہ الرابعی خطاب فرما رہے تھے۔ اب یہ کون خطاب فرما رہے ہیں۔ وہ عورتیں مجھے بتاتی ہیں کہ آپ کو نہیں پتہ یہ مرزا مسرور احمد صاحب ہیں جو ہمارے خلیفہ ہیں۔ یہ خواب میں نے ۲۵ اپریل ۲۰۰۲ کو اپنے گھر جا کر اپنی لڑن کو سنائی تو اس نے کہا تمہارے پاس یہ خواب اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ یہ اب کسی کو نہیں سنائی۔“

(۷)

مکرم ڈاکٹر ہارون شریف رندھاوا۔ واہ کینٹ ضلع راولپنڈی اپنے خط مورخہ ۲۵ اپریل ۲۰۰۳ میں بیان کرتے ہیں:

”خاکسار حضور کی خدمت میں اپنی ایک خواب پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہے جو کہ خاکسار نے قریباً ایک سال قبل کا مہرہ قیام کے دوران دیکھی تھی۔ تفصیل اس خواب کی یوں ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ ایک ملاقات کرنے والا سادہ سا کمرہ ہے جس کے وسط میں لکڑی کی ایک بڑی میز (کانفرنس ٹیبل) ہے اس میز کے صرف ایک طرف کرسیاں لگی ہوئی ہیں جن میں سے ایک پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی رحمہ اللہ تھیں مسند نشین ہیں ان کے آگے اور بھی کوئی سات یا آٹھ کے قریب کرسیوں پر کچھ بزرگ افراد بیٹھے ہوئے ہیں جن کے سروں پر بھی پگڑیاں ہیں۔ افراد جماعت نظر بنا کر باری باری اندر آ رہے ہیں اور حضور سے مصافحہ کر رہے ہیں۔ خاکسار حضور سے مصافحہ کرنے سے پہلے جو نئی نگاہ اوپر کرتا ہے تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی بجائے آپ یعنی صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب سر پر پگڑی باندھے

اسی کرسی پر جلوہ افروز ہیں اور افراد جماعت آپ ہی سے مصافحہ کر رہے ہیں۔ اسکے بعد خاکسار بیدار ہو گیا خاکسار نے بطور سند و امانت صبح اٹھ کر ساری خواب اپنی اہلیہ کو سنائی تھی۔

(۸)

مکرم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت کبابر فلسطین نے عربی زبان میں اپنے خط محررہ ۲۸ مئی ۲۰۰۵ میں جو تحریر کیا اس کا ترجمہ یہ ہے: ”مئی ۲۰۰۲ میں میں نے ایک فلسطینی دوست سے رابطہ کر کے کہا امسال آپ بھی جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل ہوں انہوں نے کہا کہ میں استخارہ کر کے بتاؤں گا۔ چند دن کے بعد انہوں نے بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں لندن گیا ہوں اور خلیفہ وقت سے ملاقات بھی ہوئی ہے لیکن حضرت مرزا طاہر احمد صاحب سے نہیں بلکہ کوئی اور خلیفہ ہیں اور اس دوست (امجد کھیل) نے اس خلیفہ کا حلیہ بیان کرنا شروع کر دیا کہ انکی داڑھی چھوٹی ہے آنکھیں اس طرح کی ہیں وغیرہ۔ میں نے کہا میں یہ نہیں سننا چاہتا لیکن مجھے سمجھ آگئی کہ شاید حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کی وفات کی طرف اشارہ ہے۔ بہر حال میں اس خواب کو بھول گیا۔

جب اپریل ۲۰۰۳ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کی وفات ہوئی اور مکرم عطاء المجیب راشد نے خاکسار کو فون کے ذریعہ انتخاب خلافت کبھی کے ممبر ہونے کی اطلاع دی تو اس بھاری ذمہ داری کے احساس سے مجھے تو جان کے لالے پڑ گئے بہت دعائیں کی اور کروائیں۔ جب لندن پہنچے اور مغرب و عشا کی نمازوں کے بعد جب انتخاب کیلئے مسجد میں داخل ہونے کی غرض سے قطار ہا کر کھڑے تھے تو میں نے اپنے پیچھے دیکھا کہ جس شخصیت کو خلیفہ بننے کیلئے میں دوت دینا چاہتا تھا وہ شخصیت میرے پیچھے کھڑی ہے میں نے اپنے دل میں کہا کہ جسکو میں خلیفہ کیلئے دوت دینا چاہتا ہوں یہ نامناسب لگتا ہے کہ میں اسکے آگے کھڑا ہوں لہذا اس قطار سے نکل کر آخر پر آ گیا۔ اس وقت دو آدمی آئے ایک چوہدری حمید اللہ صاحب تھے جبکہ دوسری شخصیت کو میں نہیں جانتا تھا لیکن ایک برقی چمک کی سی تیزی سے وہ شخصیت میرے دل میں اتر گئی اور میں سوچنے لگا کہ یہ آخر ہیں کون اور اس سوچ کا عالم یہ تھا کہ مجھے یوں محسوس ہوا کہ شاید میں مسجد میں داخل ہونے سے قبل ہی مر جاؤں گا۔

دوران اجلاس مرزا مسرور احمد صاحب کو دیکھ کر میں نے کہا کہ یہ تو وہی ہیں جن کی صورت برق رفتاری سے میرے دل میں اتر چکی ہے۔ لہذا وقت انتخاب میں نے انہی کے لئے دوت دینے کو ہاتھ کھڑا کیا تو دیکھا اکثریت نے انہی کو دوت دیا ہے۔ یوں غم کی کیفیت جاتی رہی اور ایسی خوشی نصیب ہوئی کہ مجھے زندگی میں ایسی خوشی کوئی نہیں ملی۔ واپسی پر فلسطین میں مکرم حانی طاہر کے گھر مکرم امجد کھیل سے ملاقات ہوئی جسکے گھر ایم ٹی اے نہیں تھا اور انہوں نے ابھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر نہیں دیکھی تھی اس ملاقات

میں میں نے انکو حضور کی تصویر دکھائی تو انہوں نے بے ساختہ کہا کہ یہ تو وہی ہیں جن سے میں نے روایا میں ملاقات کی تھی۔ حتیٰ کہ کوٹ اور کرسی بھی وہی ہیں۔

اب میں تمام منافقین کو کہتا ہوں کہ اگر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کو خدا نے خلیفہ نہیں بنایا تو بتائیں کہ کس نے قبل از وقت مکرم امجد کھیل کو انکی صورت دکھا دی اور کس نے مجھے قطار سے نکل کر پیچھے جانے پر مجبور کیا اور مجھے وہ صورت دکھا دی جو میرے دل میں اتر گئی جس کو میں جانتا تک نہ تھا۔“

(۹)

مکرم محمد عبداللہ پیر صاحب آف جرمنی حضور انور کے نام اپنے مکتوب میں دو خوابوں کا ذکر کرتے ہیں: ”حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کی وفات سے چند ماہ پہلے خاکسار پاکستان جانے لگا تو رات کافی دیر تک سامان پیک کرتا رہا۔ پریشانی تھی سو نہیں سکا۔ تھوڑی دیر کے لئے لیٹا تو آنکھ لگ گئی۔ تو دیکھا کہ ایک بہت بڑا کمرہ ہے اس میں سب سے اوپر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بہت خوبصورت تصویر لگی ہوئی ہے اور بڑی ترتیب سے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا میاں مسرور احمد صاحب کی تصویر لگی ہوئی ہے۔ پھر میں دیکھ کر درود شریف پڑھنے لگتا ہوں۔ اور دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں صاحب کی تصویر سے ایک بہت بڑی لائٹ نکل رہی ہے۔ پھر جب میں بڑی توجہ سے دیکھتا ہوں کہ تصویر ہے یا حضرت میاں صاحب آپ کھڑے ہیں آگے تصویر ہلتی ہے تو کہتا ہوں یہ تو میاں صاحب آپ خود ہیں تو یہ حالت جاتی رہی۔ بڑے زور زور سے درود پڑھ رہا تھا۔“

☆ ”حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کی وفات کے ایک دن بعد میری بیٹی مریم عمر ۱۳ سال نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفہ بن گئے ہیں۔“

(۱۰)

مکرم بھشر احمد صاحب طاہر مربی ضلع لودھراں پاکستان اپنے خط محررہ ۲۸ اپریل ۲۰۰۳ء میں تحریر کرتے ہیں: ”فردی ۲۰۰۳ء کی آخری تاریخ میں میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی وفات پا گئے ہیں۔ خواب میں ہی مجھے اتنا غم تھا روئے جلا جا رہا تھا اور ظاہری آنسو بھی محسوس کر رہا تھا۔ کچھ دیر بعد روئے روئے میں کہہ رہا تھا کہ حضور تو فوت ہو گئے ہیں اب نیا خلیفہ کون ہوگا۔ معا میرے دل میں ڈالا گیا کہ مرزا مسرور احمد جو ہیں۔ یہ خواب میں نے اپنے امیر صاحب ضلع چوہدری منیر احمد صاحب کو بھی سنائی تھی۔“

(۱۱)

مکرم شیخ غار احمد صاحب مین آباد لاہور ۲۶ اپریل

۲۰۰۳ کے خط میں لکھتے ہیں:

”خاکسار نے آج سے تقریباً ایک ماہ قبل لاہور میں خواب دیکھا کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابعی رحمہ اللہ تعالیٰ وفات پا گئے ہیں اور صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو خلیفہ بن لیا گیا ہے۔۔۔ خاکسار نے اپنی والدہ اور اپنی بیگم کو صبح یہ خواب سنایا۔۔۔ خاکسار خدا تعالیٰ کے پاک نام کی قسم کھا کر بیان کرتا ہے کہ خاکسار نے یہ خواب اسی طرح دیکھی۔“

(۱۲)

مکرم نصیرہ لیاقت صاحبہ دارالرحمت غربی الف ربوہ اپنے خط محررہ ۲۶ اپریل ۲۰۰۳ میں لکھتی ہیں: ”حضور میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیماری کے دوران ان کے آپریشن سے پہلے ایک خواب دیکھا تھا جو میں آپ کو سنانا چاہتی ہوں۔ میں رات کو حضور کی صحت کے لئے دعا کرتی کرتی سوئی کہ خواب میں میں خود سے کہتی ہوں کہ ”ہائے حضور فوت ہو گئے۔۔۔ اب میاں مسرور صاحب خلیفہ بنیں گے“ ساتھ ہی ایک دم میری آنکھ کھل گئی۔ میں سخت بے چین ہوئی حضور کے لئے بہت دعائیں کرتی تھی پھر حضور کے آپریشن کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضور کو جب صحت دی تو میں نے مسرور کا مطلب خوشی کا اخذ کیا اور میں بہت خوش تھی کہ خدا نے حضور کو صحت دے کر ہمیں خوشی دی ہے۔ اور جب میں نے اچانک حضور کی وفات کی خبر سنی تو دل کانپ اٹھا اور ساتھ ہی وہ خواب دوبارہ میرے ذہن میں آئی تو اس رات میں نے آپ کا نام ایک پرچے پر لکھ کر اس کو بند کر کے اپنی بیٹی کو دیا کہ اس کو تالے میں رکھ دو یہ میری امانت ہے جب میں کہوں تو اس کو کھولنا۔ جب خدا نے ہمیں دوبارہ خلافت کی نعمت عطا کی اور جوئی آپ کا نام بولا گیا تو میں نے بے اختیار الحمد للہ کہا اور بیٹی سے کہا جاؤ اور پرچی نکال کر اس کو پڑھو اس سے ایمان بڑھتا ہے کہ خلیفہ خدا جانتا ہے۔“

(۱۳)

مکرم سید حمید الحسن شاہ صاحب زعمیم انصار اللہ سہیل ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں: ”جن دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی رحمہ اللہ تعالیٰ بیمار تھے خاکسار ان دنوں اپنے بیٹے مربی سلسلہ (چنگا بنکیال) ضلع راولپنڈی اپنے کام کے سلسلے میں ان کے پاس گیا ہوا تھا۔ مربی صاحب کا نام سید سعید الحسن ساجد ہے۔ رات کو میں نے ایک خواب دیکھی جو کہ درج ذیل ہے ایک بہت بڑا بال ہے جس میں جماعت کا اجتماع ہو رہا ہے۔ اس اجتماع میں ایک سچ لگا ہوا ہے جماعت کے علماء کرام اور بزرگان سلسلہ عہدیدار موجود ہیں اچانک آپ یعنی صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کے سر پر خلافت کی پگڑی ہے میں دیکھ کر حیران ہوتا ہوں اور کسی سے پوچھتا ہوں کہ خلیفہ صاحبزادہ صاحب بن گئے ہیں۔ مجھے بتایا گیا کہ ابھی دیر ہے۔ میں نے کہا کہ خلیفۃ المسیح الرابعی رحمہ اللہ تعالیٰ تو صحت مند ہو رہے ہیں۔ مجھے کہا گیا کہ ابھی

دیر ہے خلیفہ یہی ہونگے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔۔۔ اس خواب کا گواہ مربی سلسلہ چنگا بنکیال ہے۔ میں نے اسی دن بتادی تھی۔“

(۱۴)

مکرم محمد داؤد نعمان آف حیدر آباد۔ انڈیا تحریر کرتے ہیں: ”۱۲ اپریل کی رات ایم ٹی اے پر ہم سب لائیں۔ ٹیلی کاسٹ دیکھ رہے تھے۔ اسی طرح میں بھی دیکھ رہا تھا اور ساتھ ساتھ بہت دعائیں بھی کر رہا تھا کیونکہ مجلس انتخاب خلافت بیٹھ چکی تھی اور انتخاب عمل میں تھا۔ اس وقت نیت کے مطابق رات سوا دو سے اڑھائی بجے کے درمیان میں نے نفل ادا کئے۔ اس کے بعد عادت کے مطابق چھوٹی چھوٹی عربی دعائیں بھی پڑھیں۔ اور اٹھنے کے لئے جب میں نے اپنا ہاتھ جائے نماز اٹھانے کے لئے آگے بڑھایا تو اسی وقت اچانک میں نے صاف صاف ایک نظارہ دیکھا اور وہ نظارہ یہ تھا کہ میں نے تین ہاتھ دیکھے جس میں سے دو ہاتھ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے تھے اور تیسرا ہاتھ نئے خلیفہ کا تھا۔ اور یہ بھی دیکھا کہ جو انگوٹھی حضور رحمہ اللہ اپنے سیدھے ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں پہنا کرتے تھے اسی انگوٹھی کو آپ نے نئے خلیفہ کے سیدھے ہاتھ میں پہنایا۔ اور اس نے ہاتھ کے بیرونی حصے پر ایک کالے رنگ کا نشان میں نے واضح طور پر دیکھا۔ اس نظارے کے تقریباً اڑھائی گھنٹے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی پہلی عالمی بیعت لینے کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو میں نے یہ غور کیا کہ حضور اقدس کے سیدھے ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ناخن پر ایک کالا نشان ہے۔ جس کو ہم سب نے بھی دیکھا۔“

(۱۵)

مکرم امتہ الرحمن صاحبہ آف خیر پور سندھ پاکستان اپنے خط مورخہ ۲۳ اپریل ۲۰۰۳ میں لکھتی ہیں:

”انیس اور بیس اپریل ۲۰۰۳ کی درمیانی شب دیکھا کہ ایک بڑا کمرہ ہے جس میں خلافت کبھی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ ایک بڑا میز ہے جس کے چوگردر سیاں لگی ہوئی ہیں۔ جن پر انتخاب کبھی کے اراکین بیٹھے ہوئے ہیں۔ اجلاس میں دو افراد کے نام خلیفہ کے لئے پیش کئے گئے ہیں جن میں سے ایک نام میاں مسرور احمد کا ہے اور دوسرا نام صبح اٹھنے پر ذہن میں نہیں تھا۔ آپ سے میں متعارف نہیں تھی۔۔۔ ٹیلی پر جس طرح بیلٹ پیپر ہوتے ہیں اس طرح کی دو ڈھیریاں بڑی ہوئی ہیں۔ جن میں سے ایک ڈھیری بائیں چوٹی کی ہے اور دوسری ڈھیری اس سے تقریباً ۳ گنا سے بھی زیادہ ہے۔ جو پرچیاں زیادہ ہیں ان پر میاں مسرور احمد لکھا ہوا ہے۔ میں پوچھتی ہوں کہ کون خلیفہ بنا ہے وہ فرد جو اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں ان سے بائیں طرف والے مجھے جواب دیتے ہیں کہ میں

مسرور احمد کے ووٹ زیادہ ہیں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل جاتی ہے۔“

(۱۶)

مکرم محمود احمد صاحب خالد معلم وقف جدید شادیوال ضلع گجرات اپنے مکتوب محررہ ۲۸۔ اپریل ۲۰۰۳ میں بیان کرتے ہیں:

”حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کی خبر ساری جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے ایک بہت بڑا صدمہ ہے۔ اسی بے قراری کے عالم میں رات پونے بارہ بجے ٹی وی بند کیا اور لیٹ گیا۔ یہ مورخہ ۲۱۔ اپریل کی رات تھی خواب میں دیکھا کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام والا کوٹ اور انگوٹھی پہنائی جا رہی ہے اس کے ساتھ ہی آنکھ کھل گئی۔

پھر سو گیا اور دوبارہ یہی منظر دیکھا۔ جب آنکھ کھلی تو اڑھائی بجے کا وقت تھا۔ صبح میں نے یہ خواب والا واقعہ ڈائری میں لکھ دیا۔ اور اس کے بعد اپنی اہلیہ صاحبہ کو بھی بتا دیا کہ آج رات اللہ تعالیٰ نے مجھے نے حضرت خلیفۃ المسیح کے بارے میں بتایا ہے خواب میں۔ وہ بھی بے چینی سے پوچھنے لگیں کہ پھر جلدی بتاؤ کون ہیں میں نے کہا کہ یہ میں بتاؤں گا نہیں۔ ان کے بار بار اصرار کے باوجود میں نے نہ بتایا۔ لیکن اتنا بتایا کہ میں نے اپنی ڈائری میں لکھ دیا ہے لیکن یہ بھی انتخاب کے اعلان کے بعد دکھاؤں گا۔ پھر وہ کہنے لگیں کہ اچھا اتنا بتا دیں کہ کیا ”خاندان“ میں سے ہیں؟ میں نے کہا ہاں۔

۲۲۔ اپریل رات کو کئی لوگ سوئے نہیں تھے ٹی وی دیکھ رہے تھے کہ رات کے ایک بجے دو اور خواتین بھی ہمارے گھر M.T.A دیکھنے آئیں۔ رات تین بجکر چالیس منٹ پر جب امام صاحب نے اعلان کیا۔ تو ان کے منہ سے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا نام سنتے ہی بے اختیار میری زبان سے اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوا اور میں نے اچھل کر ڈائری اٹھائی اور سب سے سامنے کھول کر دکھائی کہ یہ دیکھیں بالکل یہی نام اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ سے لکھوایا ہے۔ الحمد للہ اور میں تھا کہ خوشی سے روئے چلا جا رہا تھا اور میری اہلیہ صاحبہ اور دو دوسری بہنیں بھی خوش بھی اور حیران بھی تھیں۔ اس موقع پر میری بیگم صاحبہ ناصرہ محمود اور دونوں مہمان خواتین بشری نصر اللہ اور بشرہ نصر اللہ موجود تھیں۔ میں نے اسی ڈائری پر جہاں خواب لکھا تھا ساتھ ہی ان تینوں کے دستخط کرائے۔

جہاں ہر احمدی نے حضرت خلیفۃ المسیح کے انتخاب پر خوش تھا کہ خوف کے بعد امن کی حالت خدا تعالیٰ سے وعدہ کے موافق نصیب ہوئی۔ وہاں میری خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی کہ میرے پیارے اللہ تعالیٰ نے نہایت شفقت کا اظہار فرماتے ہوئے مجھے ناچیز کو ہاں اک ذرہ بے قدرت کو اس قابل سمجھا کہ اس دھرتی پر موجود سب سے محترم اور سب سے مقدس اور مبارک وجود سے متعلق قبل از وقت آگاہ فرمادیا۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ بطور ثبوت میرے ہاتھ سے اس مبارک اور محترم و

مقدس وجود کا نام بھی لکھوایا۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

میرے لئے تو یہ انتہائی سنہری لمحہ تھا اور اعزاز کی بات تھی کہ ہاں واقعی میرے پیارے اللہ نے ہاں اس ضمن درجیم نے بے پناہ شفقت کے اظہار کے طور پر اپنے پیارے بندہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے ظہور کے متعلق آگاہ فرمایا الحمد للہ فالحمد للہ الحمد للہ رب العلمین۔

(۱۷)

مکرم حنا ظفر ہاشمی صاحبہ لاہور سے اپنے خط محررہ ۲۹ مئی ۲۰۰۳ میں لکھتی ہیں:

”جب حضور کی وفات کے وقت بار بار MTA پر اعلان ہوتا تھا کہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ انتخاب کے وقت ہماری صحیح راہنمائی کرے۔ میں بھی ہر نماز میں اور چلتے پھرتے دعائیں کرتی رہی۔ میں ہر نماز میں یہ دعا کرتی تھی کہ اے خدا بے شک خلیفہ تو ہی بنانا ہے لیکن بنانے والوں کی صحیح راہنمائی کر۔ رات کو لیٹے لیٹے بھی یہی فقرے دہراتی تھی۔ میں نے دو دن لگاتار یہ خواب دیکھے۔

۱۔ پہلے دن میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایک چار پائی پر بیٹھے ہیں۔ کوئی مجھے یہ بتاتا ہے کہ (ایک آدمی کی طرف اشارہ کر کے) یہ خلیفہ بنے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ اس شخص نے کالی ٹوپی پہنی ہوئی ہے اور سر اتار رکھا ہوا ہے کہ مجھے اس شخص کی شکل نظر نہیں آتی۔ ان کے آگے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا تابوت بھی پڑا ہوا ہے۔

۲۔ دوسرے روز انتخاب سے کچھ گھنٹے قبل میں تھوڑی دیر کے لئے سوئی۔ تو دیکھا کسی نے ایک کاغذ لا کر مجھے دیا ہے۔ اس پر انگلش میں بہت ہی خوبصورت لکھائی میں ایک لائن لکھی ہوئی ہے۔ لکھا ہوا تو انگلش میں ہے لیکن میں اس کو اردو میں پڑھتی ہوں اس کاغذ پر لکھا تھا:

”مرزا مسرور احمد جماعت کے نئے خلیفہ منتخب ہو گئے ہیں۔“ ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے اٹھ کر فجر کی نماز پڑھی۔ اور جلدی سے MTA گیا۔ اس وقت ٹی وی پر حضور آپ کی تصویر کالی ٹوپی کے ساتھ دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا کر دعا مانگنے والی دیکھی۔ فوراً مجھے اپنے پہلے خواب کی تعبیر نظر آئی۔ ساتھ ہی میں نے آپ کا نام لکھا ہوا پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے میرے دونوں خوابوں کی تعبیر مجھے دکھادی۔“

(۱۸)

مکرم ہمش احمد طارق صاحب نگران مربی نظارت دعوت الی اللہ ربوہ لکھتے ہیں:

”خلافت کمیٹی کا اجلاس ہو رہا تھا خاکسار کی بیت الذکر میں آنکھ لگ گئی تو خواب میں آواز آئی کہ انتخاب مکمل ہو گیا ہے۔ اور خلیفۃ المسیح منتخب ہو گئے ہیں میں نے پوچھا ”کون“ تو بڑی واضح آواز آئی مسرور احمد اور ساتھ ہی آنکھ کھل گئی۔“

(۱۹)

مکرمہ امۃ القدوس شوکت صاحبہ بنت مکرم عبدالستار خان صاحب مربی سلسلہ کارکن الفضل ربوہ اپنے خط محررہ ۰۳۔ ۲۔ ۲۵ میں لکھتی ہیں:

”مورخہ ۲۰۔ اپریل ۲۰۰۳ کو نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد آرام کرنے کے لئے سو گئی۔ تو خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا ہجوم ہے جس میں ہم سب افراد خانہ بھی موجود ہیں۔ میں دیکھتی ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے سفید اچکن زیب تن کر رکھی ہے۔ اور چہرہ مبارک بہت ہی نورانی ہے۔ آپ قسم فرما رہے ہیں۔ میں حضرت صاحب کے بہت قریب ہوں حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ہجوم کے سامنے کھڑے ہیں اور ہاتھ ہلا کر سلام کر رہے ہیں۔ سب لوگ بہت خوش دکھائی دے رہے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھے فرماتے ہیں کہ حضور کو (یعنی حضرت مرزا مسرور احمد صاحب) کو دعائیہ خطوط دے دو۔ ساتھ ہی فرماتے ہیں اللہ بڑا کریم ہے میرے ہاتھ میں خط سفید envelope میں بند ہیں میں آگے بڑھ کر وہ خط حضور کی خدمت میں پیش کرتی ہوں حضور (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) مجھے بہت پیار سے دیکھتے ہیں اور وہ خط پکڑ لیتے ہیں۔“

(۲۰)

مکرم بدایت اللہ صاحب پیر کوئی نصیر آباد بہاولپور ربوہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”۲۰ اپریل کو رات خواب میں دیکھا کہ میں لندن میں ہوں اور بہت سارے لوگ حضور کے جنازے کے پاس کھڑے ہیں۔ اس وقت خاکسار نے حضور کی آواز سنی کہ آپ لوگ کیوں پریشان ہیں۔ مجھے یہاں لندن میں ہی دفن کر دیں۔ جب میں نے دوسری طرف دیکھا تو آپ کے سر پر خلافت کی پٹری تھی۔ میں بہت خوش ہوا اور دل میں کہہ رہا ہوں کہ پہلے تو آپ نے کبھی ایسی پٹری نہیں پہنی۔ اسے بعد آنکھ کھل گئی۔“

(۲۱)

مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ آف مرید کے ضلع شیخوپورہ ایک خط میں تحریر کرتی ہیں:

”حضور کی وفات کے بعد تیسری رات میں نے خواب میں دیکھا کہ دو گاڑیاں جا رہی ہیں اور چھٹی گاڑی میں میں بیٹھی ہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح اچانک گاڑی میں میرے سامنے آئے ان کی ایک جھلک نظر آئی۔ گاڑی میں اور بھی آدمی بیٹھے ہوئے تھے حضور نے ایک آدمی پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا میرے بعد اعجاز کو خلیفہ مقرر کرنا جب اس آدمی نے پیچھے دیکھا تو ان کے چہرے پر ایک بڑے تل یعنی جسے موکہ کہتے ہیں۔ نظر آیا اور اس کے علاوہ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی پر کالے رنگ کا نشان تھا۔ جب آپ نے خلافت

سنبھالی اور آپ نے دعا کروائی تو میں نے آپ کو جان لیا کہ یہ وہی شخص ہے جس کو میں نے خواب میں دیکھا اور وہی نشان جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دکھائے تھے بالکل اسی جگہ پر نظر آئے آپ کے ہاتھ اور چہرے پر۔ یہ منظر دیکھ کر میں بہت خوش ہوئی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔“

(۲۲)

امریکہ سے مکرم شیر علی خان بشارت صاحب (ابن صوبیدار عبدالغفور خان صاحب آف ٹوپی) حضور انور کے نام اپنے خط مرحومہ ۲۴ جون ۲۰۰۵ء میں تحریر کرتے ہیں:

”حضور کی خلافت کی خوش خبری خود خدا تعالیٰ نے مجھے دی تھی۔ خلافت کے انتخاب سے تھوڑی دیر پہلے تین دفعہ مجھے آگے آئی پہلی دفعہ جب میری آنکھ کھلی میرے منہ پر یہ الفاظ تھے مسرور احمد۔ دوسری دفعہ مرزا مسرور احمد اور تیسری دفعہ یہ الفاظ تھے مرزا مسرور احمد زندہ باد۔ اگر یہ خدائی تقدیر نہ تھی تو پھر ایسا کیونکر ہوتا۔ میں تو حضور سے خلافت سے پہلے کبھی ملا بھی نہ تھا نہ کوئی ایسا تعلق تھا کہ مجھے یہ نام یاد رہتا۔ یہ تو محض خدا تعالیٰ اس خلافت کے انتخاب پر پہلے سے مبارکباد دے رہا تھا اور ہر شک و شبہ کی رد تھی۔“

(۲۳)

مکرم نعیم احمد صاحب وڑائچ مبلغ انچارج ہالینڈ اپنے ۲ جون ۰۵ء کے خط میں حضور انور کے نام لکھتے ہیں:

”خلافت خلمہ کے انتخاب سے ایک دن پہلے خاکسار نماز فجر کے بعد لیٹا تو ایک ایسا منظر میری آنکھوں کے سامنے آیا جو شاید میں کبھی نہ بھلا سکوں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور محترم سید خالد احمد صاحب شاہ دونوں کھڑے ہیں اور آسمان سے ایک بہت ہی سفید روشنی کی ایک کرن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے چہرہ مبارک پر پڑی اور آپ کا چہرہ نورانی نور ہو گیا۔ اس کے بعد میرا دل یقین سے بھر گیا کہ جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مسرور احمد صاحب ہی ہیں۔

آج حضور انور کا جو حلیہ مبارک ہے آسمان سے اترنے والے نور کے بعد بالکل اسی طرح حضور پر نور نظر آئے تھے۔“

(۲۴)

مکرم مسعود احمد صاحب مبارک ڈرائیور نظارت امور عامہ ربوہ حضور انور کے نام ایک خط میں تحریر کرتے ہیں:

”حضور خاکسار نے اپریل ۲۰۰۳ء میں ایک خواب دیکھا تھا جس کا ذکر اپنی والدہ صاحبہ اور چند دوستوں سے کیا تھا۔ یہ خواب میں نے آپ کے خلیفہ بننے سے دس پندرہ روز پہلے دیکھا تھا۔

خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں آپ کے ساتھ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں جو نیا کارپورج بنایا گیا ہے کی مشرقی جانب کھڑا ہوں۔ آپ کا چہرہ مبارک مشرق کی

طرف اور میرا مغرب کی طرف ہے۔ آپ نے پینٹ شرٹ اور سر پر جناح کیپ پہنی ہوئی ہے۔ آپ میرے ساتھ کوئی بات کر رہے ہیں۔ میں آپ کے ساتھ منہ اوپر کر کے بات کر رہا ہوں کیونکہ آپ کا قد بہت لمبا ہے۔ میں حالت خواب میں سوچتا ہوں کہ آپ کا قد اتنا لمبا تو نہیں تھا ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا کہ آسمان سے سفید روشنی چمکتی ہے جو آہستہ آہستہ نیچے کی طرف آتی ہے اور فٹ بال کی طرح گول ہو کر گھومتی ہوئی نیچے آتی ہے اور آپ کے چہرہ مبارک میں جذب ہو جاتی ہے۔ پھر دوبارہ آسمان پر سفید روشنی چمکتی ہے اور پہلے کی طرح عمل کرتی ہوئی آپ کے چہرہ مبارک میں جذب ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل جاتی ہے اور یہ وقت صبح کی اذان کا تھا۔“

(۲۵)

مکرم محمد صفدر رانا صاحب آف جرمنی حال لندن اپنی اہلیہ مکرمہ طاہرہ رانا کا ایک خواب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا:

”ایک بڑا میدان ہے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے ایک بہت عظیم اجتماع میں موجود ہیں۔ مگر سب لوگ شدید غمگین ہیں وجہ معلوم نہیں۔ منظر بدلتا ہے۔ لوگ نماز کے لئے صفیں درست کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نماز پڑھانے لگے ہیں۔ مگر جب نماز شروع ہوتی ہے تو امام کی آواز سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اور ہیں مگر کون؟ معلوم نہیں۔ نماز کے بعد حضرت صاحب ایک چارپائی پر تشریف فرما ہیں۔ جس کے نیچے سے ایک بہت ہی شفاف پانی کا نالہ بہہ رہا ہے۔ حضور اقدس کی خدمت میں سلام عرض کرتی ہوں اور حضور بہت ہی محبت سے جواب دیتے ہیں۔ عرض کیا گیا کہ میرے بچوں کے لئے دعا کریں کہ خداوند انہیں اپنے فضلوں کا وارث بنائے اس پر حضور اقدس اپنا ادایاں ہاتھ پیچھے کی طرف کر کے فرماتے ہیں ”اب مسرور کو کہنا“۔ اس کے بعد آنکھ کھل جاتی ہے۔ حضور اقدس خدا گواہ ہے مجھے اس سے قبل کبھی موقع نہیں ملا کہ میں آپ کو دیکھتی۔“

(۲۶)

محترمہ امۃ اللطیف زبیدی صاحبہ (اہلیہ ڈاکٹر کریمہ اللہ صاحب زبیدی) نیوجرسی امریکہ اپنے خط نمبر ۱۳ نومبر ۲۰۰۵ء میں لکھتی ہیں:

”حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ۱۹ اپریل ۲۰۰۳ بروز ہفتہ وفات پا گئے۔ انسا اللہ وانا الیہ راجعون۔ اگلے روز ۲۰ اپریل کی صبح جب فجر کی نماز ادا کر کے دوبارہ لیٹی تو آنکھ لگ گئی۔ اور خواب میں دیکھا کہ نئے خلیفہ کا انتخاب ہو رہا ہے۔ اور اعلان کیا گیا کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح منتخب ہوئے ہیں۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔ صبح میں نے یہ خواب اپنے میاں ڈاکٹر کریمہ اللہ زبیدی کو سنایا۔ اور پھر دن کے وقت میرے چھوٹے بھائی اطہر ملک کا فون آیا تو اسکو بھی یہ خواب سنائی تھی۔“

(۲۷)

مکرم جمال الدین صاحب آف مائل کالونی کراچی ۷ فروری ۲۰۰۴ء کے مکتوب بنام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ میں لکھتے ہیں:

”حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات ہوئی تو دل بہت پریشان تھا میں خدا سے رورو کر دعا کر رہا تھا کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے خلافت کا انتخاب کرے۔ اگلے دن تہجد پڑھ رہا تھا اور خدا نے التجا کر رہا تھا کہ خدا اپنا فضل کرے کہ میرے کان میں تین دفعہ آواز آئی سرور۔ سرور۔ سرور۔ میں نے کہا الحمد للہ الحمد للہ۔ میں بہت زور سے کہہ رہا تھا میری بیوی مرحومہ اس وقت حیات تھیں وہ کہنے لگیں کہ کیا بات ہے میں نے ان کو بتایا تو وہ کہنے لگیں بہت مبارک ہے۔ پیارے آقا! میں اس وقت آپ کے نام سے بھی واقف نہیں تھا۔“

(۲۸)

مکرم منصور احمد صاحب ابن مکرم نصیر احمد صاحب کوئٹہ پاکستان حضور انور کے نام اپنے خط نمبر ۷ جون ۲۰۰۴ء میں تحریر کرتے ہیں:

”عاجز نے حضور انور کے منصب خلافت پر متمکن ہونے سے صرف ایک رات قبل جو خواب دیکھا وہ لکھنا چاہتا ہوں جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ واقعی خلیفہ خدا بناتا ہے۔“

مورخہ ۲۱ اپریل بروز پیر ۲۰۰۳ء کی رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نماز پڑھانے کے بعد جائے نماز سے اٹھ کر تخت پوش پر بیٹھ گئے اور فرمایا:

”لاؤ میاں مسرور اپنا ہاتھ، میں تمہیں انگوشی پہنادوں۔“ جس کے بعد حضور نے آپ کی چھوٹی انگلی میں انگوشی پہنادی۔ ”صبح اٹھ کر میں نے یہ خواب اپنے گھر میں موجود تمام افراد کو سنادی۔ جن میں میرے گھر اور خاندان کے درج ذیل افراد شامل ہیں جو اس خواب کے گواہ ہیں۔ محترم والد صاحب۔ والدہ صاحبہ۔ میری اہلیہ محترمہ اور بیٹا عزیزم محفوظ بشیر احمد۔ بڑے بھائی طاہر احمد صاحب۔ انکے بچے نیز محترمہ بھانجی قدسیہ طاہرہ صاحبہ۔“

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ خواب نور ۲۲ اپریل کی رات پوری ہوئی۔ جس کا ۳ بجکر ۴۰ منٹ پر پوری دنیا نے نظارہ کیا اور سنا۔ الحمد للہ علی ذالک۔“

(۲۹)

مکرم محمد داؤد بھٹی صاحب مربی سلسلہ ضلع ساگھر لکھتے ہیں:

”ہماری جماعت فتح پور ضلع ساگھر کے ایک دوست مکرم مقصود احمد صاحب نے انتخاب خلافت سے پہلے خواب میں دیکھا کہ لوگ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو ووٹ دے رہے ہیں۔ لیکن آپ فرماتے ہیں کہ میں تو کمزور ہوں اس وقت آنکھ کھل جاتی ہے۔“

(۳۰)

مکرمہ بشری عباس سلمان صاحبہ۔ اونٹارو کینیڈا سے حضور انور کو ایک خط میں لکھتی ہیں:

”میری ایک بھانجی کا نام بشرہ ہے اور وہ راجسٹر امریکہ میں رہائش پذیر ہیں۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ اس کی (بھوپھی جان) جن کا نام عائشہ ہے اسے خواب میں کہتی ہیں کہ مسلم کے بیٹے عمر کو بتادو کہ مسرور کا انتخاب ہو گیا ہے۔ مسلم میرے بڑے بہنوئی ہیں اور عمران کا بیٹا ہے جو ناروے جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس طرح خدا نے اور بھی لوگوں کے دلوں میں پہلے سے ڈال دیا تھا کہ آپ ہی ہمارے خلیفہ ہوں گے اور اس سے ہمارے ایمان اور مضبوط ہوتے ہیں۔ شکر الحمد للہ شان ہے اس پیارے رب کی جو ہر قدم پر ہمیں دکھاتا ہے کہ یہ جماعت خدا کی ہے۔“

(۳۱)

المحرین سے مکرمہ بشری طیبہ یوسف صاحبہ نے ۲۳ اپریل ۲۰۰۳ء کو حضور انور کی خدمت میں تحریر فرمایا:

”اپنے پیارے امام اور محسن خلیفۃ المسیح کی جدائی کے شدید غم و حزن میں غمگین تھی اور شب و روز دعائیں مصروف تھی۔ اس حالت میں نماز اور دعا میں بہت کمزوری اور ضعف محسوس کرتی کہ بار بار اونگھ آتی اور میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہو جاتے ”مسرور احمد مسرور احمد“ اور کچھ دیر تک دل و دماغ پر یہ احساس چھایا رہتا۔“

(۳۲)

مکرمہ طاہرہ رحمن صاحبہ اہلیہ عزیز الرحمن صاحب آف ہڈز فیلڈ (برطانیہ) نے ۲۵ اپریل ۲۰۰۳ء کو اپنے خط میں لکھا جس کا ترجمہ یہ ہے:

”۱۶ اپریل ۲۰۰۳ء بدھ کے روز میں نے خواب میں یہ آواز سنی ”جمعہ کے بعد اداسی ہو جائے گی“ اس کے بعد ۱۹ اپریل ہفتہ حضور رحمہ اللہ کی وفات ہو گئی۔ ۲۱ اپریل بروز سوموار میں نے خواب میں کسی کی آواز سنی۔ آواز یہ تھی ”مسرور احمد“ میں نے پریشانی میں پوچھا ”کون؟ کون؟“ اسی دوران میری آنکھ کھل گئی۔ وقت دیکھا تو صبح کے قریب سا رہتا تھا۔“

(۳۳)

مکرمہ تنسیم لطیف صاحبہ بخت مکرمہ۔ عبد اللطیف صاحب آف سرکودھا۔ لاہور سے ایم مار پی ۲۰۰۴ء کے خط میں لکھتی ہیں:

”میرے بیٹے شعیب کا خواب ہے اس رات کا جب خلافت کا انتخاب ہو رہا تھا۔ وہ لاہور بوسٹل میں تھا اور وہاں MTA کا انتظام نہیں تھا۔ صبح جب میں نے اس کو فون کیا تو اس نے کہا کہ اسی آپ خلافت خاتمہ کے متعلق بتانے سے پہلے میرے خواب سن لیں۔ رات میں بنے چھوٹا سا نظارہ دیکھا کہ میاں مسرور احمد صاحب رکوع کی طرح جھکے ہوئے

ہیں انکو کوئی انکس خلافت کی بجڑی پہنایا ہے۔ جب میں نے اسے حقیقت کے متعلق پتہ چلا تو کہنے لگا کہ مجھے تو آج یقین ہو گیا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔“

(۳۴)

مکرمہ فرزانہ اجمل صاحبہ پارہ چنار ضلع کوہاٹ۔ صوبہ سرحد۔ پاکستان نے ۱۲ ستمبر ۲۰۰۳ء کو حضور انور کے نام ایک خط میں لکھی ہیں:

”جب پیارے حضور نجات بیمار تھے تو میں نے خواب دیکھا تھا کہ آسمان پر مکہ معظمہ اور یوہ کی کوئی مسجد ہے اور آسمان گہرا کالا نیلا ستاروں سے بھرا ہے اور کھجوروں کے درخت ہیں اور اونٹن زربے ہیں اور اچانک آواز آتی ہے کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔ حضرت مرزا طاہر احمد وفات پا گئے ہیں۔“

میں بڑبڑا کر اٹھ بیٹھی باہر تھیں میں آئی۔ بھائی بھی آگئے تھے، میں نے خواب سنائی تو انھوں نے یہ ویسے ہی ہے (حضور بیمار ہیں تو تمہارے دماغ میں یہ بات ہے۔ خیر پھر میں سو گئی۔ دوبارہ خواب پہنچا وہیں سے شروع ہوئی جو پہلے میں نے لکھی ہے۔ پھر آسمان پر سرخ سبز نیلا رنگ مکس ہو کر ادھر ادھر گول گول پڑے تھے پھر وہ رک گئے اور اللہ تعالیٰ کے جتنے ہم ہیں وہ ایک ایک کر کے سارے آتے ہیں اور پھر آسمان صاف ہو جاتا ہے۔ اور روشنی (صبح) ہو جاتی ہے بادل ہوتے ہیں اور ستارے بھی ہوتے ہیں پھر ایک تصویر ابھرتی ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہوتی ہے اور ان کی گود میں ایک بچہ ہوتا ہے اور ایک ساتھ ہزار ہوتا ہے۔ (وہ تصویر میں نے ایک کتاب میں بھی دیکھی ہے) ادھر تھوڑی سی خواب بھول گئی ہوں کہ کیا آواز آتی ہے۔ پھر آواز آتی ہے کہ یہ نئے خلیفہ ہیں اور آسمان پر ایک تصویر ابھرتی ہے جب میں غور سے دیکھتی ہوں تو وہ دھندلا سی جاتی ہے اور ساتھ نام بھی لکھا ہوتا ہے۔ پانی کی طرح ہو جاتی ہے لیکن چہرہ بھی یاد تھا اور نام بھی۔ پھر سب کو آواز دیتی ہوں کہ وہ آسمان پر نئے خلیفہ کی تصویر دیکھیں۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ دوسرے دن میں نے مردان بہنوئی کو فون کیا کہ میں نے اس طرح خواب دیکھی ہے۔ نام بھی بتایا۔ انہوں نے مرنبی صاحب و سنانی انہوں نے کہا کہ یہ نام تھا میں نے کہا مسرور تھا۔ مں نے شروع ہوتا تھا۔ پھر انہوں نے کہا کہ یہ خواب کسی دن سن میں۔ میں نے اس سے پھر کسی کو نہیں سنایا۔

لیکن جس دن آپ خلیفہ منتخب ہوئے نام سنا آپ کو دیکھا، میں کا پنا اور رونا شروع ہو گئی۔ وہی چونہ وہی پکڑی، وہی چہرہ، وہی نام۔ میں حیران رہ گئی۔ میں بہت گناہ کار ہوں اللہ میاں نے مجھے یہ خواب دکھائی۔ میرے لئے بہت دعائیں کریں۔“

(۳۵)

ایک مرحوم درویش کی بیٹی مکرمہ صفیہ حلیمہ اسماعیل صاحبہ قادیان سے ۱۵ اکتوبر ۲۰۰۳ء کے مکتوب میں لکھتی ہیں:

”خبر: کے دیور نے ۲۳ اپریل ۲۰۰۳ء بندہستانی وقت کے مطابق رات ساڑھے تین بجے جب خاکسارہ کے شوہر نے ان کو جگا یا وہ اپنے کمرہ سے اٹھ کر تو آیا لیکن نیند کے آثار اس کے چہرے پر تھے وہ کہنے لگا کہ میں نے اس وقت دیکھا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ آئے اور فرمایا یہ ناظر اعلیٰ ربوہ ہیں جواب آپ کے خلیفہ ہونگے اور پھر مجھے آپ لوگوں نے جگا دیا۔ اس کے ایک گھنٹے کے بعد ایم بی اے سے یہی اعلان ہوا۔ ہم لوگ خدا تعالیٰ کی اس تائید پر خوش ہوئے اور دعا گو ہیں۔“

(۳۶)

گولارچی (سندھ) پاکستان سے مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (سابق صدر لجنہ ضلع بدین) ۱۰ اگست ۲۰۰۳ء کے خط میں حضور انور کے نام لکھتی ہیں: ”میرے چھوٹے بیٹے رضوان احمد نے ایک خواب دیکھا تھا وہ آپ کی خدمت میں لکھ رہی ہوں تاخیر سے لکھنے پر معذرت خواہ بھی ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات ۲۰ اپریل کی رات ہمارے خدام مسجد میں ڈیوٹی دے رہے تھے میرے بیٹے کی ڈیوٹی رات کے ۱۲ بجے تک تھی جب دوسرے خدام ڈیوٹی پر آگئے وہ تھوڑی دیر آرام کرنے لیٹا تو آنکھ لگ گئی۔ یہ خواب اس نے یوں بیان کیا کہ میں دیکھتا ہوں کہ سب لوگ کہہ رہے ہیں کہ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح بن گئے اور آپ ہمارے پاس کرسی پر تشریف فرما ہیں کہ اچانک ہمارے دیکھتے دیکھتے ہی آپ کی گردن خلاف معمول اوپر کو بلند ہو رہی ہے میں بہت پریشان ہوں اسی پریشانی میں اپنے قائد صاحب ضلع طاہر احمد کو مخاطب ہو کر کہتا ہوں کہ بھائی جان (اس رات وہ پاس بھی نہ تھے) یہ کیا ہو رہا ہے وہ کہتے ہیں کہ آپ کو پتہ نہیں کہ حضور خلیفۃ المسیح بن گئے ہیں اس لئے آپ کی روح تبدیل ہو رہی ہے اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔“

(۳۷)

مکرمہ صوفیہ شکور صاحبہ جو ہر ناؤں لاہور سے ۱۰ مئی ۲۰۰۳ء کے مکتوب بنام حضور انور میں تحریر کرتی ہیں: ”میں نے بار بار آپ کو خواب میں دیکھا خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے وصال سے پہلے خواب میں دیکھتی ہوں کہ ہمارے دادا مرزا احمد دین مرحوم صحابی جماعت احمدیہ خانیوال اور نانا بابو عبدالغفار شہید صحابی جماعت احمدیہ حیدر آباد اور حضور خلیفۃ المسیح تشریف فرما ہیں۔ اور چار سکتے بقدر اثرنی دکھا رہے ہیں اور کہتے ہیں انہیں پہچانی ہو اور میں نور سے دیکھتی ہوں اور کہتی ہوں جی یہ تو خلیفہ اول، خلیفہ دوم، خلیفہ سوم اور یہ خلیفہ رابع ہیں۔ چاروں سکوں پہ تصویر نقش ہے۔ پھر پانچواں سکہ دکھا کے کہا کہ اور اب یہ خلیفہ اوقت ہوں گے۔ یہ سن کر میں پریشان ہوں کہ یہ کیا؟ اتنے میں خلیفہ رابعؒ تشریف لاتے ہیں اور سر پر شفقت سے ہاتھ پھیر کر کہتے ہیں کہ اب یہ حضور ہیں

ان کا نام میاں مسرور ہے۔ ان کی اطاعت کرنا اور پریشان بالکل مت ہونا۔ سب ٹھیک ہو جائیگا۔ پھر آپ (خلیفۃ المسیح الخامس) تشریف لاتے ہیں اور میری طرف شفقت سے دیکھ رہے ہیں اور ایک بڑی جماعت آپ کے ساتھ ہے۔ دور دور تک جوم ہے اور بڑی شان سے آپ سب میں سے گزر رہے ہیں۔ ماشاء اللہ۔“

(۳۸)

مکرم شیخ عمر احمد منیر صاحب ابن مکرم شیخ نور احمد منیر صاحب مرحوم راولپنڈی لکھتے ہیں: ”میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر یہ عرض کرتا ہوں:۔“ جنوری ۲۰۰۳ء میں نے رویا میں دیکھا کہ میں لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے پیچھے نماز جمعہ ادا کر رہا ہوں حضور کے سلام پھیرنے کے بعد جب حضور انور کی نظر جاتے ہوئے مجھ پر پڑتی ہے تو حضور مجھ سے پوچھتے ہیں کہ آپ کب آئے ہیں حضور کی دست بوسی کے لئے آگے بڑھتا ہوں اور حضور انور سے مصافحہ کرتا ہوں تو حضور فرماتے ہیں شیخ صاحب میرے بعد اب آپ نے صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب سے مصافحہ کرنا ہے اتنی دیر میں میں کیا دیکھتا ہوں کہ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب حضور کے ساتھ آکر کھڑے ہو جاتے ہیں اور میں نور صاحبزادہ صاحب سے مصافحہ کر لیتا ہوں تو حضور انور میری کمر پر تھکی دیتے ہیں اور اس کے بعد میری آنکھ کھل جاتی ہے“

(۳۹)

محترم محمد امین جوہار صاحب امیر جماعت مارشس نے ۲۴۔۲۵ اپریل ۲۰۰۳ء کو حضور انور کے نام ایک خط انگریزی میں لکھا۔ اس کا خلاصہ اردو میں حسب ذیل ہے: ”ہفتہ کی رات کو جب میں امیر مارشس کے جہاز میں لندن آ رہا تھا تو میں نے بہت دعا کی تو فیض پائی۔ میں نے خدا سے عرض کیا کہ میں بہت کمزور اور عاجز انسان ہوں مگر تو نے مجھے مجلس انتخاب خلافت میں شامل کر دیا ہے۔ خدا یا میری بھی اور ساری مجلس انتخاب کی راہنمائی فرما کہ وہ اسی شخص کا انتخاب کریں جس کے بارہ میں دراصل تو نے خود فیصلہ کیا ہے کہ وہ خلیفہ منتخب ہو۔ رات کے ایک سے چار بجے کے درمیان جبکہ ابھی میں جہاز ہی میں تھا۔ میں نے آنکھ رکعت نماز تہجد ادا کی۔ بعد ازاں آرام کے دوران دوبار میری زبان پر لفظ ”مسرور“ آیا اور ذہن میں بھی یہی خیال آیا۔ اس وقت سے مجھے یہ یقین ہو گیا کہ یہ خدا کی طرف سے ایک راہنمائی ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے مجھے حضور (ایده اللہ تعالیٰ) کے بارہ میں کچھ زیادہ علم نہیں تھا۔ میں نے صرف ربوہ میں بطور ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی حضور کی مصروفیات کے بارہ میں کچھ پڑھا ہوا تھا۔ مارشس سے روانگی سے پہلے میرے ذہن میں ایک اور شخص کا نام تھا لیکن میں نے اس کا ذکر کسی سے نہ کیا۔“

لندن پہنچنے کے بعد میں نے کاغذ کے ایک ٹکڑے پر ”مسرور“ کا لفظ لکھا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ یہ وہ نام ہے جو رات ایک بجے سے چار بجے کے درمیان جہاز میں بیٹھے ہوئے میرے ذہن میں آیا تھا۔ میں نے یہ کاغذ ایک لفافہ میں بند کر دیا اور یہ مجلس خدام الاحمدیہ کے کل صدر کو دے دیا۔ میں نے انہیں کہا کہ اسے ہمیشہ اپنی جیب میں رکھیں اور میں بعد میں آپ سے لے لوں گا۔ انتخاب خلافت کے وقت جبکہ میں لندن مسجد میں تھا۔ یہ کاغذ اس وقت بھی ان کی تحویل میں تھا اور اسے ہرگز کھولا نہیں گیا تھا۔ انہیں اس بات کا بھی علم نہیں تھا کہ اس لفافے کے اندر کاغذ پر کیا لکھا ہے۔ حضور کے خلیفہ منتخب ہو جانے کے بعد اور مجلس انتخاب خلافت کے ممبران کے بیعت کر لینے کے بعد جب ہمیں باہر جانے کی اجازت ملی تو پھر میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے پاس گیا اور انہیں کہا کہ اب یہ لفافہ کھولیں اور دیکھیں کہ اس میں کیا ہے۔ وہ کاغذ پر ”مسرور“ کا لفظ لکھا دیکھ کر بہت خوش بھی ہوئے اور حیران بھی۔ یہ کاغذ اب بھی ان کے پاس ہے اور وہ اس کی گواہی دے سکتے ہیں۔

یہ ایک واضح ثبوت ہے اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے سے یہ فیصلہ کر رکھا تھا کہ کون خلیفہ بنے گا۔ بلاشبہ میری اپنی کوئی بھی حیثیت نہیں اور نہ ہی اس بات سے میری کوئی خصوصیت ظاہر ہوتی ہے۔ البتہ اس سے اس تائید الہی کا اظہار ضرور ہوتا ہے جو اللہ کے مقرر کردہ خلیفہ کو عطا کی جاتی ہے اور اس سے یہ بات بھی خوب واضح ہوتی ہے کہ خلیفہ دراصل خدا ہی مقرر کرتا ہے اور لوگ اسے نہیں بناتے۔“

(۴۰)

محترمہ رضوانہ شفیق صاحبہ اہلیہ مکرم قاضی شفیق احمد صدر جماعت احمدیہ آسٹریا نے میرے نام اپنے خط محررہ ۳۰ اکتوبر ۲۰۰۵ء تحریر کیا ہے: جس روز حضور رحمہ اللہ (حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ) کی وفات ہوئی۔ خاکسارہ گھر پر M.T.A سے براہ راست تمام نشریات دیکھ رہی تھی چونکہ میرے شوہر قاضی شفیق احمد وفات کے روز ہی لندن روانہ ہو گئے تھے سو اکیلی بیٹی ٹی وی پر ہر لمحہ دیکھتی رہی۔ رات کو جب خلافت کمیٹی بیٹھی ہوئی تھی اور لوگ بے چینی سے دعائیں کرتے ہوئے خدا کی رحمت کے طلبگار تھے اور قدرت ثانیہ کا ایک نیا پہلو دیکھنے کے منتظر مسجد فضل لندن کے دروازے پر نظریں جمائے بیٹھے تھے تو خاکسارہ بھی یہ نظارہ M.T.A سے دیکھ رہی تھی۔ کہ اچانک تھکن کی وجہ سے لمحہ بھر کو نیک

کر بیٹھ گئی مگر کچھ نہیں آتا کہ نیند کی حالت ہے یا خیال کی حالت ہے۔ مگر ایک دم نور ہی نور آسمان سے اترتا دکھائی دیا جو کہ بہت تیزی سے برقی روشنی سے زمین کی طرف بڑھتا ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ نور اس جگہ میں جہاں خلافت کمیٹی بیٹھی ہے داخل ہو گیا ہے اسی لمحہ دل میں یہ خیال بھی پیدا ہو رہا ہے کہ اس بار خلیفۃ المسیح کا نام حرفہ ابجد کے لفظ ”م“ سے شروع ہو گا۔ لیکن دیکھتے ہی دیکھتے وہ نور ”م“ نامی شخص ”مسرور“ میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور یہ الفاظ دل میں گونجتے ہیں کہ جو میرے منہ سے جاری ہو گئے کہ اللہ نے اپنا خلیفہ جس یا ہے اور جس شخص میں اپنا نور بھرتا تھا بھردیا۔ ایسے ہی عالم میں ایک دم جیسے میری آنکھ کھل گئی ہو یا وہ نظارہ ٹوٹ گیا ہو اور وہ کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔

میرا جسم سخت کپکپانے لگا اور دل میں ایک خوف طاری ہو گیا کہ یہ میں نے کیا دیکھا ہے۔ کون سی کیفیت سے گزری ہوں مگر دل کو یہ کامل یقین ہو گیا کہ خدا تعالیٰ نے اپنا فیصلہ فرما دیا ہے لوگوں پر ظاہر ہونا باقی ہے اس کا۔ اور میں نے اسی وقت اپنے شوہر قاضی شفیق صاحب کو فون کیا جو کہ مسجد فضل لندن کے باہر ہی بیٹھے ہوئے تھے اور سارا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ خدا تعالیٰ نے اپنا خلیفہ منتخب کر لیا ہے اور یقیناً بس اعلان ہونا باقی ہے چونکہ خدا نے اس عام بندے میں اپنا نور منتقل کر کے اسے خاص بندوں میں چن لیا ہے۔ اتنے میں انہوں نے مجھے فون بند کرنے کو کہا کہ کوئی اعلان ہونے لگا ہے۔ سو میں نے بھی یہ نظارہ اگلے ہی لمحہ M.T.A پر براہ راست دیکھا۔ جس میں آپ اعلان فرما رہے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس حضرت مرزا مسرور احمد ہمارے خلیفہ ہوں گے۔ خدا تعالیٰ میرے پیارے آقا کو عمر دراز صحت تندرستی کے ساتھ عطا فرمائے اور ان کا بابرکت وجود تادیر ہم میں قائم رکھے۔ (آمین ثم آمین)“

آپ نے اس واقعہ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے اپنے دوسرے خط محررہ ۲ نومبر ۲۰۰۵ء میں مزید لکھا: ”خلافت خامسہ سے پہلے خاکسارہ نے حضور کا نام بھی کبھی نہیں سنا تھا اور نہ ہی خاکسارہ حضور کو جانتی ہی تھیں۔ بلکہ یہ حقیقت ہے کہ میں اور میرے شوہر دونوں ہی اس نام سے ناواقف تھے اور خلافت کے منصب پر جب اللہ تعالیٰ نے حضور ایده اللہ تعالیٰ نصرہ العزیز کو فائز کیا تب ہی ہم دونوں نے یہ نام پہلی بار سنا اور حضور انور کو پہلی بار دیکھا بھی اور اس بات پر ایمان اور بھی بڑھ گیا کہ یقیناً خلیفہ خدا بناتے“ ☆☆☆

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(حدیث نبوی صلعم)

منجانب: ماؤزن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چیت پور وڈ کلکتہ ۷۵۰۰۷۵

Modern Shoe Co.

31/5/6 Lower Chitpur Road Calcutta-700073

Ph. 275475 (R) 273903

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت طیبہ پر اعتراضات

اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جوابات

(منصور احمد)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد سے ہی جماعت کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ دینی پیہم فرما رہے ہیں اور اس بات کیلئے بے حد دردمند ہیں کہ ساری کی ساری جماعت تقویٰ و خدا ترسی کی راہوں پر قدم مارنے والی ہو جائے، اس کے لئے آپ مسلسل تربیتی امور پر خطبات و خطابات ارشاد فرما رہے ہیں اور آپ کے مسلسل مختلف ممالک کے دورے بھی دراصل اسی سلسلہ کی کڑی ہیں۔

اگرچہ حضور پر نور کے خطبات و خطابات آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ سے مزین ہوتے ہیں جس سے ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے کسی نہ کسی پہلو پر روشنی پڑتی ہے لیکن اس سال کے شروع میں معترضین کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات میں آپ نے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ پر مسلسل خطبات ارشاد فرمائے، اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو اس امر کی تاکید فرمائی کہ جہاں کہیں بھی اس طرح کے اعتراضات ہو رہے ہوں اس کا جواب دیا جائے سیرت کے موضوع پر کثرت سے جلسے اور تقاریر کے پروگرام منعقد کئے جائیں، فرمایا آنحضرت ﷺ سے عشق کا تقاضا یہی ہے کہ آپ کی سیرت کے ہر پہلو کو دیکھا جائے اور بیان کیا جائے حضور پر نور نے اپنے ۱۱ فروری ۲۰۰۵ کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

”آج بھی آپ کی ذات پاک پر گھنیا الزام لگائے جاتے ہیں، ہنسی ٹھٹھے اور استہزاء کا نشانہ بنایا جاتا ہے، اور ایسے لوگ جو آج بھی یہ کام کر رہے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ آج بھی اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت رکھتا ہے، بعض لوگ جو اپنے میڈیا کے ذریعے سے تاریخ کو یا حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں، حق کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں ان کو ان کفار مکہ کی مثالیں سامنے رکھنی چاہئیں جن میں سے چند ایک میں نے پیش کی ہیں، مثالیں بے شمار ہیں، ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کچ اور سچ کا نور نہ کبھی پہلے ماند پڑا تھا یا چھپ رکھا تھا نہ آج تم لوگوں کے ان حربوں سے یہ ماند پڑے گا یا چھپے گا یہ نور انشاء اللہ تعالیٰ تمام دنیا پر غالب آتا ہے اور اس سچائی کے نور نے تمام دنیا کو اپنی پلیٹ میں لیکر محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں لا کر ڈالنا ہے جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ آج کل بھی بعض لوگوں نے آپ ﷺ کی ذات پاک کے بارے میں بعض کتابیں لکھی ہیں اور وقتاً فوقتاً

آتی رہتی ہیں، اسلام کے بارے میں اسلام کی تعلیم کے بارے میں یا آپ کی ذات کے بارے میں بعض مضامین انٹرنیٹ یا اخبارات میں بھی آتے ہیں، کتب بھی لکھی گئی ہیں ایک خاتون مسلمان بن کے ان سائیڈ سٹوری (Inside Story) بتانے والی بھی آج کل کینیڈا میں ہیں جب احمدی اس کو چیلنج دیتے ہیں کہ آؤ بات کرو تو بات نہیں کرتی اور دوسروں سے ویسے اپنے طور پر جو مرضی گند پھیلا رہی ہے تو بہر حال آج کل پھر یہ ہم ہے ہر احمدی کو اس بات پر نظر رکھنی چاہئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کا تقاضا یہی ہے کہ آپ کی سیرت کے ہر پہلو کو دیکھا جائے اور بیان کیا جائے اظہار کیا جائے یہ نہیں ہے کہ اگر کوئی خلاف بات سنی جلوس نکالا، ایک دفعہ جلسہ کیا، ایک دفعہ غصے کا اظہار کیا اور بیٹھ گئے بلکہ مستقل ایسے الزامات جو آپ کی پاک ذات پر لگائے جاتے ہیں ان کا رد کرنے کیلئے، آپ کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے جائیں ان اعتراضات کو سامنے رکھ کر آپ کی سیرت کے روشن پہلو دکھائے جاسکتے ہیں کوئی بھی اعتراض ایسا نہیں جس کا جواب موجود نہ ہو جن جن ملکوں میں ایسا بیہودہ لٹریچر شائع ہوا ہے یا اخباروں میں ہے یا ویسے آتے ہیں وہاں کی جماعت کا کام ہے کہ اس کو دیکھیں اور براہ راست اگر کسی بات کے جواب دینے کی ضرورت ہے یعنی اس اعتراض کے جواب میں، تو پھر وہ جواب اگر لکھنا ہے تو پہلے مرکز کو دکھائیں نہیں تو جیسا کہ میں نے کہا سیرت کا بیان تو ہر وقت جاری رہتا چاہئے یہاں مجھوائیں تاکہ یہاں بھی اس کا جائزہ لیا جاسکے اور اگر اس کے جواب دینے کی ضرورت ہو تو دیا جائے جماعت کے افراد میں بھی آنحضرت ﷺ کی سیرت کے بارے میں جس طرح میں نے کہا مضامین اور تقاریر کے پروگرام بنائے جائیں ہر ایک کے بھی علم میں آئے نئے۔ شامل ہونے والوں کو بھی اور نئے بچوں کو بھی۔ تاکہ خاص طور پر نوجوانوں میں، کیونکہ جب کالج کی عمر میں جاتے ہیں تو زیادہ اثر پڑتے ہیں تو جب یہ باتیں سنیں تو نوجوان بھی جواب دے سکیں پھر یہ ہے کہ ہر احمدی اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرے تاکہ دنیا کو یہ بتا سکیں کہ یہ پاک تبدیلیاں آج آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی کی وجہ سے ہیں جو چودہ صدیوں سے زائد کا عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی اسی طرح تازہ ہے“

حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اگلے خطبہ جمعہ مورخہ 18 فروری میں فرمایا ”لیکن دنیا میں ایسے لوگ پیدا ہوتے آئے ہیں

اور آج کل بھی ایسے پیدا ہو رہے ہیں جو اسلام دشمنی میں خود یا نام نہاد مسلمانوں کو خرید کر، لالچ دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گھنیا اور بیہودہ الزام لگاتے ہیں۔

مہمان آجکل ایک صاحب نے پچھلے دنوں مضمون لکھا تھا جرنلسٹ ہیں چارلس مور Charles Moore استہزاء کے رنگ میں آنحضرت ﷺ کی حضرت عائشہؓ سے شادی کے بارے میں لکھا لیکن بے چارہ اپنے کہنے کی وجہ سے دل میں جو بغض بھرا ہوا تھا اس کی وجہ سے بالکل ہی اندھا ہو گیا ہے یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوٹی عمر کی بچیوں سے کوئی دلچسپی تھی حالانکہ جس کتاب کا حوالہ دے کر اس نے اپنی بات کی ہے راجر سن کی کتاب ہے آنحضرت ﷺ پہ، اس نے واضح طور پر لکھا ہے کہ رخصتانہ حضرت عائشہ کا بلوغت کی عمر کو پہنچنے کے بعد ہوا تھا، پھر اس اندھ کو یہ بھی نہیں آیا کہ آپ کی پہلی شادی کس عمر میں ہوئی جو جوانی کی عمر تھی پھر نظر نہیں آیا کہ آپ کی تمام دوسری بیویاں بڑی عمر کی تھیں جب انسان اندھا ہو جائے تو تاریخ کو بھی تو زمر و زمر کر پیش کرتا ہے جب بغض اور کینے بڑھ جائیں تو حق بات کہنے کی طرف توجہ نہیں ہوتی بہر حال اس بحث کو میں اس وقت نہیں لے رہا اس وقت میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جس کام کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا تھا کہ میری عبادت کرو اور میرے عبادت گزار پیدا کرو صرف اسی کام سے آپ کو دلچسپی تھی اور اسی کے اعلیٰ معیار قائم کر کے دکھانے پر اللہ تعالیٰ نے گواہی بھی دی ہے تو بہر حال جیسا کہ میں نے کہا مور (Moore) کی ان بیہودہ گویوں کا اس وقت جواب نہیں دے رہا لیکن حقائق اور واقعات اور تاریخ کو سامنے رکھ کر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر کوئی دلچسپی تھی تو اپنے پیدا کرنے والے خدا سے تھی اور نہ صرف دلچسپی تھی بلکہ عشق تھا اور ایسا عشق تھا جو کسی عشق کی داستان میں نہیں مل سکتا اگر کوئی خواہش تھی تو صرف یہ کہ میرا جسم، میری جان، میری روح اللہ تعالیٰ کے در پر پڑی رہے اور اس کی راہ میں قربان ہوتی رہے جوانی کے دنوں میں بھی آپ کو عورتوں یا لہو و لب یا کھیل کود سے کوئی دلچسپی نہیں تھی اس وقت بھی ایک خدا کی تلاش میں، اس کی محبت میں، گھر بار چھوڑ کر بیوی بچے چھوڑ کر میلوں دور ایک غار میں جا کر عبادت کیا کرتے تھے تاکہ کوئی بھی وہاں آ کے Disturb کرنے والا نہ ہو کیا دنیا سے دلچسپی رکھنے والا یا دنیا کی چیزوں سے دلچسپی رکھنے والا،

دنیا کی چیزوں پر منہ مارنے والا اس طرح کے کمال دکھایا کرتا ہے؟ اور یہ ایسی چیز ہے جس سے مخالفین بھی اپنی کتابوں میں انکار نہیں کر سکے چاہے نتیجہ اپنی مرضی کے جو بھی نکالیں لیکن حقائق سے انکار نہیں ہو سکتا“

حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پیارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت طیبہ پر 17 خطبات ارشاد فرمائے ذیل میں آپ کے ہر خطبے کا خلاصہ تاریخ و انہایت اختصار کے ساتھ درج کیا جاتا ہے۔

11 فروری

آیت قرآنی فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون (سورہ یونس آیت نمبر ۱۱) کی روشنی میں حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعویٰ نبوت سے قبل کی زندگی جو ہر قسم کے داغ اور الزام سے براہ اور انتہائی پاک و صاف اور صداقت سے پر تھی کو پیش فرمایا، پس دعویٰ نبوت سے قبل کی زندگی آپ کی صداقت کی بہت بڑی دلیل ہے آپ کی سچائی کی دلیل میں حضور پر نور نے دشمنوں اور مخالفوں کی شہادتیں اور گواہیاں بھی پیش فرمائیں حضور نے فرمایا ”آج بھی آپ کی ذات پاک پر گھنیا الزام لگائے جاتے ہیں ہنسی ٹھٹھے اور استہزاء کا نشانہ بنایا جاتا ہے“ اس بناء پر حضور نے احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو ہدایت فرمائی کہ جہاں جہاں اس طرح کے لٹریچر شائع ہو رہے ہیں ان کا جواب دینے کی ضرورت ہے سیرۃ النبی کے جلسے منعقد کرنے کی ضرورت ہے۔ مضامین اور تقاریر کے پروگرام بنائے جائیں فرمایا آنحضرت ﷺ سے عشق کا تقاضا یہی ہے کہ آپ کی سیرت کے ہر پہلو کو دیکھا جائے بیان کیا جائے اور اظہار کیا جائے۔

18 فروری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام زندگی عشق الہی اور عبادات کے قیام میں گزری ہے ہزاروں ہزار درود و سلام ہوں اس پاک نبی پر جس نے خود بھی عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے اور اپنی امت کو بھی اس کی نصیحت کی۔ قرآن مجید و احادیث نبویہ کے حوالہ سے آنحضرت کی عبادات کا روح پرور تذکرہ۔ آنحضرت پر بیہودہ اعتراضات کرنے والوں کا جواب دینے کیلئے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو خصوصی نمائندگی تیار کرنے کی ہدایت فرمائی۔

25 فروری

آنحضرت ﷺ کے اعمال خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر آپ پر درود بھیجیں۔ جو اللہ کا خوف رکھتا ہے اور اسے آخرت پر یقین ہے اور وہ اللہ کی عبادت کرنے والا بننا چاہتا ہے تو اس کو لازماً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونوں کی پیروی کرنی ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت اور آپ کے شائق کے مختلف پہلوؤں کا دلربا تذکرہ اور آپ کے اخلاق فاضلہ سے متعلق بصیرت

قرآن مجید کی تعلیم دنیا کی اصلاح کی ضامن ہے دنیا میں نیکیاں اسی کتاب کی تعلیم سے رائج ہو سکتی ہیں اور دنیا کا اس اسی مقدس تعلیم پر عمل کرنے سے وابستہ ہے۔ آنحضرتؐ نے قرآن کریم کے ہر حکم کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا۔ آپ کی زندگی گویا قرآن کریم کی شرح اور تفسیر ہے آپ نے امت کو قرآن کریم پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی خاص طور پر نصیحت فرمائی تاکہ قرآن کریم کی تعلیم تمام دنیا میں رائج ہو جائے۔ احادیث قرآن کریم کی اہمیت و فضائل کا احادیث نبوی کے حوالہ سے پر معارف تذکرہ اور آنحضرتؐ کے عشق قرآن پر بصیرت افروز خطبہ جمعہ۔

سب سے بڑے عبد الرحمن نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰؐ تھے جن کی قوت قدسی نے عباد الرحمن پیدا کئے۔ انتہائی اعلیٰ مراتب پر فائز ہونے کے باوجود آپ نے عاجزی اور انکساری کے حیرت انگیز نمونے قائم فرمائے۔ احادیث نبویہ کے حوالہ سے آنحضرتؐ کے عجز و انکسار کے متعلق حضور پر نور کا بصیرت افروز خطبہ جمعہ۔

خرج کرنے کے جو طریقے ہمیں آنحضرتؐ نے سکھائے ہیں اس کی نظیر دنیا میں کہیں نہیں پائی جاتی جو دو سخا کے یہ معیار نہ تو آنحضرتؐ کی زندگی سے پہلے دنیائے دیکھے اور نہ کبھی آئندہ دیکھے گی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور لوگوں کی تکلیفوں کو دور کرنے اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے جو دو سخا کے غیر معمولی شان کے حامل نظارے ہمیں صرف اور صرف آنحضرتؐ کی زندگی میں ہی نظر آئیں گے آنحضرتؐ کی حیات طیبہ سے آپ کے جو دو سخا کے نہایت دلپذیر و روح پرور واقعات کا بیان۔

اجاب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے حضور پر نور نے فرمایا جب شوری پر مشوری دیں تو صرف اس لئے نہ دیں کہ اپنے علم اور عقل کا اظہار کرنا ہے بلکہ اس لئے دیں کہ ان مشوروں پر عمل کرنے اور کروانے کیلئے ہم خود بھی ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار ہوں گے تبھی تمام دنیا کے نمائندگان شوری، خلافت اور نظام خلافت اور نظام جماعت کی حفاظت میں سچے ثابت ہو سکتے ہیں۔ آنحضرتؐ کی سیرت کے حوالہ سے شوری کے متعلق حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بصیرت افروز ہدایات۔

1 اپریل: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ہر لمحہ اس تلاش میں رہتے تھے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کیا جائے کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے جس میں خدا تعالیٰ کے حضور شکر کے جذبات کے ساتھ ذوقانہ کی ہو۔ احادیث نبویہ کے حوالہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکرگزاری کے خلق کا حسین تذکرہ۔

اللہ تعالیٰ پر توکل کا حق اس وقت ادا ہو سکتا ہے جب اس پر کامل یقین ہو۔ اس کی تمام قدرتوں اور اس کی صفات پر مکمل ایمان ہو اس کے حکموں کی مکمل تعمیل ہو۔ توکل کا عملی نمونہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آنحضرتؐ کی سیرت طیبہ کے درخشندہ پہلو توکل علی اللہ پر بصیرت افروز خطبہ جمعہ۔

مریضوں کی عیادت کرنا بھی خدا تعالیٰ کے قرب کو پانے کا ایک ذریعہ ہے۔ آنحضرتؐ اپنوں اور غمخوروں کی خاطر جہاں روحانی اصلاح کیلئے بے چین رہتے تھے وہیں ان کی جسمانی بیماری پر بھی آپ تکلیف محسوس فرماتے تھے ہر وقت اللہ کی مخلوق کی ہمدردی کی فکر میں رہتے تھے۔ حضور پر نور نے فرمایا کہ ذیلی تنظیموں کو خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ پروگرام بنا کر مریضوں کی عیادت کیلئے جایا کریں۔ مریضوں کی عیادت کے سلسلہ میں آنحضرتؐ کے پاکیزہ اسوہ اور تیمارداری کے اسلامی آداب کا احادیث نبوی کے حوالے سے تذکرہ۔

اللہ تعالیٰ کے انبیاء کا ایک خلق بہادری اور شجاعت بھی ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ وصف تمام انسانوں سے بلکہ تمام نبیوں سے بھی بڑھ کر تھا۔ آنحضرتؐ نے انتہائی مشکل حالات میں بھی نہ صرف خود جرات و بہادری کا مظاہرہ کیا بلکہ اپنی قوم کا حوصلہ بلند رکھنے کیلئے اور ان کو صبر استقلال عطا ہونے کیلئے ہر ممکن نصیحت کی اور اعلیٰ سے اعلیٰ نمونہ اپنی زندگی کا پیش فرمایا۔ احادیث نبویہ سے آنحضرتؐ کی جرات و بہادری اور شجاعت پر حضور انور کا ایمان افروز و پر بصیرت خطبہ۔

حضور پر نور نے اس خطبہ میں امانت و دیانت اور عہد کی پابندی سے متعلق آنحضرتؐ کے ارشادات اور آپ کی پاکیزہ سیرت کے واقعات بیان فرمائے فرمایا آنحضرتؐ نے امانت و دیانت اور عہدوں کی پابندی کے جو اعلیٰ معیار قائم کئے ہیں وہی معیار ہیں جن پر چلکر انسان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔

مہمان نوازی انبیاء کے خلق میں سے ایک اعلیٰ خلق ہے حضور پر نور نے فرمایا ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کا جامع اور افضل الرسل فرمایا ہے ان میں تو یہ خلق ایسا قائم تھا جس کی مثال نہیں بلکہ زمانہ نبوت سے پہلے بھی آپ کا یہ خلق دوسروں کو متاثر کیا کرتا تھا آنحضرتؐ کی پاکیزہ سیرت اور احادیث کے حوالہ سے مہمان نوازی کی اہمیت اور اس کے تقاضوں کا تذکرہ۔ نیز جلسہ سالانہ برطانیہ کے حوالہ سے مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کرنے سے متعلق تاکید نصائح۔

حضور پر نور نے آنحضرتؐ کی سادگی اور قناعت کے خطبہ ارشاد فرمایا۔ فرمایا آنحضرتؐ کی زندگی میں سادگی اور قناعت کو کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہمیں بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو دنیا کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن وہ نعمتیں زندگی کا مطلوب و مقصود نہیں بن جانی چاہئیں فرمایا آنحضرتؐ کی زندگی سادگی اور قناعت کا بے نظیر نمونہ ہے۔

حضور پر نور نے فرمایا: آنحضرتؐ ان تمام اخلاق فاضلہ کے جامع ہیں جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے۔ فرمایا کہ آنحضرتؐ نے اللہ تعالیٰ سے سکھ کر لوگوں کو کلام الہی اور اس کی حکمت کی باتیں سکھائیں اور اپنی زندگی میں خود ان باتوں پر عمل

کر کے اعلیٰ اخلاق کے معیار ہمارے سامنے قائم فرمائے ہیں آپ نے بتائے کہ معاشرے میں سطحِ معیار کی ترقی آپ کی سادگی اور قناعت سے ہی ممکن ہے۔ ایک شہری کی حیثیت سے ہم نے کس طرح زندگی گزارنی ہے ہمسایوں سے کس طرح حسن سلوک کرنا ہے بحیثیت ماتحت ہمارا کیسا سلوک ہونا چاہئے بحیثیت افسر کسی طرح زندگی گزارنی ہے غرضیکہ معاشرے کے مختلف درجات میں ایک شخص کی جو ذمہ داریاں ہیں وہ آپ نے ہمیں سکھائیں یہاں تک کہ اجداد ان لوگوں کو بھی بااخلاق انسان بنائیں انہیں باخلاق بنادیا۔ اعلیٰ اخلاق کے ساتھ ساتھ ایک خدا کے حضور جھکنے والا اور اس کا تقویٰ اختیار کرنے والا بنایا اور اسی اخلاق کے ایسے نمونے قائم فرمائے کہ سچے بہ رومن زندگیاں بھی مثالی زندگیاں بن گئیں۔ ☆☆☆

خوشا نصیب کے تم قادیاں میں رہتے ہو

منظوم کلام حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

خوشا نصیب کے تم قادیاں میں رہتے ہو
دیارِ مہدی آخر زماں میں رہتے ہو
قدم مسیح کے جس کو بنا چکے ہیں حرم
تم اس زمین کرامت نشاں میں رہتے ہو
خدا نے بخشی ہے ”الذّار“ کی نگہبانی
اُسی کے حفظ اُسی کی آماں میں رہتے ہو
فرشتے ناز کریں جس کی پہرہ داری پر
ہم اُس سے دُور ہیں تم اُس مکاں میں رہتے ہو
نہ کیوں دلوں کو سکون و سرور ہو حاصل
کہ قربِ خطّہ رشکِ جاناں میں رہتے ہو
تمہیں سلام و دعا ہے نصیب صبح و مساء
جوارِ مرقدِ شاہِ زماں میں رہتے ہو
شہیں جہاں کی شبِ قدر اور دنِ عیدیں
جو ہم سے چھوٹ گیا اُس جہاں میں رہتے ہو
کچھ ایسے گل ہیں جو پڑمردہ ہیں جدا ہو کر
انہیں بھی یاد رکھو گلستاں میں رہتے ہو
تمہارے دم سے ہمارے گھروں کی آبادی
تمہاری قید پہ صدقے ہزار آزادی
بلبل ہوں صحنِ باغ سے دور اور شکستہ پر
پردانہ ہوں چراغ سے دور اور شکستہ پر

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سرور

درود شریف کی ایک عظیم برکت

محمد ایوب ساجد نائب ناظر نشر و اشاعت قادیان

عرفان انسان کی بہترین زینت ہے بلکہ عرفان مدعاے انسانیت ہے آدم کا کمال ہے۔ یہ ایک اتنا گہرا اور عمیق سمندر ہے جسکی کوئی انتہا نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارے دل و جان سے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساری عمر رب زدنی علما کی دعا کر کے عرفان طلب فرماتے رہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنا نواز کہ عقل انسانی بھی حیرت میں ہے جب ہم احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں یا ان جوامع الکلم کو دیکھتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمائے ایک ایک فقرہ میں اتنے علوم کے خزانے ہیں کہ سمندروں کو گوزے میں بند کیا ہوا نظر آتا ہے۔

آپ نے جو تعلیم یا اصول یا عرفان انسانیت کو عطا فرمائے ان میں ایسی خصوصیات ہیں جو کسی جگہ اور ہمیں نظر نہیں آتیں۔ آپ کی عطا کردہ یہ تعلیم مختص القوم نہیں بلکہ عالمگیر ہے مشکل نہیں بلکہ آسان ہے اور سہولت سے حاصل اور مدلل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ تمام دنیا پر ابر رحمت کی طرح چھا گئے اور اپنی بے انداز قوت قدسی کے ساتھ اربوں ارب انسانوں کو نہ صرف یہ کہ حالت حیوانی سے نکال کر انسان بنایا بلکہ انسان کو با خدا اور خدا نما انسان بنایا۔ خدا نے انسان بنایا۔ آپ کے بے انتہا احسانوں میں سے ایک احسان ہے درود شریف، آج کے اس ترقی یافتہ دور میں درود شریف کی برکت سے ہی انسان ایک عظیم روحانی انقلاب کی طرف گامزن ہے۔

درود شریف اور اس کے پڑھنے کے مواقع
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

طبرانی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہ درود شریف کے بغیر نماز ہی درست نہیں ہوتی۔

درود شریف کی عظیم خیر و برکت کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرمائی کہ نماز میں درود پڑھو دعاء قنوت میں درود پڑھو نماز جنازہ میں درود پڑھو خطبہ نکاح میں درود پڑھو اذان کے اختتام پر درود پڑھو دعا کے شروع میں درود پڑھو دعا کے آخر میں درود پڑھو۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت درود پڑھو۔ مسجد سے نکلنے وقت درود پڑھو اجتماعات کے مواقع پر کسی کاروبار یا دعوت ہو تو اس موقع پر جمعہ کے دن مجلس سے اٹھ کر جاتے وقت مساجد کے پاس سے گزرتے وقت فکر و اندوہ اور تکلیف کے

موقع پر اسی طرح صبح شام تبلیغ دین کے وقت تنگدستی کے وقت، کوئی مشکل یا کوئی حاجت پیش آئے اس وقت، وضو کے بعد۔ ذکر الہی کے ہر حلقہ میں، اگر کوئی بات بھول جاو اس وقت، ہر اہمیت رکھنے والی بات کے موقع پر درود شریف پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ درود شریف کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے اختصار کے ساتھ ان مقامات کا ذکر درج کیا گیا جن پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کو درود پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ درود شریف انسان کی پوری حیات پر محیط ہے درود شریف کے بغیر جہاں مومنانہ زندگی ملنا ناممکن ہے وہاں کوئی روحانی انقلاب رونما ہونا بھی بعید از قیاس ہے۔ ایک طرف اگر درود شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا شکر یہ ہے تو دوسری طرف انسان کی انفرادی اور قومی ترقی کا ایک بہت ہی عظیم لائحہ عمل ہے۔ خدا تعالیٰ نے درود شریف کو اپنا اور ملائکہ اللہ کا فعل قرار دیا ہے۔ جس سے درود شریف پڑھنے والا مومن خدا تعالیٰ اور ملائکہ کا شریک فعل ہو جاتا ہے۔ چونکہ درود شریف علامات ایمان میں سے ہے اور ہمارا یقین ہے کہ امت مسلمہ کی ترقی کا راز درود شریف میں مخفی ہے انفرادی یا اجتماعی جس کثرت سے درود شریف پڑھنے کی سعادت ملے گی اسی قدر عظیم ترقیات بھی ملتی چلی جائیں گی۔ جن اشخاص یا اقوام نے اس سے کوتاہی برتی ذلیل و خوار ہی ہوتے رہے۔ درود شریف میں مخفی خزانوں کے انبار ہیں جیسے:

صبح محمدی اور آپ کے خلفاء کا ذکر درود شریف میں یہ بات عیاں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو چکا ہے اور آپ حاضر نہیں ہیں جبکہ التحیات میں لہذا اللہ تعالیٰ خطیب صیغہ سے پکارا جاتا ہے پس جہاں درود میں محمد کا لفظ لایا گیا وہاں اللہ صلی علی محمد و آل محمد کے الفاظ سے خدا تعالیٰ کو خطاب کیا گیا۔ محمد اور آل محمد کو صیغہ غائب کی حیثیت میں پیش کیا گیا پس لہذا اللہ تعالیٰ کے صیغہ خطاب کو لانے کا مقصد یہ ہے کہ محمد کی شان نبوت آل محمد کو نصیب ہو یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ محمد اور آل محمد میں کوئی موجود ہو۔ چونکہ ال موجود ہے اس لئے یہ نعمت اور دعا آل محمد کے حق میں قبول ہوگی۔

حضرت محی الدین ابن عربی اپنی کتاب فتوحات مکیہ جلد اول کے صفحہ 570-569 میں تحریر فرماتے ہیں: فَكَانَ مِنْ كَمَالِ رَسُولِ اللَّهِ أَنْ الْخَلْقَ إِلَهَ بِالْأَنْبِيَاءِ فِي الْمَرْتَبَةِ۔ یعنی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال ہے کہ آپ نے درود شریف کی دعا کے ذریعہ اپنی آل کو رتبہ میں انبیاء سے ملا دیا۔

درود شریف میں ابراہیم کے مثل رحمت طلب کرنے میں مخفی راز

یہ امر واضح ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رتبہ اور شان تمام انبیاء سے افضل و اعلیٰ ہے۔ پھر ابراہیم کے مثل رحمت اور برکت طلب کرنے کی وجہ کیا ہے۔ سو اس میں ایک عظیم پیشگوئی موجود ہے وہ یہ کہ ایک وقت آئے گا کہ نبوت کے بارہ میں مسلمانوں کو دھوکہ لگنے والا ہے اور وہ دوسری قوموں کی طرح کہنے لگ جائیں گے کہ ہمارے نبی کے بعد اب کوئی نبی نہیں۔ یہ آخری نبی ہیں۔ آج کل خاص کر تحفظ ختم نبوت اس بیماری سے دوچار ہو چکی ہے۔ جبکہ شروع سے مسلمانوں کو سکھایا گیا تھا کہ اللہ صلی علی محمد و علی آل محمد و علی آل ابراہیم۔ انک حمید مجید اللہم باریک علی محمد و علی آل محمد و علی آل ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید و نعمت اور وہ برکت جو ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی نسل کو نصیب ہوئی تھی نعمت نبوت ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں ہے۔ اور نہ نظر آ رہی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام دونوں بیٹوں اور ان کی اولاد میں نبوت کی نعمت پائی جاتی ہے۔ حضرت مسیح تک انبیاء حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوئے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے اور قیامت تک ہوتے رہیں گے۔

پس ابراہیم اور آپ کی آل کو جو رحمت اور برکت ملی تھی وہ نبوت کی رحمت اور برکت تھی اور اسی کی دعا پانچ وقت نمازوں میں ایک مومن محمد اور آل محمد کے حق میں کرتا ہے۔

شیعوں کے ایک بزرگ ابو جعفر ابراہیمی نسل کی نعمتوں (الرسول، والانبیاء، والاولیاء) کے ذکر پر فرماتے ہیں:

”فَكَيْفَ يُقَرُّونَ فِي آلِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيُنْكِرُونَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ“ (الصافی

شرح أصول الکافی جزو 3 صفحہ 117: 119) یعنی کس طرح یہ لوگ آل ابراہیم میں رسل و انبیاء اور ائمہ پائے جانے کا اقرار کرتے ہیں لیکن آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ان نعمتوں کے پائے جانے کے منکر ہیں۔

چونکہ انبیاء کے ذریعہ ہی قوموں میں انقلاب پیدا ہوتے ہیں اور ہوتے رہے امت مسلمہ میں آخری دور میں اسلام کا غلبہ برادیاں باطلہ ہونا مقدر تھا چونکہ ایک بہت ہی بڑا انقلاب مقدر تھا۔ بایں وجہ امت کو اس کے لئے ساہا سال سے دعاؤں کی طرف توجہ

دلائی گئی اور آئندہ بھی اس کے ذریعہ انقلاب برپا ہوتے رہیں گے اور اس دعا کے نتیجہ میں امت کو صلح ملتے رہیں گے۔

سورہ جمعہ کی آیت کریمہ والآخرین منهم لما يلحقوا بهم ہم پر واضح کرتی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باوجود یہ کہ ان پڑھ تھے لوگوں کو خدا کا کلام سناتا ان کو پاک کرنا اور ان کو کتاب اور حکمت سکھایا کرتے تھے آخری زمانہ میں جبکہ اسلام نام کا رہ جائے اور قرآن ثریا پر جائے خدا تعالیٰ کا کلام سناتے لوگوں کو پاک کرنے نیز کتاب اور حکمت سکھانے کے لئے محمد کی بعثت ثانی ہوگی اور بعثت ثانی اسی صورت میں ممکن ہے کہ آپ کی آل میں سے کوئی بروزی رنگ میں شان نبوت کے ساتھ مبعوث ہو سو یہ شان مسیح موعود اور مہدی علیہ السلام کے حق میں مقدر تھی جبکہ دوسری جگہ حدیث میں آپ کو نبی کے القاب سے بھی یاد فرمایا اور وہ پوری ہوئی۔

بخاری شریف میں التفسیر سورہ الجمعہ میں ہے کہ جب سورہ جمعہ کی یہ آیات نازل ہوئیں تو صحابہ گرام نے دریافت کیا حضور! آخرین سے مراد کون لوگ ہیں؟ تو آپ نے اس مجلس میں موجود حضرت سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:

”لَوْ كَانَ الْإِنْسَانُ مُعَلِّقًا بِالْأُتْرَاقِ لَنَا لَهُ رَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ مِنْ هَؤُلَاءِ“

کہ اگر مسلمانوں کی حالت اس قدر بگڑ جائے گی کہ ایمان خریا ستارے پر گیا ہو تو فارسی الاصل شخص یا اشخاص اس کو دوبارہ وہاں سے لے آئیں گے۔

فارسی الاصل ہونے کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ کے متواتر الہامات سے مجھے معلوم ہوا تھا کہ میرے باپ دادا فارسی الاصل ہیں۔“

چشمہ معرفت صفحہ 316 کے حاشیہ پر آپ فرماتے ہیں کہ ”خدا کے کلام میں مجھے فارسی الاصل ٹھہرایا“

پنجاب چیفس میں لکھا ہے ”ایک مغل مسمی ہادی بیگ

باشدہ سمرقند اپنے وطن کو چھوڑ کر پنجاب میں آیا۔ وہی الہی اور دنیاوی ثبوت آپ کو فارسی الاصل ثابت کرتا ہے۔ چونکہ حضرت سلمان فارسی کی نسل میں سے

امام مہدی مسیح موعود علیہ السلام نے مبعوث ہونا تھا۔ اور درود شریف میں دعا محمد اور آل محمد کے حق کی جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر

فرمایا سلمان منا ومن اهل البيت۔ کہ سلمان ہم میں سے اور اہل بیت میں سے ہے۔ گویا کہ آپ کو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آل میں شمار فرمایا ایک جلیل القدر صحابی ہونے اور آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی روشنی میں آپ کا تعلق آل محمد سے اور بھی پختہ ہو جاتا ہے۔ پس آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ برکت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سلسلہ نسل کے لحاظ سے اس نمونہ پر عطا

ہوگی۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسحاقی سلسلہ

کے ذریعہ عطا کی گئی۔ اور مسیح موعود علیہ السلام کی برکت جو امام مہدی ہو کر آیا ہے اور جن کا ظہور دنیا کی سب قوموں اور قیامت تک کے لئے ہوگی وہ ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سلسلہ نسل کے لحاظ سے اس نمونہ پر عطا ہوگی۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسمعیلی سلسلہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سے ملی۔

پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج اس زمانہ تک درود شریف کی دعا کے پاک اثرات ظہور میں آچکے ہیں۔ اور آرہے ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ بھی تاقیامت آتے رہیں گے۔

حضرت سلمان فارسی والی حدیث جو کہ اوپر درج کی جا چکی ہے۔ میں تین الفاظ قابل غور ہیں۔ لئالہ کے بعد رجل، رجال اور طہولاء

سلسلہ خلفاء مسیح موعودؑ کی اولاد میں

منصاج النبوة پر قائم ہونے والی خلافت کی بشارت ہے کہ تاقیامت رہیگی تو یہاں پر رجل سے مراد موعود مسیح جو کہ نبی اللہ ہوں گے۔ ہیں پھر ان کی منصاج پر قائم ہونے والی خلافت کا ذکر رجال میں ہوا ہے۔ اور طہولاء سے یہاں پر مراد مقدس خاندان حضرت مسیح پاک علیہ السلام جو کہ الہی بشارت خذوا التَّوْحِيدَ التَّوْحِيدَ يَا أَبْنَاءَ الْفَارِسِ۔ (تذکرہ صفحہ: 40)

قیامت تک توحید اور انسانیت کی خدمت کی سعادت پاتا رہیگا۔ انشاء اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موعود نسل کے بارہ میں واضح ارشاد فرمایا کہ وہ روحانیت کے بلند مقامات کی وارث بنے گی۔ اور ان کی تعداد بہت ہوگی جیسا کہ رجال میں ذکر ہے کیونکہ رجال تین سے زیادہ عدد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

يَنْزُوجُ وَيُؤْنِذُهُ

کہ آنے والا مسیح شادی کرے گا اور اس شادی کے نتیجہ میں جو اولاد ہوگی وہ ان کی ہوگی۔ شادی کے نتیجہ میں اولاد کا ہونا کوئی معجزہ نہیں ہے ہاں شادی کر کے ایسی اولاد کا ہونا جو اپنے والد کے پاک اصولوں کو اپنائے گی پیشگوئی کہلاتا ہے جو کہ معجزہ ہے اسلام کی جو خدمت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجام دی۔ اور مقام نبوت پر فائز ہوئے آپ کی مقدس اولاد بھی انہی راہوں پر چلیگی جسکی طرف لہ کی ضمیر اشارہ کر رہی ہے۔

نبی کی اولاد وہی ہوتی ہے جو نبی کے اصولوں کو اپناتی ہے نبی کے راستوں پر چلتی ہے۔ جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کے واقعہ میں ہمیں ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ سے وعدہ فرمایا تھا کہ میں تجھے اور تیرے اہل کو غرق ہونے سے

بچاؤں گا لیکن جب اہل میں سے بیٹا غرق ہونے لگا تو حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو وعدہ یاد دلایا جس کے جواب میں ان سے فرمایا۔ اناہ۔ لیس من اہلک اناہ عمل غیر صالح۔

کہ وہ تیری اولاد نہیں ہے وہ تو بدل ہے۔ بد عمل تیری اولاد نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو نیک نسل کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا کہ تری نسل ابید یعنی تم اور کی نسل بھی دیکھو گے جو تمہاری اس ختم ریزی کی آبیاری کرے گی۔

چونکہ اس نسل میں سے بکثرت رجال رشید نے ہونا تھا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقدس نسل کے بارہ میں فرمایا کہ میرا مہدی شادی کرے گا اور اس کی نیک اولاد ہوگی جو اسکے بتائے ہوئے اصولوں پر چلے گی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے موعود مہدی کے بارہ میں جن جذبات کا اظہار فرمایا جو کہ ایک پیشگوئی کا رنگ رکھتے تھے قربان جائیں اس انداز پر کہ مہدی موعود کا ایسے ذکر فرماتے ہیں جیسا کہ باپ اپنے بیٹے کا ذکر کرتا ہے۔ کہ وہ میرے جیسا ہی ہوگا اس کا نام میرے نام سے ملتا ہوگا۔ میرے جیسا ہی اس کا انجام ہوگا وغیرہ پھر فرمایا کہ میرا یہ روحانی بیٹا شادی کرے گا اور اس کے ہاں اولاد ہوگی وہ اولاد اتنی نیک اور اسلام کے لئے اتنی عظیم قربانیاں کرنے والی ہوگی جن کے دور میں لیظہرہ علی الدین کلمہ کا نظارہ دنیا نے دیکھا تھا۔ بایں وجہ امت کو ان کے حق میں دعا کے اصول بتائے اور یہ دعائیں آج سے نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے کی جا رہی ہیں اور کی جاتی رہیں گی جیسا کہ الہام الہی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مسیح کو خبر دی: يَذْعُوزُ لَكَ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعِبَادُ اللَّهِ مِنَ الْعَرَبِ (تذکرہ)

یعنی تیرے لئے ابدال شام کے دعا کرتے ہیں اور بندے خدا کے عرب میں سے دعا کرتے ہیں ابدال الشام اور عباد اللہ من العرب کی دعا کیا تھی وہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو سکھائی اللہ صل علی محمد وعلی آل محمد انسان درد میں شفا طلب کرتا ہے دکھ میں سکھ مانگتا ہے۔ گراہی میں نور ہدایت کا طلبگار ہوتا ہے وہ نور ہدایت جس نے اس گراہی کے دور میں انسانیت کو ہدایت کا راستہ دکھانا ہے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کے ساتھ خاص کر دیا ہے۔ اب وہ نور ہمیں یہاں سے ہی نصیب ہوگا۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا۔ اس رات خواب میں دیکھا کہ فرشتے آپ زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لے آئے ہیں۔ اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات

ہیں جو تو نے محمدؐ کی طرف بھیجی تھیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم (براہین احمدیہ صفحہ 576 حاشیہ صفحہ: 3) معزز قارئین درود شریف کا شرف اربوں ارب مومنین کی دعاؤں کا پھل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کرنے والا صاحب خلافت سیدنا حضرت مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نور قادیان کی مقدس سرزمین میں جلوہ گر ہونے والا ہے۔ آپ ان رجال میں سے ایک ہیں جنہوں نے منشاء الہی کے مطابق تجدید احیائے دین کے علم کو بلند کرنا تھا۔

آج ہمارے پیارے آقا 180 ملکوں کے احمدیوں کی قیادت فرماتے ہوئے مشرق سے مغرب شمال سے جنوب عالمگیر سطح پر احیائے اسلام کا جہاد کر رہے ہیں جسکی مثال ماننا ممکن نہیں اور اللہ تعالیٰ وہ عظیم فتوحات عطا فرما رہا ہے جسکے نمونے انبیاء اور خلفاء کے دور میں ہی نظر آتے ہیں۔

اور احمدیت دن دو گنی رات چو گنی ترقی کی راہ پر گامزن ہے

یہ فتوحات نمایاں یہ تو اتر سے نشان کیا ممکن ہیں بشر سے کیا یہ مکاہوں کا کار (مسیح الموعود)

انبیاء علیہم السلام کی تاریخ کو دیکھ کر ملاحظہ کریں کہ کسی بھی نبی نے اپنی نسل کے لئے اس قدر دعائیں نہیں کی ہیں جس قدر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مقدس اولاد کے لئے کی ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے بھی اس مقدس نسل کے تعلق سے جقدر اپنی وحی میں ذکر فرمایا ہے کسی نبی کی تاریخ میں یہ بات نظر نہیں آتی۔ چونکہ اس موعود نسل نے قیامت تک دین کی قیادت کرنی تھی اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بمنشاء الہی کثرت سے اس کے لئے دعائیں کیں۔ کیونکہ ایک نبی کوئی بھی کام خدا کے منشاء کے بغیر نہیں کرتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ

السلام نے فرمایا:

میری اولاد جو تیری عطا ہے ہر اک کو دیکھ لوں وہ پار سا ہے تری قدرت کے آگے روک کیا ہے وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کثرت سے مکالمہ و مخاطبہ کا اعزاز عطا فرمایا تھا اور اس مقدس نسل سے ایسے رجال پیدا ہوتے رہے اور رہیں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس دعا کی قبولیت کا نشان ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان امور کو سمجھنے اور اس کے مطابق ہمیں خلافت کے لئے انسانیت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی سعادت عطا فرمائے آمین۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود و سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا اتنا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا کہ حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔

وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو وہ بارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اسکی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا۔ اسکو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی۔“ (حقیقۃ الوحی صفحہ: 115، 116)

اور آج پھر اس توحید کو دنیا میں بلند کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے منصاج النبوة پر خلفاء کرام کو مامور فرمایا۔ اللھم ایدامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔ آمین!

جلد نظام وصیت میں شامل ہوں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الہی بشارتوں کے تحت 1905ء میں بابرکت روحانی نظام وصیت کی بنیاد رکھی۔ 2005ء میں اس نظام پر سو سال پورے ہو جائیں گے۔ خوش قسمت ہیں وہ افراد جو انہیں شامل ہو چکے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہندوستان کے لیے دوران سال 1000 وصیتوں کا ٹارگٹ مقرر فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

”بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہماری نیکی کے معیار وہاں تک نہیں پہنچے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کہ اس معیاری شرائط کو پورا کر سکیں۔ تو وہ سن لیں کہ یہ نظام ایک ایسا انقلابی نظام ہے کہ اگر نیک نیتی سے اس میں شامل ہو جائے اور شامل ہونے کے بعد جیسا کہ اپنے فرمایا اپنے اندر بہتری کی کوشش بھی کی جائے تو اس نظام کی برکت سے روحانی تبدیلی جو کئی سالوں کی مسافت ہے وہ دنوں میں اور دنوں کی گھنٹوں میں طے ہو جائیگی۔ پس اپنی اصلاح کی خاطر بھی اس نظام میں احمدیوں کو شامل ہونا چاہئے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے جو دعائیں ہیں ان سے حصہ لینا چاہئے (خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2004ء) آج ہی اپنا جائزہ لیں دیر نہ کریں اور بابرکت روحانی نظام وصیت میں شامل ہو کر اپنے نفس کی اصلاح کریں کیونکہ وصیت اصلاح نفس کا زبردست ذریعہ ہے۔“ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ہشتی مقبرہ قادیان)

انخبار بدر کی مالی و قلمی اعانت کر کے عندہ اللہ ماجور ہوں انبیز کاروباری اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (منیجر بدر)

خلافت خامسہ کے عہد مبارک میں نظام وصیت کی توسیع

از: محمد انعام غوری ناظر اصلاح و ارشاد قادیان

نظام وصیت کی بات ہوتی ہے تو اکثر لوگوں کا ذہن سب سے پہلے مالی قربانی کی طرف جاتا ہے کہ ٹھیک ہے 1/16 کی شرح پر تو چندہ ادا کر ہی رہے ہیں نظام وصیت میں شامل ہو کر 1/10 حصہ آمد ادا کیا کریں گے۔ اگر صاحب جائیداد ہوں تو 1/10 حصہ جائیداد کی وصیت بھی کر دیتے ہیں اور اگر جائیداد نہ ہوئی تو معاملہ اور بھی سہل نظر آتا ہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ نظام وصیت میں مالی قربانی ثانوی حیثیت رکھتی ہے اولیت خدا کے قرب کی راہوں پر قدم بڑھانے کی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس نظام وصیت کی طرف احباب جماعت کو بلایا ہے اُس کا خلاصہ اور لب لباب یہی ہے جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:-

”تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے ہر ایک قوم و نیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اُس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کیلئے موقع ہے کہ اپنے جو ہر دکھائیں اور خدا سے خاص انعام پائیں۔“

(رسالہ الوصیت)

پس نظام وصیت میں داخل ہونے والوں کو سب سے پہلے یہ جان کر خوشی محسوس کرنی چاہئے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول میں قدم آگے بڑھایا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ جو اس دنیا میں نیک اور پاک زندگی گزارنے والے ”ابرار“ کے گروہ میں شامل ہونے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو اُن ہی کے متعلق یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ مرنے کے بعد بھی خدا انہیں اپنی رضا کی جنت نصیب فرمائے گا۔

چنانچہ اس غرض کی نشاندہی اور تخصیص کیلئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الہی مشاء کے تحت ایک بہشتی مقبرہ کا قیام فرمایا اور اس میں دفن ہونے کیلئے نظام وصیت میں شامل ہونے کو لازمی قرار دیا۔ اور اس نظام وصیت میں شامل ہونے اور اس قبرستان میں دفن ہونے والوں کو کس رنگ میں آپ دیکھنا چاہتے تھے وہ آپ کی اُن دعاؤں سے ظاہر ہے جو آپ نے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والے پاک دل لوگوں کیلئے کی ہیں۔

جن کا خلاصہ یہ ہے کہ

☆ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔

☆ دنیا کی محبت چھوڑ دی ہو۔

☆ خدا کیلئے ہو گئے ہوں۔

☆ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھانے والے ہوں۔

☆ دنیا کی اغراض کی ملوثی اُن کے کاروبار میں نہ ہو۔

☆ کوئی فحاش اور نفسانی غرض اور بدظنی نہ رکھتے ہوں۔

☆ خدا کے فرستادہ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراح ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہوں۔

جو لوگ مذکورہ بالا صفات اپنے اندر پیدا کر لیں گے اُن کے جنتی ہونے میں کیا شک باقی رہ جاتا ہے۔ اسی حقیقت کو سمجھانے کیلئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔“

(رسالہ الوصیت حاشیہ)

اس لئے ہر موصی جو خواہ زندگی بھر اپنی آمد کا 1/10 حصہ ادا کرتا رہا ہو اور حصہ جائیداد بھی ادا کر دیا ہو یا مرنے کے بعد اُس کے ورثاء حسب وصیت 1/10 حصہ جائیداد ادا کرنے پر تیار بھی ہوں۔ لیکن اگر مقامی جماعت اور وہاں کی مجلس عالمہ یہ گواہی نہ دے کہ اُس نے پاک زندگی رسالہ الوصیت کے مطابق گزاری ہے یا خدا نخواستہ ایسے پختہ شواہد مل جائیں جو اس کی ذات کو دافعہ کرنے والے ہوں۔ تو وہ اس بہشتی مقبرہ میں دفن نہیں کیا جاسکتا۔

پس نظام وصیت کی بنیادی غرض و غایت یہی ہے کہ ایسے پاک نفوس کا گروہ تیار کیا جائے جو خدا کی رضا کی راہوں پر چلنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔ اور جو اس رنگ میں نیکیوں میں ترقی کر رہے ہوں اُن کے دلوں میں لازمی طور پر مال و جائیداد کی محبت سرد ہو جاتی ہے اور راہ خدا میں اپنا عزیز مال و متاع قربان کرنا سہل ہو جاتا ہے۔ ورنہ کوئی بتائے کہ دنیا کے کسی خطے میں کون لوگ بستے ہیں جو کوئی جائیداد پیدا کریں اور خود نظام کو مطلع کریں کہ بفضلہ تعالیٰ ہم نے یہ جائیداد بنائی ہے اس کی مالیت لگا لو اور اس کا 1/10 یا 1/8 یا 1/5 یا 1/3 حصہ راہ خدا میں جمع کر لو۔

جماعت احمدیہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی نیک اور متقی مگر غریب عورتیں بھی ہیں جو مرغیاں پال کر یا انڈے بچ کر یا کپڑے سلائی کر کے کچھ آمد پیدا کرتی ہیں پھر جب بھی کوئی معمولی سے معمولی جائیداد مثلاً چند گرام کی ایک انگٹھی بھی اُن کو میسر آ جاتی ہے تو فوراً نظام جماعت کو اطلاع دیتی ہیں کہ اس کی مالیت کی تشخیص کر کے اس کا 1/10 حصہ وصول کر لو تا ہمارے دلوں کو سکون نصیب ہو۔

جب ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو سب سے پہلے آپ نے احباب جماعت کو اُس عہد بیعت کو یاد کرایا جو ہم نے امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے کرام سے کیا ہے اور ان شرائط بیعت کو کھول کھول کر سمجھایا جن کی پابندی کا ہم اقرار کرتے ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ۔

”یہ اتنا اہم اور ضروری مضمون ہے اور موجودہ زمانہ میں اس کی ضرورت اور بھی زیادہ محسوس ہوتی ہے جبکہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے دور جا رہے ہیں۔ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں جس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی بیعت کرنے والوں سے کیا چاہتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں ”میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تاکہ تم نئی زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو۔ بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے۔ پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا اور اپنے گناہوں سے بچی توبہ کرتا ہے غورو رجیم خدا اُس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے تب فرشتے اُسکی حفاظت کرتے ہیں“ (بحوالہ اختتامی خطاب بر موقعہ جلسہ سالانہ جرمنی 24 اگست 2003)

ابھی دو سال ہی آپ کے عہد خلافت کو ہوئے تھے کہ آپ نے اپنے جائزہ لیا کہ احباب جماعت کے اندر نیکی اور تقویٰ اور مالی قربانی کا نمایاں معیار قائم کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو نظام وصیت آج سے سو سال پہلے جاری فرمایا تھا اُس میں جماعت کے کتنے فیصد احباب شامل ہیں۔ آپ کو یہ معلوم کر کے فکر لاحق ہوئی کہ 99 سال ہو گئے ہیں اس بابرکت نظام کو جاری ہوئے اور ابھی تک جماعت کے پچاس ہزار افراد بھی اس میں شامل نہیں ہو سکے ہیں۔ تب آپ نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2004ء کے موقع پر اپنے اختتامی خطاب فرمودہ مورخہ یکم اگست میں نظام وصیت کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ فکر انگیز تجزیہ جماعت کے سامنے رکھا کہ

”جس رفتار سے جماعت کے افراد کو اس نظام میں شامل ہونا چاہئے تھا نہیں ہو رہے جس سے مجھے فکر بھی پیدا ہوئی ہے اور میں نے سوچا ہے کہ آپ کے سامنے اعداد و شمار بھی رکھوں تو آپ بھی پریشان ہو جائیں گے۔ وہ اعداد و شمار یہ ہیں کہ آج ننانوے سال پورے ہونے کے بعد بھی تقریباً 1905ء سے لیکر آج تک صرف اڑتیس ہزار کے قریب احمدیوں نے وصیت

کی ہے۔“

پھر آپ نے عالمگیر جماعت کو نظام وصیت کو وسعت دینے کی تحریک کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”اگلے سال انشاء اللہ وصیت کے نظام کو قائم ہوئے سو سال ہو جائیں گے۔ میری یہ خواہش ہے اور میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کیلئے اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کیلئے شامل ہوں۔ آگے آئیں اور اس ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار نئی وصایا ہو جائیں تاکہ کم از کم پچاس ہزار وصایا تو ایسی ہوں کہ جو ہم کہہ سکیں کہ سو سال میں ہوئیں۔“

اب دیکھیں یہ کوئی معمولی ٹارگٹ نہیں تھا۔ کہاں تو 99 سال میں صرف 38 ہزار موصی تھے اور کہاں اب یہ ٹارگٹ دیا گیا کہ آئندہ ایک سال کے اندر پندرہ ہزار نئے موصی بنائے جائیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ ہر فصل کیلئے ایک موسم ہوتا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں جماعت احمدیہ تعداد کے لحاظ سے غیر معمولی ترقی کر رہی ہے وہاں ضرورت تھا کہ نیکی اور تقویٰ میں اور مالی قربانی میں نمایاں معیار قائم کرنے والوں کا گروہ بھی ترقی کرے چنانچہ خدا نے اپنے پیارے خلیفہ کے دل میں یہ تحریک ڈالی اور آپ نے جماعت کے سامنے رکھی۔ اب دیکھیں خدا نے اپنے فضل سے اس تحریک میں کس قدر برکت عطا فرمائی ہے۔ ایک سال میں پندرہ ہزار نئی وصایا پیش کرنا جیسا کہ اوپر کا تجزیہ ظاہر کر رہا ہے بظاہر ناممکن معلوم ہوتا تھا لیکن ہمارے پیارے امام نے اس سال 2005ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے دن کے خطاب میں جماعت کو یہ خوشخبری سنائی کہ اس ایک سال کے اندر اللہ تعالیٰ کے فضل سے سولہ ہزار ایک سو اڑتالیس نئی وصایا کی درخواستیں جمع ہو گئی ہیں۔ الحمد للہ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ملک ملک میں قطعہ موصیان کا قیام عمل میں آ رہا ہے اور احباب جماعت کا رجحان نظام وصیت میں شامل ہونے کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ محترم مرزا عبد الصمد صاحب سیکرٹری مجلس کارپردازہ ریوہ پاکستان کی رپورٹ جو الفضل انٹرنیشنل کے الوصیت نمبر مجریہ 29/11 جولائی۔ اگست 2005ء میں شائع ہوئی ہے اس کے مطابق نظام وصیت میں عالمی سطح پر توسیع عمل میں آرہی ہے چنانچہ اب تک دنیا بھر کے 75 ممالک میں نظام وصیت نافذ ہو چکا ہے اور موصیان کی تعداد روز بروز بڑھتی چلی جا رہی ہے صرف ہندوستان ہی میں اس ایک سال کے اندر موصیان کی تعداد میں ایک ہزار کا اضافہ ہو رہا ہے اللھم زد فزد۔

گویا خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت یہ بتا رہی ہے کہ اب انشاء اللہ جماعت نیکی اور تقویٰ اور مالی قربانیوں کے بلند معیار قائم کرنے میں ترقی کرے گی۔ چنانچہ خدا کے فضلوں پر توکل کرتے ہوئے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزيز کی سیرت و سوانح و آپ کے متعلق الہامات

شیخ مجاہد احمد شاستری قادیان

امام الزمان مہدی موعود سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خاص اپنی جناب سے قبولیت دعا کا شرف عطا فرمایا آپ بیان فرماتے ہیں:-

”میں کثرت قبولیت دعا کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے میں حلفا کہہ سکتا ہوں کہ میری دعائیں تیس ہزار کے قریب قبول ہو چکی ہیں اور ان کا میرے پاس ثبوت ہے“

(ضرورة الامام صفحہ 44)
جہاں آپ نے اپنی روحانی اولاد یعنی جماعت کیلئے بے شمار دعائیں کیں وہیں جسمانی اولاد کیلئے بھی انگشت دعائیں کی ہیں یہ دعائیں خدا تعالیٰ کے حضور قبول ہوئیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

خدا یا تیرے فضلوں کو کروں یاد بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ یرباد برہیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی فسیحان الذی اخزی الاعادی نیز فرمایا:-

میری اولاد سب تیری عطا ہے ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے (درمبین)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس مقبول دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہشتر اولاد سے نوازا جن کے بارگاہ احمد کے شمشاد ہونے پر زمین گواہی دے رہی ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی مقدس گلشن کے ہشتر فرزند ہیں۔ قارئین! سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے قبل ایک اور ہشتر خبر اپنی جماعت کو ان الفاظ میں دی کہ:

”تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔“ (الوصیت صفحہ 6-7)

چنانچہ آپ کی وفات (26 مئی 1908ء) پر اللہ تعالیٰ نے اس قدرت ثانیہ کو ”خلافت علیٰ منہاج نبوت“ کے رنگ میں ظاہر فرمایا۔ دین احمد کی شمع نے جہاں نور الدین کے ذریعہ سے ظلمتوں کو دور کیا وہاں بشیر الدین نے اس نور کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیا۔ نصرۃ الہی ناصر کے شامل حال رہی تو ”ظاہر“ کے ذریعہ سے یہ شجر طیب پاک و مطہر ہو گیا۔ اور آج خدا تعالیٰ نے ”مسرو“ ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ مومنین

کے دلوں کو فحش و سہمت عطا فرمائی ہے۔ آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسند خلافت پر متمکن ہونے سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مبارک ارشاد ایک نئی شان میں جلوہ گر ہوا کہ:-

”دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نمینین و امراء اولیاء و خلفاء ہے تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں۔ اور ان کے نمونے پر اپنے تئیں بنا کر نجات پائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ یہ دونوں شقیں ظہور میں آجائیں۔“

(سبزا شہزادہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 462)
الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ہم نے ایک بار پھر اس مبارک ارشاد کا ظہور قدرت ثانیہ کے پانچویں بابرکت مظہر کی صورت میں دیکھ لیا جبکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور تقدیر کے نتیجہ میں خلافت کا تاج سیدنا دامادنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سر پر رکھا گیا۔

آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صلی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے پوتے ہیں 15 ستمبر 1950ء کو ربوہ پاکستان میں صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اور محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کے ہاں پیدا ہوئے آپ نے دنیاوی اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور خدا کی منشاء کے مطابق وقف زندگی کی عظیم سعادت حاصل کی۔ میٹرک تعلیم الاسلام ہائی اسکول اور بی اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے کیا۔ 1976ء میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے ایم ایس سی کی ڈگری ایگریکلچرل سائنس میں حاصل کی 31 جنوری 1977ء کو آپ کی شادی مکرمہ سیدہ امہ السیوح بیگم صاحبہ بنت صاحبزادی امہ الحکیم صاحبہ مرحومہ و مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب سے ہوئی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک بیٹی مکرمہ امہ الوارث فاتحہ البیہ مکرمہ فاتحہ احمد ذہری صاحبہ نواب شاہ اور صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب سلمہ سے نوازا ہے حال ہی میں 25 مارچ 2005ء کو بروز جمعہ المبارک حضور پر نور نے مکرم وقاص احمد صاحب کا نکاح عزیزہ سیدہ ہبیہ الروف صاحبہ سلمہ اللہ بنت مکرم ذاکر سیدنا شیر بختی صاحبہ ساکن ربوہ کے ہمراہ اعلان فرمایا۔ اور 26 مارچ کو بعد نماز عشا بیت الفتوح مارڈن سرے ناصر ہال میں تقریب رخصتہ عمل میں آئی۔ قارئین کرام! حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نے 1967ء میں ساڑھے سترہ سال کی عمر میں نظام وصیت میں شمولیت اختیار کی۔ 1977ء میں وقف کر کے نصرت جہاں الحکیم کے تحت غانا روانہ ہوئے جہاں 1977ء تا 1985ء بطور پرنسپل احمدیہ سیکنڈری اسکول 2 سال، ایس اچ 4 سال، اور پھر احمدیہ زرعی فارم نمائے شمالی غانا میں دو سال بطور منیجر رہے جہاں آپ نے غانا میں پہلی بار گندم اگانے کا کامیاب تجربہ کیا۔

1985ء کو پاکستان واپسی ہوئی اور 17 مارچ 1985ء کو نائب وکیل المال ثانی کے طور پر تقرر ہوا۔ 18 جون 1994ء کو آپ کا تقرر بطور ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ہو گیا۔ 10 ستمبر 1997ء کو آپ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مقرر ہوئے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے تقرر کے متعلق فرمایا:

”میں نے انکی جگہ (حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب رحمہ اللہ) ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی ان کے صاحبزادے مرزا مسرور احمد صاحب کو بنایا ہے۔ تو میرا اس الہام کی طرف بھی دھیان پھرا کہ گویا آپ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ میری جگہ بیٹھ“

(بحوالہ بدر 29 اپریل 2003)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق الہامات

قدیم سے خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ اپنے مامورین کو امور غیبیہ کی خبر دیتا ہے یہ امور غیبیہ مختلف نوع کے ہوتے ہیں۔ کچھ کا تعلق انسانی ذات، اس کی اولاد، بلکہ اولاد کی اولاد سے ہوتا ہے وہیں چند ایک کا تعلق غیر دین بلکہ دشمنوں تک سے بھی ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ نے بہت پیشگوئیاں والہامات بیان فرمائے ہیں۔ قارئین! پیشگوئیوں کا یہ اصول ہے کہ بعض پیشگوئیوں میں ملمح مراد ہوتا ہے جبکہ بعض میں اسکا بیٹا بلکہ دیگر اولاد مراد ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ:-

”یہ امر واقعہ ہے کہ بعض پیشگوئیاں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی ایسا واقعہ ہو چکا ہے ایک شخص کے متعلق کی جاتی ہیں لیکن بیٹا مراد ہوتا ہے“ (بحوالہ بدر 29 اپریل 2003ء)

قارئین کرام اس اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند الہامات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے متعلق ملاحظہ فرمائیں۔ 15 ستمبر 1950ء کو آپ ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیدائش ربوہ میں ہوئی۔ چونکہ آپ کا وجود مبارک رجال (من فارس) کا درخشاں ثبوت و برہان بننے والا تھا۔ اس لئے آپ کا اسم گرامی مسرور احمد رکھا گیا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہامی نام ہے۔ چنانچہ

نومبر 1907ء کو الہام ہوا۔

”میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں۔ انسی معک یا مسرور“ یعنی اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں۔“

(بدر 19 نومبر 1907ء صفحہ 4، 5) (الحکم 24 دسمبر 1907ء صفحہ 4 تذکرہ طبع چہارم صفحہ 744)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو 21 اپریل 1903ء کو الہام ہوا۔

”یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے تبدیل ہونے والی نہیں“

(شائع شدہ الحکم 24 اپریل 1903ء صفحہ 12)
اس ضمن میں اللہ جل شانہ کی زبردست تقدیر انتخاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ نئی صورت میں جلوہ گر ہوئی اور 21 اپریل 2003ء کو مولانا عطا الجیب راشد صاحب سیکرٹری مجلس انتخاب خلافت لندن کی طرف سے ایم ٹی اے میں 22 اپریل کو اس کے انعقاد کا اعلان بار بار ہو رہا تھا۔

اس طرح اپریل کے آخری عشرہ کے مشر الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے ایک یہ بھی ہے کہ:-

”اس میں تمام دنیا کی بھلائی ہے“

(البدرد 8 مئی 1903ء تذکرہ صفحہ 471)

اس نئے انقلاب آفریں دور کی عظمت کا پہلا نمونہ آسمان پر قرار پا چکی ہے۔ ”میں لفظ آسمان سے ہی ثابت ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عالمی بیعت اور آسمانی سیٹلائٹ جمیل ایم ٹی اے کے ذریعہ لائف نشر ہونا ایک عجیب شان پیدا کر رہا تھا چاہے:-

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں اک نشان کافی ہے گردل میں ہو خوف کردگار ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

”یہ (حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ) مرزا منصور احمد صاحب کے والد تھے ان کی پیدائش 1895ء میں ہوئی اور وفات 1961ء میں ہوئی انہوں نے 66 سال کی عمر پائی۔ اپنے سب بھائیوں میں سب سے چھوٹی عمر میں فوت ہوئے ہیں۔

حضرت میاں شریف احمد صاحب کے متعلق الہام تھا کہ اللہ ان کو بہت عرصے گا۔ اور امارت دے گا اور ایک الہام یہ بھی تھا کہ ”وہ بادشاہ آیا“ اس کے باوجود تینوں بھائیوں میں سب سے چھوٹی عمر پائی اور کبھی بھی امیر نہیں بنے۔ اس پر لوگ گھبراتے تھے۔ دیکھنے میں ان میں سے کوئی الہام بھی آپ پر پورا نہیں ہوا اور یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ الہامات پورے نہ ہوں۔“

(اردو کلاس نمبر 336 بحوالہ روزنامہ الفضل 20 مارچ 1999ء)

قارئین کرام! حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے الہامات کے متعلق ایک بات بیان فرماتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ کی یہ بھی سنت ہے کہ جس شخص کے متعلق

کوئی بات خدا کی طرف سے ظاہر کی جاتی ہے وہ بعض اوقات اُس کی بجائے اُس کی اولاد یا نسل میں پوری ہوتی ہے۔ جیسا کہ ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں قیصر و کسری کے خزانوں کی کنجیاں دیکھیں مگر آپ ان کنجیوں کے ملنے سے پہلے ہی فوت ہو گئے اور یہ کنجیاں آپ کے خلفاء اور روحانی فرزندوں کے ہاتھ میں آئیں یہ قدرت خداوندی کے عجائبات ہیں۔ جن سے روحانی دنیا معمور نظر آتی ہے اور خدا اپنے مصالح کو بہتر سمجھتا ہے“ (روزنامہ الفضل ربوہ 9 جنوری 1962ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام بابت حضرت مرزا شریف احمد صاحب

”اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں“ (تذکرہ صفحہ 487) کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:-

”میرا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ یہ کشف حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ہرگز نہیں بلکہ ان کے بیٹے حضرت مرزا منصور احمد صاحب پر صادق آتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ واقعات نے اس انداز کو بڑی عمدگی سے ثابت کر دیا کیونکہ حضرت مرزا منصور احمد صاحب کو 45 بار ربوہ میں خلیفہ وقت کی غیر حاضری میں امیر مقامی کے طور پر نیابت کرنے کا شرف حاصل ہوا اور پھر مزید یہ کہ خلافت رابعہ کے دوران 14 سال امیر مقامی رہنے کا غیر معمولی اعزاز حاصل ہوا۔ یہ واقعہ اس سے پہلے کبھی تاریخ احمدیت میں نہیں ہوا۔ اس مضمون کو بیان فرمانے کے بعد حضور نے ایک اور پر معارف بات یہ بیان فرمائی جس کا تعلق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ سے ہے۔ چنانچہ حضور نے خطبہ جمعہ کے آخر میں فرمایا:-

”اب جب کہ میں نے ان کی جگہ ناظر اعلیٰ دامیر مقامی ان کے صاحبزادے مرزا مسرور احمد کو بنایا ہے تو میرا اس الہام کی طرف بھی دھیان پھرا کہ گویا آپ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ میری جگہ بیٹھ“

نیز خطبہ کے بالکل آخر پر فرمایا:-

”میں ساری جماعت کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کیلئے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور بعد میں مرزا مسرور احمد صاحب کے متعلق بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحیح جانشین بنائے تو ہماری جگہ بیٹھ کا مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی اعانت فرمائے۔ (بحوالہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 30 جنوری 1998)

قارئین کرام دنیا نے چشم خود بذریعہ ایم ٹی اے اس نظارہ کو مشاہدہ کیا کہ تو ہماری جگہ بیٹھ ہم چلتے ہیں کا یہ مضمون کس طرح ہمارے پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے ذریعہ پورا ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

اب خاکسار اُس خطبہ نکاح کا کچھ حصہ پیش کرتا

اچاہتا ہے جس میں ہمارے موجودہ حضور ایدہ اللہ کے انتخاب خلافت کی طرف اشارہ موجود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تیسرے بیٹے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے نکاح کا اعلان حضرت حکیم الامت مولانا نور الدین صاحب نے کیا چنانچہ آپ نے اس پر معارف خطبہ میں فرمایا۔

”ہماری خوش قسمتی ہے کہ خدا نے ہمارے امام کو بھی آدم کہا ہے اور بٹ منہم رجا لا کثیر اور نساء کی آیت ظاہر کرتی ہے اس آدم کی اولاد جو دنیا میں اس طرح پھیلنے والی ہے میرا ایمان ہے کہ بڑے خوش قسمت وہ لوگ ہیں جن کے تعلقات اس آدم کے ساتھ پیدا ہوں کیونکہ اس کی اولاد میں سے اس قسم کے رجال اور نساء پیدا ہونے والے ہیں جو خدا تعالیٰ کے حضور میں خاص طور پر منتخب ہو کر اس کے مکالمات سے شرف ہوں گے مبارک ہیں وہ لوگ“

(الحکم جلد 46 نیز خطبہ نور صفحہ 240)

اس نکاح کے موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بنفس نفیس اس مجلس میں رونق افروز تھے۔

یہ بات اس جگہ قابل غور ہے کہ یہ بات کسی اور موقع پر یا کسی اور بیٹے کے نکاح پر نہیں کہی گئی بلکہ ایک خاص موقع پر حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے نکاح پر جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام موجود تھے کہی گئی اس ارشاد کے یہ الفاظ بہت ہی معنی خیر ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور میں خاص طور پر منتخب ہو کر اس کے مکالمات سے شرف ہوں گے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ انتخاب کوئی معمولی انتخاب نہیں ہوگا۔ لاریب یہ الفاظ بہت واضح طور پر انتخاب خلافت کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پہلے خطاب کے ساتھ اس مضمون کو ختم کرتا ہوں حضور فرماتے ہیں۔

”احباب جماعت سے صرف ایک درخواست ہے کہ آج کل دُعاؤں پر زور دیں دُعاؤں پر زور دیں۔ دُعاؤں پر زور دیں۔ بہت دعائیں کریں بہت دعائیں کریں بہت دعائیں کریں اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت فرمائے۔ احمدیت کا قافلہ اپنی ترقیات کی طرف رواں دواں رہے۔ آمین۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 25 اپریل 2003)

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے حضور کی عمر و صحت میں غیر معمولی برکت ڈالے اور روح القدس کے ذریعہ حضور کی تائید و نصرت فرمائے

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللہم اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

بقیہ صفحہ 32

العزیز نے آئندہ تین سالوں کیلئے بہت بڑا مارگٹ جماعت کے سامنے رکھا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

”میری یہ خواہش ہے کہ 2008ء میں خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں جو چندہ دہند ہیں ان میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں۔ اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا جو جماعت خلافت کے سو سال پورے ہونے پر شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی اور اس میں جیسا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ایسے لوگ شامل ہونے چاہئیں جو انجام بالآخر کی فکر کرنے والے اور عبادات بجالانے والے ہیں۔“

(اختتامی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ انگلستان 2004ء)

اب یہ بہت بڑا مارگٹ ہے یعنی ہر جماعت میں سے چندہ دہندگان کی تعداد کے پچاس فیصد کو نظام وصیت میں شامل کرنا اور ایک بھاری تعداد جو ابھی اچھلی صفوں میں بیٹھی ہوئی ہے ان کو اٹھا کر پہلی صفوں میں لاکھڑا کرنا کوئی معمولی کام نہیں ہے بہت بڑا کام ہے۔ صرف دفتر بہشتی مقبرہ یا سکرٹریاں و صایا کے بس کا کام نہیں ہے اس عظیم الشان انقلابی مہم میں تو ہر جماعت کی پوری مجلس عاملہ کو سر جوڑ کر بیٹھنے اور حسن تدبیر کو بروئے کار لانے کی ضرورت ہے۔ اور اس یقین پر قائم ہو کر کوشش کرنے کی ضرورت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے خلیفہ کے دل میں ایک خواہش پیدا فرمائی ہے تو اپنے فضل سے اس خواہش کی تکمیل کے سامان بھی ضرور فرمائے گا۔ لیکن اگر ہم دُعاؤں اور تدابیر کے ساتھ اس نیک خواہش کی تکمیل میں لگے رہیں گے تو مفت اجر و ثواب کے مستحق قرار پائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سلسلہ میں ذیلی تنظیموں کو خصوصی کوشش کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

”خدام الاحیاء النصار اللہ صف دوم جو ہے اور لجنہ اماء اللہ کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے امید ہے کہ احمدی نوجوان بھی اور خواتین بھی اس میں

بھر پور کوشش کریں گے اور اس کے ساتھ ساتھ عورتوں کو خاص طور پر میں کہہ رہا ہوں کہ اپنے ساتھ اپنے خاوندوں اور بچوں کو بھی اس عظیم انقلابی نظام میں شامل کرنے کی کوشش کریں“ (ایضاً)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالہ الوصیت میں احباب جماعت کو اس آسانی نظام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے متنبہ فرماتے ہیں:-

”یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہہ بالا کر دے گا قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اُس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو نال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کاش میں تمام جائیداد کیا مقولہ اور کیا غیر مقولہ خدا کی راہ میں دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد ترجیح کرو کہ کام آدے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں۔ بلکہ تم اشاعت دین کیلئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتر ہے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو نال دیں گے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے“ (الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 328-329)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اختتامی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ برطانیہ 2004 کے آخر پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مذکورہ بالا اقتباس پیش کر کے آخر پر فرمایا:-

”پس غور کریں فکر کریں جو سستیاں کوتاہیاں ہو چکی ہیں ان پر استغفار کرتے ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد اس نظام وصیت میں شامل ہو جائیں اور اپنے آپ کو بھی پچائیں اور اپنی نسلوں کو بھی پچائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھی حصہ پائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆ ☆ ☆



Syed Bashir Ahmed
Proprietor

ALIAA EARTH MOVERS

(Earth Moving Contractor)

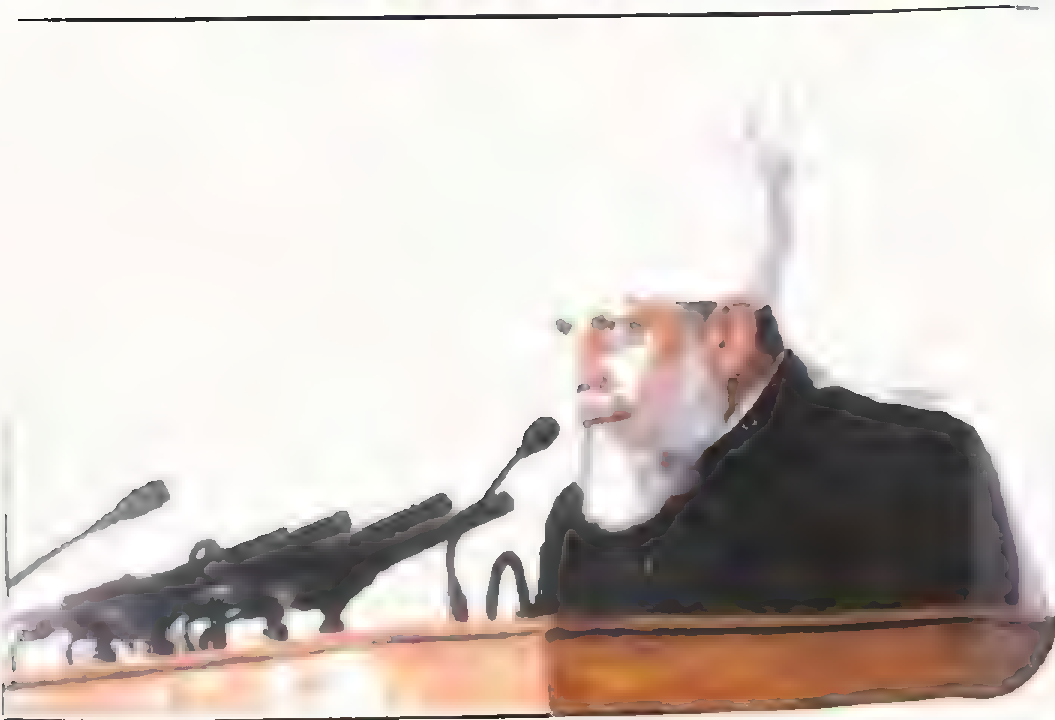
Available :

Tata Hitachi, Ex200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659,
9337271174, 9437378063



سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پہلے جلسہ سالانہ برطانیہ
(منعقدہ 25/26/27 جولائی اسلام آباد ٹلفورڈ) کے چند لٹشین مناظر



جلسہ سالانہ برطانیہ منعقدہ 29-30-31 جولائی 2005 کے موقع پر
حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطاب فرماتے ہوئے



لوائے احمدیٹ لہراتے ہوئے



بورکینا فاسو (مغربی افریقہ) میں حضرت سیدہ امہ السیوح بیگم صاحبہ مدظلہا رحمہم سیدنا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی خدمت میں
اللہ تعالیٰ بضرہ العزیز بعض خواتین میں سلائی مشینیں تقسیم فرماتے ہوئے



حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز سابق امیر جماعت احمدیہ یو کے، محترم ڈاکٹر صاحب کو
گزشتہ سال 21 ویں صدی کی عظیم شخصیات کا ایوارڈ اور میڈل ملا۔ قلم ازیں آپ کو مختلف عالمی اعزازات سے نوازا گیا ہے اب آپ
ورلڈ فیسٹور کا مگر ایس امریکہ کے سینیٹر منتخب ہوئے ہیں



گزشتہ سال آنے والے سمندری زلزلہ سونامی کے موقع پر جماعت احمدیہ بھارت نے مصیبت زدگان میں پندرہ لاکھ روپے کی امدادی
رقم خرچ کی اس موقع پر جماعت کی طرف سے تاریخ 22 فروری وزیراعظم بھند جناب ڈاکٹر منوہن سنگھ کو اڑھائی لاکھ روپے کا ریٹ
ڈرافٹ ان کی رہائش گاہ میں پیش کرتے ہوئے۔ دائیں سے بائیں مکرم داؤد احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ دہلی، مکرم سید خیر احمد
صاحب ناظم وقف جدید اندرون، مکرم محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ، مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید
اور مکرم سید سلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ دہلی



مکرم مولوی خیر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح و ارشاد برائے نومبر 3 اکتوبر 2005 کو مسجد احمدیہ (قراچہ ضلع موگا،
پنجاب) کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے۔ ساتھ میں لال پگڑی والے صدر جماعت احمدیہ شمس پور ضلع پیٹالہ، کالی پگڑی والے مکرم ذیل
خان صاحب صدر جماعت احمدیہ ضلع موگا، سفید پگڑی والے مکرم ظیل خان صاحب صدر جماعت احمدیہ ایٹلس بھٹنڈہ بھی کھڑے ہیں۔ ماہ
اکتوبر میں مولوی صاحب موصوف نے پنجاب میں 6 مساجد کی بنیاد رکھی۔



19 جون 2005 کو بھوٹان بارڈر راجے گاؤں احمدیہ مشن میں اس کا نفرنس منعقد ہوئی اس موقع پر مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل
الاعلیٰ تحریک جدید قادیان تقریر کرتے ہوئے جبکہ شیخ پرکرم برہان احمد صاحب ناظر نشر و اشاعت، مکرم محمد کریم الدین صاحب شاہد
ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون (صدر جلسہ) مکرم ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت، بھجیلی نشست میں مکرم حبیب الرحمن
خاص صاحب مبلغ سلسلہ بھوٹان اور مکرم سید نسیم احمد صاحب مبلغ سلسلہ سکم



کانپور میں 5 نومبر 2005 کو منعقدہ عالمی جلسہ پیشوا یان مذاہب کے موقع پر جماعت احمدیہ کے نمائندہ مکرم ظہیر احمد صاحب خادم
ناظر دعوت الی اللہ دیگر مذاہب کے نمائندگان کے ساتھ شیخ پرکرم برہان اس موقع پر موصوف نے اسلام کی نمائندگی میں تقریریں۔



مکرم فضل الرحمن صاحب بھی مبلغ سلسلہ سکم کے سرگرم اہلکار ہیں جن کی پاس آئیں باندھی گئی تھیں
قرآن مجید کا ترجمہ کرتے ہوئے



Enadu ٹی وی چینل کے چیف بیورو جماعت احمدیہ کے پریس ایڈیٹر میڈیا
دفتر سے جلسہ سالانہ کی کوریج کے سلسلہ میں گفتگو کرتے ہوئے۔



بوسنیائی جناب کے پکاش جوسان کی خدمت میں مکرم محمد ظفر صاحب سلسلہ اموی نوپکا کو بیٹھنے کے لئے ہوئے
ماتو شکر محمد شہزاد مولوی صاحب اب سوزگار افغان جماعت کے راوی



جناب آرمہ پاکی کی نائب ذوالقادر صوبہ ہزارہ کی خدمت میں مولوی نوپکا کو بیٹھنے کے لئے ہوئے مکرم ظہیر احمد صاحب
ہزار پور کی آمد پر شہزاد محمد شہزاد مولوی صاحب اب سوزگار افغان جماعت کے راوی

قدیم و جدید قادیان



شرائط بیعت کی بصیرت افروز تشریح

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے خطابات کی روشنی میں

محمد یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان

خدائے ذوالجلال والا کرام کا جس قدر بھی شکر کیا جائے وہ کم ہے اس کا بیحد ہم پر فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں پیارے حبیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے مسیح موعود و مہدی معبود سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو پہنچانے اور ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ آپ کو جب خدا کی طرف سے بیعت لینے کا اذن ہوا تو آپ نے بیعت کرنے والوں کیسے اشتہار تکمیل تبلیغ 12 جنوری 1889 میں دس شرائط بیعت مقرر فرمائیں ان شرائط کو جاننا اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنا ہم سب کیلئے بیحد ضروری ہے۔

قبل اس کے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات جمعہ اور خطابات کی روشنی میں ایک جائزہ پیش کیا جائے یہ تحریر کرنا ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا دعویٰ فرمایا۔

آپ کا دعویٰ ::

مسیح جو آنے والا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو جس کے کان سننے کے ہوں سے یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور لوگوں کی نظروں میں عجیب۔

آپ کا مقام آپ کی نظر میں ::

خداوند کریم نے اس رسول مقبول کی متابعت اور محبت کی برکت سے اور اپنے پاک کلام کی پیروی کی تاثیر سے اس خاکسار کو اپنے مخاطبات سے خاص کیا ہے اور علوم لدنیہ سے سرفراز فرمایا ہے۔ اور بہت سے اسرار مخفیہ سے اطلاع بخشی ہے اور بہت سے حقائق اور معارف سے اس ناچیز کے سینہ کو پر کر دیا ہے اور بار بار بتلادیا ہے کہ یہ سب عطیات اور عنایات اور یہ سب تفضلات اور احسانات اور یہ سب تلطفات اور توجہات اور یہ سب انعامات اور تائیدات اور یہ سب مکالمات اور مخاطبات ہمیں متابعت و محبت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (براہین احمدیہ صفحہ 623) میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسمان سے وقت پر میں ہوں وہ نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ”وہ خدا جو تمام نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ پر بمقام طور ظاہر ہوا اور حضرت مسیح پر شیعہ کے پہاڑ پر طلوع فرمایا اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر فاران کے پہاڑ پر چکا وہی قادر قدوس خدا میرے پرچم فرمایا ہوا ہے اس نے مجھ سے باتیں کیں اور مجھے فرمایا کہ وہ اعلیٰ وجود جس کی پرستش کے لئے تمام نبی بھیجے گئے ہیں ہوں

میں اکیلا خالق اور مالک ہوں اور کوئی میرا شریک نہیں اور میں پیدا ہونے اور مرنے سے پاک ہوں۔

(ضمیمہ رسالہ جہاد صفحہ 8)

جماعت احمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد سلسلہ خلافت منہاج نبوت پر جاری رہی ساری ہے اور اس وقت اللہ کے فضل سے خدا تعالیٰ نے ہمیں سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی باہرکت قیادت کا شرف بخشا ہے اور جماعت احمدیہ اپنے پیارے امام کے خطابات اور خطبات جمعہ اور دیگر زیریں نصائح اور دلنشین پیغامات سے مستفید ہو رہی ہے الحمد للہ علی ذالک۔

ہم لوگ بہت خوش قسمت ہیں کہ ہمارے پیارے امام نے ہم سب کی راہنمائی اور آسانی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دس شرائط بیعت کی اپنے خطابات اور خطابات میں نہایت ہی احسن اور عمدہ رنگ میں تفصیل بیان فرمائی ہے چنانچہ خاکسار بدر کے اس خصوصی شمارہ میں ان کا مختصر سا خلاصہ بیان کرنے کی کوشش کرے گا تاکہ سب کی صورت میں احمدی احباب اس سے استفادہ کر سکیں۔

شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آئے۔

سوم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتیٰ الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا کے احسانوں کو یاد کرے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی کوئی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا بہر حال راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور

ذکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو ہلکی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو ہلکی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا۔

نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض اللہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض اللہ باقرار طاعت در معروف باندہ کر اس پر تادقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقات اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔ اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری 1889ء

شرائط بیعت کی تفصیل پر حضور انور کا ارشاد فرمایا کہ بعض دوستوں کے خطوط آئے ہیں کہ ہم نے تجدید بیعت تو کر لی ہے اور ہم نے شرائط بیعت پر پابندی کرنے کا اقرار اور عہد بھی کیا ہے۔ لیکن ہمیں پوری طرح ادراک نہیں اور نہ ہمیں پتہ ہے کہ وہ بیعت کی دس شرائط کیا ہیں

بیعت کیا ہے

حضور انور نے فرمایا کہ سب سے پہلے تو یہ وضاحت کر دوں کہ بیعت کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ”یہ بیعت جو ہے اس کے معنی اصل میں اپنے تئیں بیچ دینا ہے۔ اس کی برکات و تاثیرات اسی شرط سے وابستہ ہیں جیسے تخم زمین میں بویا جاتا ہے تو اس کی ابتدائی حالت یہی ہوتی ہے کہ گویا وہ کسان کے ہاتھ سے بویا گیا ہے اور اس کا کچھ پتہ نہیں کہ اب وہ کیا ہوگا لیکن اگر وہ تخم عمدہ ہوتا ہے اور اس میں نشوونما کی قوت موجود ہوتی ہے تو خدا کے فضل سے اور اس کسان کی سعی سے وہ اُپر آتا ہے اور ایک دانہ کا ہزار دانہ بنتا ہے اسی طرح سے انسان بیعت کنندہ کو اول انکساری اور بجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ

ہونا پڑتا ہے تب وہ نشوونما کے قابل ہوتا ہے لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا۔ (ملفوظات جلد ششم)

بیعت سے مراد خدا تعالیٰ کو جان سپرد کرنا ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سلسلہ میں مزید وضاحت کرتے ہوئے

فرمایا ہے ”بیعت سے مراد خدا تعالیٰ کو جان سپرد کرنا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے اپنی جان آج خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں بیچ دی۔ یہ بالکل غلط ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں چل کر انجام کار کوئی شخص نقصان اٹھاوے صادق کبھی نقصان نہیں اٹھا سکتا نقصان اسی کا ہے جو کاذب ہے۔ جو دنیا کے لئے بیعت کو اور عہد کو جو اللہ تعالیٰ سے اس نے کیا ہے توڑ رہا ہے وہ شخص جو محض دنیا کے خوف سے ایسے امور کا مرتکب ہو رہا ہے وہ یاد رکھے کہ بوقت موت کوئی حاکم یا بادشاہ اسے نہ چھڑا سکے گا اس نے احکم الحاکمین کے پاس جانا ہے جو اس سے دریافت کرے گا کہ تو نے میرا پاس کیوں نہیں کیا؟ اس لئے ہر مومن کیلئے ضروری ہے کہ خدا جو ملک السموات والارض ہے اس پر ایمان لاوے اور سچی توبہ کرے (ملفوظات جلد ہفتم 29)

اللہ کی طرف سے بیعت لینے کا حکم

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو 1888 کی پہلی سہ ماہی کے تین مہینوں میں اللہ کی طرف سے بیعت لینے کا ارشاد ہوا۔ ربانی حکم کے الفاظ یہ تھے ”اذا عزمتم فتوکل علی اللہ واصنع الفلک باعیننا ووحینا الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ یداللہ فوق یدیہم“ (اشتہار یکم دسمبر 1888ء)

یعنی جب تو عزم کرے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر اور ہمارے سامنے اور ہماری وحی کے تحت کشتی تیار کر جو لوگ تیرے ہاتھ پر بیعت کریں گے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہوگا۔

سلسلہ بیعت کا آغاز

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس لدھیانہ تشریف لے گئے اور حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان میں فروکش ہوئے اور آپ نے 4 مارچ 1889ء کو ایک اشتہار میں بیعت کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور پھر ہدایت فرمائی کہ بیعت کرنے والے اصحاب 20 مارچ کے بعد لدھیانہ پہنچ جائیں۔ (تبلیغ رسالت جلد اول) چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 23 مارچ 1889ء کو صوفی احمد جان صاحب کے مکان واقع محلہ جدید میں بیعت لی اور حضرت منشی عبد اللہ سنوری کی روایت کے مطابق بیعت کے تاریخی ریکارڈ کیلئے ایک رجسٹریار کیا گیا جس کا نام ”بیعت توبہ برائے تقویٰ و طہارت“ رکھا گیا۔ پہلی بیعت حضرت حکیم مولانا نور الدین نے کی۔ اس موقع پر بھی حضور علیہ السلام نے جو چند احباب

بیٹھے تھے کو کچھ قیمتی نصائح فرمائیں۔

پہلی شرط بیعت

شرک سے مجتنب رہنا۔ حضور انور نے قرآن مجید کی سورۃ النساء کی آیت 49۔ ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء ومن يشرك بالله فقد افترى اثماً عظيماً ترجمہ: یقیناً اللہ معاف نہیں کرے گا اس کو کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے علاوہ سب کچھ معاف کر دے گا جس کے لئے وہ چاہے۔ اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو یقیناً اس نے بہت بڑا گناہ کیا ہے۔ حضور انور نے اس سلسلہ میں وضاحت کے ساتھ شرک کی مختلف اقسام کا ذکر کرتے ہوئے احادیث اور حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کی روشنی میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔

دوسری شرط بیعت:

کے ضمن میں حضور انور نے فرمایا ”اس ایک شرط میں قسم کی برائیاں بیان کی گئی ہیں کہ ہر بیعت کرنے والے کو، ہر اس شخص کو جو اپنے آپ کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے ان برائیوں سے بچنا ہے۔ سب سے بڑی برائی جھوٹ ہے۔ اور جھوٹ ہی تمام برائیوں کی جڑ ہے فرمایا آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو صرف بچ بولے اور جھوٹ کو ترک کرنے کا عہد کرنے کے عوض میں اُسے تمام برائیوں سے چھٹکارا دلایا۔ اُس نے سب برائیوں کو ترک کیا۔

حضور انور نے ایک حدیث پیش فرمائی کہ حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا: سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف اور جو انسان ہمیشہ سچ بولے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ گناہ اور فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور جہنم کی طرف اور جو آدمی ہمیشہ جھوٹ بولے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے (بخاری)

اس ضمن میں مزید حضور نے سورۃ الحج آیت 31 سورۃ البقرہ آیت 283 البقرہ آیت 284 الانعام آیت 153 النساء آیت 136۔ المائدہ آیت 9 الاحزاب آیت 36 العصر آیت 4 الفرقان آیت 73 پیش کرتے ہوئے جھوٹ سے بچنے کیلئے مختلف پیرایہ میں تشریح فرمائی اسی طرح آپ نے دوسری شرط میں بیان فرمودہ زنا۔ بدنظری۔ فسق و فجور ظلم۔

خیانت۔ فساد و بغاوت وغیرہ برائیوں کی قرآن مجید و احادیث رسول اللہ صلعم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ تعلیم کی روشنی میں تشریح کرتے ہوئے فرمایا یہی وہ اصول ہیں جن پر چل کر ایک احمدی خدا تک پہنچنے میں کامیاب ہو سکتا ہے اس ضمن میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پیش فرمایا۔

”یہ وہ میرے سلسلہ کے اصول ہیں جو اس سلسلہ کیلئے امتیازی نشان کی طرح ہیں جس انسانی ہمدردی اور ترک ایذا یعنی نوع اور ترک مخالفت حکام کی یہ

سلسلہ بنیاد ڈالتا ہے دوسرے مسلمانوں میں اس کا وجود نہیں۔ ان کے اصول اپنی بے شمار غلطیوں کی وجہ سے اور طرز کے ہیں جن کی تفصیل کی حاجت نہیں اور نہ یہ ان کا موقع ہے“

(ضمیمہ تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15)

تیسری شرط بیعت

بچ وقت نمازوں کا التزام فرمایا کہ اس شرط میں سب سے پہلے حکم یہی ہے کہ اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق پانچ وقت نمازیں بلاناغہ ادا کی جائیں فرمایا اللہ اور رسول کا حکم ہے مرد اور عورتوں دونوں کیلئے اور ان بچوں کیلئے بھی جو دس سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں کہ نماز وقت پر ادا کرو۔ مردوں کے لئے یہ حکم ہے کہ نماز باجماعت کی ادائیگی کا اہتمام کرو۔ مسجدوں میں جاؤ ان کو آباد کرو۔ اس کے فضل تلاش کرو۔ بچ وقت نماز کے بارہ میں کوئی چھوٹ نہیں۔ اور سفر میں بھی کچھ رعایت تو ہے یا بیماری میں بھی رعایت ہے۔ یا جیسے یہ ہے کہ جمع کر لو قصر کر لو۔ اور اگر بیماری میں مسجد نہ جانے کی چھوٹ ہے تو ان باتوں سے اندازہ ہو جانا چاہئے کہ نماز باجماعت کی کتنی اہمیت ہے اس کی اہمیت کے بارہ میں اب میں مزید کچھ اقتباسات پڑھتا ہوں لیکن یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہر بیعت کنندہ کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہم اپنے آپ کو بیچنے کا عہد کر رہے ہیں لیکن کیا اس واضح قرآنی حکم کی پابندی بھی کر رہے ہیں۔ ہر احمدی اپنے نفس کے لئے خود مذکر ہے خود اپنا جائزہ لیں خود دیکھیں۔ اگر ہم خود ہی اپنے آپ کو اپنے نفس کو اٹھولنے لگیں تو ایک عظیم انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔

حضور نے بعض قرآنی آیات احادیث رسول کریم ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کی روشنی میں بچ وقت نماز کے بارہ میں مفصل رنگ میں روشنی ڈالتے ہوئے نماز تہجد کے بارہ میں فرمایا۔

نماز تہجد کا التزام کریں:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن الليل فتهجد به نافلة لك عسى ان يبعثك ربك مقاماً محموداً۔ (بنی اسرائیل) سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کرو اور فجر کی تلاوت کو اہمیت دو۔ یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے اور رات کے ایک حصہ میں بھی اس (قرآن) کے ساتھ تہجد پڑھا کر یہ تیرے لئے نفل کے طور پر ہوگا قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود پر فائز کر دے۔

ایک حدیث ہے حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات کا آخری پہر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سماء دنیا پر نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول کروں۔ کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں۔ کوئی ہے جو مجھ سے رزق طلب کرے تو میں اسے رزق عطا کروں۔ کوئی ہے جو مجھ سے اپنی تکلیف کے دور کرنے کیلئے دعا کرے تو میں اس کی تکلیف کو دور کروں۔ اللہ

تعالیٰ یونہی فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاتی ہے (مسند احمد بن حنبل)

فرمایا بہت سارے لوگ دعاؤں کیلئے لکھتے ہیں خود بھی اس طریق پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش بھی نازل ہوتے دیکھیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں مداومت اختیار کریں

فرمایا اسی تیسری شرط بیعت میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی کوشش کرتا رہے گا درود بھیجے گا اس میں باقاعدگی اختیار کرے گا اس بارہ میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان الله وملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً۔

(الاحزاب آیت 57)

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

حضرت عبداللہ بن عمر بن عاص سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو تم بھی وہی الفاظ دہراؤ جو وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو۔ جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس گنا رحمتیں نازل فرمائے گا۔

پھر فرمایا۔ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو جو جنت کے مراتب میں سے ایک مرتبہ ہے جو کہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ کو ملے گا اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں گا جس کسی نے بھی میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگا اس کیلئے شفاعت حلال ہو جائے گی (صحیح مسلم)

تو یہ سب کو مد نظر رکھنا چاہئے کہ اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کیلئے خدا تک پہنچنے کیلئے اپنی دعاؤں کو اللہ کے حضور قبولیت کا درجہ دلوانے کیلئے ضروری ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اختیار کریں اور اس کا سب سے بہترین ذریعہ جس طرح حدیث میں آتا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ نے بھی فرمایا ہے یہی ہے کہ بہت زیادہ درود پڑھنا چاہئے اللھم صل علی محمد علی ال محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی ال محمد ابراہیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی ال محمد ابراہیم انک حمید مجید۔

استغفار میں مداومت اختیار کریں۔ حضور نے فرمایا اس سلسلہ میں بھی قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فسبح بحمد ربك واستغفره انه كان تواباً (النصر آیت 2) پس اپنے رب کی حمد کے ساتھ (اللہ کی) تسبیح کرو اور اُس سے مغفرت مانگ یقیناً وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے اس سلسلہ میں حضور نے بہت سی احادیث اور حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات پیش کرتے ہوئے قرآن مجید کی آیت فقل استغفروا ربکم انه کان غفاراً یرسل السماء علیکم مدراراً ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت

ویجعل لکم انھرا (نوح آیت 32) تلاوت کرو ترجمہ: پس میں نے کہا اپنے رب سے بخشش طلب کرو یقیناً وہ بہت بخشش والا ہے وہ تم پر لگاتا برسنے والا بادل بھیجے گا اور وہ اموال اور اولاد کے ساتھ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغات بنائے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کرے گا۔

اس کے بعد حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش فرمایا۔

”میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تا کہ تم نئی زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں۔ میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا ہے اور اپنے گناہوں کی سچی توبہ کرتا ہے غفور اور رحیم خدا اُس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے تب فرشتے اُس کی حفاظت کرتے ہیں“ (ملفوظات جلد سوم)

چوتھی شرط بیعت

”یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے“ فرمایا جیسا کہ اس شرط سے واضح ہے کہ غصہ میں آکر مغلوب الغضب ہو کر اپنی انا کا مسئلہ بنا کر اپنی جھوٹی غیرت کا اظہار کرتے ہوئے نہ ہی اپنے ہاتھ سے نہ ہی زبان سے کسی کو دکھ نہیں دینا۔ یہ تو ہے ہی ایک ضروری شرط کہ کسی مسلمان کو دکھ نہیں دوں گا یہ تو ہمارے اوپر فرض ہے اس کی پابندی تو ہم نے خصوصیت سے کرنی ہی ہے کیونکہ مسلمان تو ہمارے پیارے محبوب ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف منسوب ہونے والے ہیں ان کی برائی کا تو ہم سوچ بھی نہیں سکتے سوائے اُن نام نہاد علماء کے جو اسلام کے نام پر ایک دھبہ ہیں جنہوں نے اس زمانہ کے مسیح موعود اور مہدی کے خلاف اپنی دشمنی کی انتہا کر دی ہے ان کے خلاف بھی ہم اپنے خدا سے اُس قادر و توانا خدا سے جو سب قدرتوں کا مالک ہے ایسے شریروں خلاف مدد مانگتے ہوئے اُس کے حضور جھکتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ اے اللہ تو ہی ہے ان کو پکڑ اور یہ بھی اس لئے کہ خدا کا رسول ان کو بدترین مخلوق کہہ چکا ہے ورنہ ہمیں کسی سے عناد اور کسی کے خلاف غصہ نہیں ہم تو اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے غصہ کو دبانے کی نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے۔

الذین ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین (ال عمران)

یعنی وہ لوگ جو آسائش میں بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی اور غصہ دبا جانے والے لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

در گذر سے کام لو: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں حسد نہ کرو۔ آپس میں نہ جھگڑو۔ آپس میں بغض نہ رکھو۔ اور ایک دوسرے سے دشمنیاں مت رکھو اور تم میں سے کوئی ایک دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے۔ اے اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا اُسے ذلیل نہیں کرتا اور اُسے حقیر نہیں جانتا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا اتقوا کی بھینا یعنی تقویٰ یہاں ہے۔ کسی آدمی کے شر کیلئے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون مال اور عزت حرام ہے۔ (صحیح مسلم) حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ”انسان کو چاہئے شوخ نہ ہو۔ بے حیائی نہ کرے مخلوق سے بدسلوکی نہ کرے۔ محبت اور نیکی سے پیش آوے۔ اپنے نفسانی اغراض کی وجہ سے کسی سے بغض نہ رکھے۔ سختی اور نرمی مناسب موقع اور مناسب حال کرے“ (ملفوظات جلد 5)

پانچویں شرط بیعت:

یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا دھوس سے باز آجائے گا۔ فرمایا حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ تم میرے سے اس بات پر بھی عہد بیعت کرو کہ رسم و رواج کے پیچھے نہیں چلو گے۔ ایسے رسم و رواج جو تم نے دین میں صرف اور صرف اس لئے شامل کر لئے ہیں کہ تم جس معاشرے میں رہ رہے ہو اس کا وہ حصہ ہیں۔ دوسرے مذاہب میں چونکہ وہ رسمیں تھیں اس لئے تم نے بھی اختیار کر لیں۔ مثلاً شادی بیاہ کے موقع پر بعض فضول کی رسمیں ہیں۔ جیسے بری کو دکھانا یا وہ سامان جو دو لہا والے دولہن کے لئے بھیجتے ہیں اس کا اظہار پھر جہیز کا اظہار باقاعدہ نمائش لگائی جاتی ہے۔

اسلام تو صرف حق مہر کے اظہار کے ساتھ نکاح کا اعلان کرتا ہے باقی سب فضول رسمیں ہیں رسم و رواج کے بارہ میں حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دین کے معاملہ میں کوئی ایسی نئی رسم پیدا کرتا ہے جس کا دین سے کوئی تعلق نہیں تو وہ رسم مردود اور غیر معقول ہے۔

ان نئی بدعات و رسوم رد کرنے کے لائق ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا جن رسموں کا دین سے کوئی واسطہ نہیں ہے جو دین سے دور لے جانے والی اللہ اور اس کے رسول کے احکامات اور ارشادات کی تخفیف کرنے والی ہیں وہ سب مردود رسمیں ہیں سب فضول ہیں رد کرنے کے لائق ہیں۔ پس ان سے بچو کیونکہ پھر یہ دین میں نئی نئی بدعات کو جگہ دیں گی اور دین بگڑ جائے گا۔ جس طرح اب دیکھو دوسرے مذاہب میں رسموں نے جگہ پا کر دین کو بگاڑ دیا ہے۔ خیر یہ تو ہوتا تھا کیونکہ اس زمانے میں زندہ مذہب صرف اور صرف اسلام ہی رہتا تھا۔ حضور انورؐ نے اس سلسلہ میں مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ آج

یہاں اس مغربی معاشرہ میں جو رہے ہیں یہاں کے بے تحاشہ رسم و رواج ہیں جو آپ کو مذہب سے دور لے جانے والے اسلام کی خوبصورت تعلیم پر پردہ ڈالنے والے رسم و رواج ہیں۔ طور طریق ہیں کیونکہ دنیا داری کی جو چکا چوند ہے زیادہ اثر کرتی ہے۔ اس لئے اس معاشرے میں بہت پھونک پھونک کر قدم اٹھانے کی ضرورت ہے تو بجائے ان کی غلط قسم کی رسوم اپنانے کے اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کرنی چاہئے ہر احمدی کا اتنا مضبوط کیریکٹر ہونا چاہئے اتنا مضبوط کردار ہونا چاہئے کہ مغربی معاشرہ اس پر اثر انداز نہ ہو۔ اس معاشرے میں جب ایک عورت پردے کی خوبیاں بیان کرے گی تو اس کا بہر حال زیادہ اثر ہوگا۔ بہ نسبت اس کے کہ مرد پردے کے فوائد اور خوبیاں اس معاشرے میں بیان کرتے پھریں فرمایا کہ اسلامی تعلیم کے لئے ہمارا رہنما قرآن شریف ہے۔ پس رسم و رواج سے بچنا ہوا دھوس سے بچنا اسلامی تعلیم کا حصہ ہے اور اس تعلیم کو سمجھنے کیلئے ہمارے لئے رہنما قرآن شریف ہے۔

قرآن مجید عمیق حکمتوں سے پر ہے اور قرآن شریف کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں اس کو مجبور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکموں میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی نالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ (کشتی نوح)

(اختیاتی خطاب جلسہ سالانہ جرمی 03)

ساتویں شرط بیعت:

”یہ کہ تکبر اور نخوت کو بھکی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔“

حضور انورؑ نے فرمایا۔ شرک کے بعد تکبر جیسی کوئی بلا نہیں شیطان چونکہ تکبر دکھانے کے بعد سے ابتداء سے ہی یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ میں اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگاؤں گا اور عباد الرحمن نہیں بنے دوں گا اور مختلف طریقوں سے اس طرح انسان کو اپنے جال میں پھنساؤں گا کہ اس سے نیکیاں اگر سرزد ہو بھی جائیں تو وہ اپنی طبیعت کے مطابق ان پر گھمنڈ کرنے لگے اور یہ نخوت اور یہ گھمنڈ انسان کو آہستہ آہستہ تکبر کی طرف لے جائے گا۔ یہ تکبر آخر کار اس کو اس نیکی کے ثواب سے محروم کر دے گا۔ تو کیونکہ شیطان نے پہلے دن سے ہی یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ انسان کو راہ راست سے ہٹائے گا اور اس نے خود بھی تکبر کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ کے حکم کا انکار کیا تھا اس لئے یہی وہ حربہ ہے جو

شیطان مختلف حیلوں بہانوں سے انسان پر آزماتا ہے اور سوائے عباد الرحمن کے کہ وہ عموماً اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں عبادت گزار ہوتے ہیں اس حملہ سے بچتے رہتے ہیں اس کے علاوہ عموماً تکبر ہی ہے جس کے ذریعہ شیطان انسان کو اپنی گرفت میں لینے میں کامیاب ہو جاتا ہے یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ کہ ہم نے بیعت کرتے ہوئے شرط تسلیم کر لی کہ تکبر نہیں کریں گے نخوت نہیں کریں گے۔ اس کو بھکی چھوڑ دیں گے یہ اتنا آسان کام نہیں۔ اس کی مختلف قسمیں ہیں۔ مختلف ذریعوں سے انسانی زندگی پر شیطان حملہ کرتا رہتا ہے۔ بہت خوف کا مقام ہے اس لئے حضرت مسیح موعودؑ نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کیلئے بھی اس ساتویں شرط میں ایک راستہ دکھادیا فرمایا جب تم تکبر کی عادت کو چھوڑ دو گے تو جو خلا پیدا ہوگا اس کو اگر عاجزی اور فروتنی سے پر نہ کیا تو تکبر پھر حملہ کرے گا۔ اس لئے عاجزی کو اپناؤ یہی راہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ اللہ نے الہاماً بھی فرمایا کہ ”تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں حضور انورؑ نے قرآن شریف کی آیت

فلا تصعر خدک للناس ولا تمش فی الارض مریحاً ان اللہ لا یحب کل مختال فخور کی تشریح فرماتے ہوئے بعض احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اقتباسات کی روشنی میں تکبر پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

فرمایا تکبر خدا کی نگاہ میں سخت مکروہ ہے خدا تعالیٰ کو قطعاً تکبر پسند نہیں ہے ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ تکبر اپنے پاس پھٹکنے نہ دے۔ دوسری بات حضور نے یہ بیان فرمائی کہ فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرنے سے مراد یہی ہے کہ ایک اعلیٰ وصف ایک اعلیٰ صفت ایک اعلیٰ خلق اپنے اندر پیدا کرنا ہوگا ورنہ پھر شیطان حملہ کرے گا کیونکہ وہ اسی کام کیلئے بیٹھا ہے کہ آپ کا پیچھا نہ چھوڑے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ عاجز اور متکبر اکٹھے رہ سکیں۔

پس ہر احمدی ایک دوسرے کو معاف کرنے کی عادت ڈالے اگلے جہان میں بھی درجات بلند ہو رہے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی آپ کی عزتیں بڑھاتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی خاطر کئے گئے کسی فعل کو کبھی بغیر اجر کے جانے نہیں دیتا۔

فرمایا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ”تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشا ہے اور بد بخت وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا جھجھ میں حصہ نہیں۔“

آٹھویں شرط بیعت:

”یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا۔“

حضور اقدسؑ نے فرمایا دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا

عہد ایک ایسا عہد ہے کہ جماعت کا ہر فرد جس عہد جماعت کے ساتھ باقی مدد رابطہ ہے اجلاس اجتماعوں وغیرہ میں شامل ہوتا ہے وہ اس عہد کو بار بار دہراتا ہے ہر جہان اور ہر جہاں وغیرہ میں جی تیز لگائے جاتے ہیں اور اکثر ان میں یہ جی ہوتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ کیوں کہ اس بات کو اتنی اہمیت دی گئی ہے اس لئے کہ اس کے بغیر ایمان قائم ہی نہیں رہ سکتا۔ اس پر عمل کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس لئے اس کے حصول کیلئے ہر وقت ہر لمحہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہنا چاہئے۔ اس کا فضل ہی ہوتا ہے اعلیٰ معیار قائم ہو سکتا ہے۔ اس آٹھویں شرط کے سلسلہ میں حضور نے مزید وضاحت کرتے ہوئے قرآن مجید کی آیت ومن احسن دیناً ممن اسلم وجهہ لله وهو محسن واتبع ملة ابراهيم حنیفاً واتخذ الله ابراهيم خلیلاً۔ (النساء آیت 126)

اور دین میں سے اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اپنی تمام تر توجہ اللہ کی خاطر وقف کر دے اور وہ احسان کرنے والا ہو اور اس نے ابراہیم حنیف کی ملت کی پیروی کی ہو اور اللہ نے ابراہیم کو دوست بنالیا تھا۔

اس آیت میں اسلام کی تعلیمات کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے یعنی مکمل فرمانبرداری اور اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کرنے۔ اس کے دین کی خاطر اپنے آپ کو وقف کرنے اور احسان کرنے والا ہو۔ پس وہ چونکہ اللہ کی خاطر احسان کرنے والا ہوگا اس لئے کسی کو یہ خیال نہیں آنا چاہئے کہ اگر ہر وقت وہ دین کی طرف اور دین کی خدمت کی طرف رہا تو اس کا مال یا اولاد ضائع ہو جائے گی۔ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جو سب سے بڑھ کر بدلہ دینے والا ہے اجر دینے والا ہے اس کے اس فعل کا خود اجر دے گا جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا گیا ہے کہ خود اس کے جان مال آبرو کی حفاظت کرے گا ایسے لوگوں کو ان کی نسلوں کو بھی اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا۔

اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے اس کے بعد حضور نے حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس پیش فرمایا کہ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے ہمارا اسی راہ میں مرنا جو موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جو ہر دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اس اسلام زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ مہم عظیم کے روبرو کرنے کیلئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہوا اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح فلاں کیلئے بھیج کر ایسا ہی کیا۔ فتح اسلام۔

(خطبہ جمعہ 29 اگست فرماتے ہوئے جرمی)

نویں شرط بیعت:

یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض اللہ مشغو

رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

واعبدوا اللہ ولا تشركوا به شيئاً وبالوالدين احساناً وبذی القربى والمسلمين والجارذی القربى والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبيل وما ملکت ايمانکم ان اللہ لا یحب من کان مختلاً فخوراً (النساء)

سب کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم

حضور انور نے نوویں شرط کے ضمن میں مندرجہ بالا آیت کو پیش فرما کر اس کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ صرف اپنے بھائیوں، عزیزوں رشتہ داروں اپنے جاننے والوں ہمسایوں سے حسن سلوک کرو ان سے ہمدردی کرو اور اگر ان کو تمہاری مدد کی ضرورت ہے تو ان کی مدد کرو ان کو جس حد تک فائدہ پہنچا سکتے ہو فائدہ پہنچاؤ۔ بلکہ ایسے لوگ، ایسے ہمسائے جن کو تم نہیں بھی جانتے تمہاری ان سے کوئی رشتہ داری یا تعلق داری بھی نہیں جن کو تم عارضی طور پر ملے ہو ان کو بھی اگر تمہاری ہمدردی اور تمہاری مدد کی ضرورت ہے اگر ان کو تمہارے سے کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے تو ان کو ضرور فائدہ پہنچاؤ۔ اس سے اسلام کا حسین معاشرہ قائم ہوگا۔ ایک روایت ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام مخلوقات اللہ کی عیال ہیں پس اللہ تعالیٰ کو اپنے مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کے عیال (مخلوق) کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں نمبر ۱۔ جب وہ اسے ملے تو اسے السلام علیکم کہے۔ نمبر ۲۔ جب وہ چھینک مارے تو بھیک مانگے۔ نمبر ۳۔ جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔ نمبر ۴۔ جب وہ اس کو بلائے تو اس کی بات کا جواب دے۔ نمبر ۵۔ جب وہ وفات پا جائے تو اس کے جنازہ پر آئے۔ نمبر ۶۔ اور اس کیلئے وہ پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اور اس کی غیر حاضری میں بھی وہ اس کی خیر خواہی کرے“ (سنن داری)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم کرے گا تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا“ (ابوداؤد)

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ”باد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔ کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے۔ میں آج کل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو۔ نہیں میں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو

خواہ وہ کوئی ہو ہندو یا مسلمان یا کوئی اور میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد چہارم)

حضور انور نے بعض اور احادیث اور ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ پیش کرتے ہوئے اپنے خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ”یہ جماعت احمدیہ کا ہی خاصہ ہے کہ جس حد تک توفیق ہے خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے اور جو مسائل میسر ہیں ان کے اندر رہ کر جتنی خدمت خلق اور خدمت انسانیت ہو سکتی ہے کرتی ہے۔ انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی۔ فرمایا یہاں ایک اور بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جماعتی سطح پر یہ خدمت انسانیت حسب توفیق ہو رہی ہے۔ مخلصین جماعت کو خدمت خلق کی غرض سے اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے وہ بڑی بڑی قوم بھی دیتے ہیں جن سے خدمت انسانیت کر سکتا ہے اللہ کے فضل سے دنیا میں احمدی خدمت بجالا رہے ہیں لیکن میں ہر احمدی ڈاکٹر ہر احمدی نیچر اور ہر احمدی وکیل اور ہر وہ احمدی جو اپنے پیشے کے لحاظ سے کسی بھی رنگ میں خدمت انسانیت کر سکتا ہے غریبوں اور ضرورتمندوں کے کام آسکتا ہے ان سے یہ کہتا ہوں کہ وہ ضرور غریبوں اور ضرورتمندوں کے کام کرنے کی کوشش کریں۔ نتیجہ اللہ تعالیٰ آپ کے اسوال و نفوس میں پہلے سے بڑھ کر برکت عطا فرمائے گا انشاء اللہ۔

فرمایا حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ ”لوگ تمہیں دکھ دیں گے اور ہر طرح سے تکلیف پہنچائیں گے مگر ہماری جماعت کے لوگ جوش نہ دکھائیں۔ جوش نفس سے دل دکھانے والے الفاظ استعمال نہ کرو اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگ پسند نہیں ہوتے۔ ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ ایک نمونہ بنانا چاہتا ہے۔“

(ملفوظات جلد نمبر ۱)

فرمایا اللہ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(از خطبہ جمعہ نمبر ۱۲ ستمبر ۲۰۰۳ مسجد فضل لندن)

دسویں شرط بیعت

”یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض اللہ باقرار طاعت در معرفت باندہ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔“

حضور نے اس ضمن میں خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام اور خلیفہ وقت کے ساتھ بھائی چارہ کا رشتہ قائم کرنا ضروری ہے اسی شرط میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ ہم سے اس بات کا عہد لے رہے ہیں کہ گو کہ اس نظام میں شامل ہو کر ایک بھائی چارے کا رشتہ مجھ سے قائم کر رہے ہو کیونکہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے لیکن یہاں جو محبت اور بھائی چارہ کا رشتہ قائم ہو رہا ہے یہ اس سے

بڑھ کر ہے کیونکہ یہاں برابری کا تعلق اور رشتہ قائم نہیں ہو رہا بلکہ تم اقرار کر رہے ہو کہ آنے والے مسیح کو ماننے کا خدا اور رسول کا حکم ہے۔ اس لئے یہ تعلق اللہ تعالیٰ کی خاطر قائم کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے دین کی سر بلندی اور اسلام کو اکناف عالم میں پہنچانے کیلئے، پھیلانے کیلئے رشتہ جوڑ رہے ہیں اس لئے یہ تعلق اس اقرار کے ساتھ کامیاب اور پائیدار ہو سکتا ہے جب معروف باتوں میں اطاعت کا عہد بھی کرو اور پھر اس عہد کو مرتے دم تک نبھائو۔ اور پھر یہ خیال رکھو کہ یہ تعلق یہیں ٹھہرنے جائے بلکہ اس میں ہر روز پہلے سے بڑھ کر مضبوطی آتی چاہئے اور اس میں اس قدر مضبوطی ہو اور اس کے معیار اتنے اعلیٰ ہوں کہ اس کے مقابل پر تمام دنیوی رشتے تعلق دوستیاں بیچ ثابت ہوں۔ ایسا بے مثال اور مضبوط تعلق ہو کہ اس کے مقابل پر تمام تعلق اور رشتے بے مقصد نظر آئیں

اطاعت کی اعلیٰ مثال

حضور نے بعض احادیث رسول اور کچھ ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ اس ضمن میں پیش کرتے ہوئے اطاعت کے بارے میں فرمایا اطاعت کی اعلیٰ مثال ہمیں قرون اولیٰ کے مسلمانوں میں اس طرح ملتی ہے کہ جب ایک جنگ کے دوران حضرت عمرؓ نے جنگ کی کمان حضرت خالد بن ولید سے لے کر حضرت ابو عبیدہؓ کے سپرد کر دی تھی تو حضرت ابو عبیدہؓ نے اس خیال سے کہ خالد بن ولید بہت عمدگی سے کام کر رہے ہیں۔ ان سے چارج نہ لیا۔ تو جب حضرت خالد بن ولید کو یہ علم ہوا کہ حضرت عمرؓ کی طرف سے یہ حکم آیا ہے تو آپ حضرت ابو عبیدہؓ کے پاس گئے اور کہا کہ چونکہ خلیفہ وقت کا حکم ہے اس لئے آپ فوری طور پر اس کی تعمیل کریں۔ مجھے ذرا بھی پردہ نہیں ہوگی کہ میں آپ کے ماتحت رہ کر کام کروں اور میں اسی طرح آپ کے ماتحت کام کرتا رہوں گا جیسے میں بطور ایک کمانڈر کام کر رہا ہوتا تھا۔ تو یہ ہے اطاعت کا معیار۔

فرمایا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو بھی اپنے آقا کی غلامی میں ایسی غلامی جس کی نظیر نہیں ملتی حکم اور عدل کا درجہ ملا ہے اس لئے اب اس زمانہ میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی اطاعت و محبت سے ہی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت اور محبت کا دعویٰ سچا ہو سکتا ہے اور آنحضرتؐ کی اتباع سے ہی اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ سچ ہو سکتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم۔ (ال عمران)

تو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ فرمایا

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی اور میرے لئے اس نعمت کا

پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوری حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان جو پیروی اس نبی ﷺ کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پاسکتا ہے۔ سب نعمتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ۔

حضور انور نے اطاعت پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اطاعت ہر حال میں ضروری ہے حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تنگدستی اور خوشحالی، خوشی ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کا حکم کو سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے سردار اور امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جو اسے پسند نہ ہو تو صبر سے کام لے کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی دور ہوتا ہے وہ جاہلیت کی موت مرے گا (بخاری)

حضور نے فرمایا پس آپ خوش قسمت ہیں آپ نے امام وقت کو مانا اور اس کی بیعت میں شامل ہوئے۔ اب خالصتاً اللہ آپ نے اس کی ہی اطاعت کرنی ہے اس کے تمام حکموں کو بجالانا ہے ورنہ پھر خدا تعالیٰ کی اطاعت سے باہر نکلنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اطاعت کے اعلیٰ معیار پر قائم فرمائے اور یہ اعلیٰ معیار کس طرح قائم کئے جائیں؟ یہ معیار حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تعلیم پر عمل کر کے ہی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے ہوئے عہدوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپ کی تمام شرائط بیعت پر ہم مضبوطی سے قائم رہیں۔ آپ کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے ہم اپنی زندگی کو بھی جنت نظیر بنادیں اور اگلے جہان کی جنتوں کے بھی وارث ٹھہریں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے۔ آمین۔

(از خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ ۱۹ ستمبر ۲۰۰۳ مسجد فضل لندن) خاکسار نے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کی روشنی میں ایک مختصر خلاصہ تحریر کیا ہے حضور نے ہر ایک شرط بیعت پر سیرکن روشنی ڈالتے ہوئے باریک در باریک نکات کو احسن رنگ میں جماعت کے افراد کو سمجھانے کی کوشش فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولیٰ کریم ہمیں اپنے پیارے آقا کی خواہش کے مطابق ان تمام شرائط بیعت کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق دے آمین۔

☆☆☆☆

بن رب جی سچے سوہنے کے کوئی میت نہ پایا ہو
”ککرتے انگور چڑھایا ہر گچھا زخمایا ہو“

نگری نگری گھوما جوگی لیکن چین نہ پایا ہو
دنیا کے اطوار، طریقے دیکھے، جی گھرایا ہو
سوچا! کس کانٹوں کی جھاڑی میں دامن الجھایا ہو
تب باہو سلطان کوئی کا بیت مجھے یاد آیا ہو

”ناقدراں دی یاری توں کسے دی فیض نہ پایا ہو“

ککرتے انگور چڑھایا ہر گچھا زخمایا ہو“

سکھ کے دن بھی دیکھے ہیں دکھ کی بھی راتاں دیکھی ہیں
من کے بھانڈے دیکھے مین کی برساتاں دیکھی ہیں
گلیاں کوپے چھانے رنگ برنگی ذاتاں دیکھی ہیں
بیت کی ریتاں دیکھی ہیں اور بیر کی گھاتاں دیکھی ہیں

بن رب جی سچے سوہنے کے کوئی میت نہ پایا ہو

”ککرتے انگور چڑھایا ہر گچھا زخمایا ہو“

کتنی یادیں سوچوں میں در آتی ہیں کلیاں کو
کتنے چہرے چاند کی اوٹ سے تکتے ہیں تڑپاؤں کو
کتنے گھاتی گھاتاں میں بیٹھے ہیں تیر چلاؤں کو
تپتی دھوپ میں جلتا منوا مچلا جائے ساؤں کو

اکھین نے بھی من صحرا پہ پانی نہ برسایا ہو

”ککرتے انگور چڑھایا ہر گچھا زخمایا ہو“

کتنے لوکاں دل کو کتنے روگ لگائے بیٹھے ہیں
کتنے ہی سینوں میں اپنے درد چھپائے بیٹھے ہیں
کتنے چہروں پہ جھوٹی مسکان سجائے بیٹھے ہیں
کتنے ہی جگ کے پیچھے مالک کو بھلائے بیٹھے ہیں

ہر روپا کو دیکھ کے مورکھ، لو بھی من لپھایا ہو

”ککرتے انگور چڑھایا ہر گچھا زخمایا ہو“

بن مانگے جو دان کرے کوئی ایسا دیون ہار نہیں
بے سود بیاج کے دیوے جو کوئی بھی ساھو کار نہیں
مرے مالک کے جیسا لوگو جگ کا کوئی دربار نہیں
سب سودے ہی اس سے کر لو یہ گھائے کا بیوپار نہیں

اس نے تو ایک کے بدلہ میں لاکھوں کا قرض چکایا ہو

”ککرتے انگور چڑھایا ہر گچھا زخمایا ہو“

اتن جیون میں ہم نے تو بے فیض ہی صبح و شام کیا
سارے کام بگاڑے خود اور کھاتا اس کے نام گیا
پھر اس در پہ جا کے روئے چلائے کھرام کیا
”چاہتے ہیں سو آپ کریں ہیں ہم کو عبث بدنام کیا“

سارا دوش اسی پہ دھر کے اپنا آپ چھڑایا ہو

”ککرتے انگور چڑھایا ہر گچھا زخمایا ہو“

اک چھوٹی سی کیڑی جیسی تو ہے تیری ذات کوئی
پھر بھی مالک نے رکھی ہے تیری کتنی بات کوئی
کیا کیا بخشا تجھ کو کیا تھی سوچ تری اوقات کوئی
شکر! یہ کر کہ تو نے دیکھی نہ اندھیاری رات کوئی

تیرے رب نے رکھا تجھ پہ ہر پل اپنا سایا ہو

تو نے پر دنیا داری میں اپنا آپ گنویا ہو

”ککرتے انگور چڑھایا ہر گچھا زخمایا ہو“

محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ ربوہ

بیگم محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ربوہ

☆☆☆

خلافت سے زندہ دلوں میں خدا

ہمارا خلافت پہ ایمان ہے
یہ ملت کی تنظیم کی جان ہے
اسی سے ہر اک مشکل آسان ہے
گریزاں ہے اس سے جو نادان ہے
رہیں گے خلافت سے وابستہ ہم
جماعت کا قائم ہے اس سے بھرم
نہ ہوگا کبھی اپنا اخلاص کم
بڑھے گا اسی سے ہمارا قدم
خلافت کا جب تک رہے گا قیام
نہ کمزور ہوگا ہمارا نظام
خلافت کا جس کو نہیں احترام
زمانے میں ہوگا نہ وہ شاد کام
تمنائیں اس سے ہیں اپنی جوان
ہے آسان اس سے ہر اک امتحان
خلافت سے زندہ دلوں میں خدا
خلافت غریبوں کا ہے آسرا
نہ کیوں جان و دل ہو اسی پر فدا
اسی کے ہے دم سے ہماری بقا

(میر اللہ بخش سنہ ۱۳۸۵ھ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک تحریکات

باسط رسول استاد جامعہ احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ کی قدیم سنت کے مطابق خدا تعالیٰ کے مومنین اور مرسلین کے جاری کئے ہوئے کاموں کی تکمیل ان کے خلفاء اور متبعین کے ذریعہ ہوا کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض کی تکمیل بھی آپ علیہ السلام کے خلفاء کے ذریعہ ہی مقدور ہے۔ حضرت مسیح موعود کی تربیت یافتہ جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگے بڑھایا اور جماعت نے پہلے سے بڑھ کر خلیفہ وقت کی تمام تحریکات میں حصہ لیا اور جب بھی خلیفہ وقت کی طرف سے کوئی تحریک ہوئی تو افراد جماعت نے ان تمام تحریکات پر والہانہ لبیک کہا پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور آیا اور حضور انور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلے جماعت کے تنظیمی ڈھانچہ کو مضبوط کیا اور نظارتوں کا قیام عمل میں لایا۔ جن کے تحت بہت سے شعبہ جات میں شاندار کام سرانجام پائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں بہت سی تحریکات فرمائیں اور افراد جماعت نے ہر تحریک پر لبیک کہا خلافت ثانیہ کا دور اپنے آپ میں ایک مثالی اور کامیاب دور ثابت ہوا جو تاریخ احمدیت کا ایک سنہری باب ہے بعدہ خلافت ثالثہ کا بابرکت دور شروع ہوا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریکات جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک سنہری باب ہیں اور ان تحریکات میں افراد جماعت نے جو قربانیاں کی ہیں وہ نہایت ہی غیر معمولی اور بے نظیر ہیں۔ اس کے بعد خلافت رابعہ کا انقلاب انگیز اور مبارک دور شروع ہوا۔ اور آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولولہ انگیز قیادت میں جماعت کی تبلیغی، تربیتی، مالی تعلیمی مساعی میں بے پناہ اضافہ ہوا اور اس عالمی جماعت کی عالمی قربانیوں میں بھی حیرت انگیز اضافہ ہوا اور خلافت رابعہ کی تحریکات پر افراد جماعت نے جس طرح والہانہ لبیک کہا وہ اپنی مثال آپ ہیں اس کے بعد خلافت خامسہ کا دور شروع ہوا۔

قدرت ثانیہ کے مظہر خامس کا

مبارک آغاز

عصر حاضر کے امام موعود سیدنا حضرت مسیح موعود نے الوصیت صفحہ 7-6 میں قدرت ثانیہ کی نسبت یہ بہتم بالشان بشارت دی کہ:-

”تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا“

حضرت مصلح موعودؑ نے 8 ستمبر 1950ء کو وکٹوریہ روڈ میگزین لین کراچی میں نئی تعمیر شدہ مسجد میں پہلا خطبہ جمعہ دیتے ہوئے نہایت پرشکوہ انداز میں اس بشارت پر روشنی ڈالی فرمایا:-

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ میں تو جانتا ہوں لیکن خدا تمہارے لئے قدرت ثانیہ بھیج دے گا مگر ہمارے خدا کے پاس قدرت ثانیہ ہی نہیں اس کے پاس قدرت ثالثہ بھی ہے اور اس کے پاس قدرت ثالثہ ہی نہیں اس کے پاس قدرت رابعہ بھی ہے۔ قدرت اولیٰ کے بعد قدرت ثانیہ ظاہر ہوئی۔ اور جب تک خدا اس سلسلہ کو ساری دنیا میں نہیں پھیلادیتا اس وقت تک قدرت ثانیہ کے بعد قدرت ثالثہ آئے گی اور قدرت ثالثہ کے بعد قدرت رابعہ آئے گی اور قدرت رابعہ کے بعد قدرت خامسہ آئے گی اور قدرت خامسہ کے بعد قدرت سادسہ آئے گی اور خدا تعالیٰ کا ہاتھ لوگوں کو معجزہ دکھاتا چلا جائے گا اور دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور زبردست سے زبردست بادشاہ بھی اس سکیم اور مقصد کے راستہ میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ جس مقصد کے پورا کرنے کیلئے اس نے حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث کیا۔ ایٹم بنایا اور مجھے اس نے دوسری ایٹم بنایا۔ رسول کریمؐ نے ایک دفعہ فرمایا کہ دین جب خطرہ میں ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کیلئے اہل فارس میں سے کچھ افراد کو کھڑا کرے گا حضرت مسیح موعودؑ ان میں سے ایک فرد تھے اور ایک فرد میں ہوں لیکن رجال کے ماتحت ممکن ہے کہ اہل فارس میں سے کچھ اور لوگ بھی ایسے ہوں جو دین کی عظمت قائم رکھنے اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کیلئے کھڑے ہوں۔

(الفضل 8 ستمبر 1950ء صفحہ 6 کالم 4)

اس روح پرور خطاب کے صرف چند روز بعد جس میں قدرت رابعہ کے بعد قدرت خامسہ کے ظہور کی واضح خبر دی گئی تھی ہمارے امام عالی مقام سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس کی 15 ستمبر 1950ء کو ولادت ہوئی اور چنانچہ آپ کا مبارک اور مقدس وجود رجال من فارس کا درخشندہ اثبوت و برہان بننے والا تھا اس لئے آپ کا نام مسرور احمد رکھا گیا جو حضرت مسیح موعودؑ کا الہامی نام ہے چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کو دسمبر 1907ء کو الہام ہوا۔

”میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں۔“

ابنی مٹنگ یا مسرور (یعنی اے مسرور میں

تیرے ساتھ ہوں) (بدر 19 دسمبر 1907ء) اس ضمن میں اللہ تعالیٰ کی زبردست تقدیر جس رنگ میں کارفرما ہوئی مقدرتھی اس کا ذکر بھی 1903ء کے الہامات میں 21 اپریل کے الہام میں ملتا ہے 21 اپریل 1903ء کا الہام حضرت مسیح موعودؑ کے قلم مبارک سے الحکم 24 اپریل 1903ء صفحہ 12 پر ایک صدی قبل شائع شدہ ہے کہ:-

”یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے تبدیل ہونے والی نہیں“

بعد ازاں اپریل 1903ء کے تیسرے عشرہ میں متعدد الہامات ہوئے جن میں مستقبل کے جلالی اور نبیانی تغیرات کی طرف اشارہ کرنے کے بعد 30 اپریل کو یہ عالمگیر اور پرست خبر دی گئی کہ اس میں تمام دنیا کی بھلائی ہے۔ (البدر مئی 1903ء) اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے بارے میں اور بھی بہت سارے الہامات ہیں جیسے وہ بادشاہ آیا۔ اور اب تو ہماری جگہ بیٹھ ہم چلتے ہیں۔ ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے وغیرہ۔

الغرض 19 اپریل 2003ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اس دار فانی سے کوچ کر کے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے اور 22 اپریل کو اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو خلافت کے منصب پر متمکن فرمایا۔ اور اس طرح مذکورہ بالا تمام الہامات اور پیشگوئیاں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات مبارک میں لفظ بلفظ بڑی شان سے پوری ہوئیں اور آئندہ بھی پوری ہوتی چلی جائیں گی۔

دعا ہے کہ خدا ہر دم تیرا حامی و ناصر ہو تیرے دور خلافت میں ہو برکت کی فراوانی زمانہ بھر میں لہرائے تو جھنڈا احمدیت کا تیرے ہی عہد میں آئے جو آئے دور سلطانی اب ہم قارئین کرام کیلئے خلافت خامسہ کے اس مبارک دور کی چند تحریکات کا اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ خلیفہ وقت کی تحریک الہی تحریک ہوا کرتی ہے۔

درحقیقت خلیفہ وقت کی تحریک انتہائی بابرکت اور خدائی تحریک ہوتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

اللہ تعالیٰ جب بھی کوئی تحریک جماعت احمدیہ کے کسی خلیفہ کے دل میں ڈالتا ہے اس کے متعلق آپ کو پورا طرح مطمئن ہونا چاہئے کہ ضرور کوئی الہی اشارہ ہے ایسے ہیں جو مستقبل کی خوش آئند باتوں کا پتہ دے

رہے ہیں اور وہ تحریک جو بظاہر معمولی سی آواز سے اٹھتی نظر آتی ہے ایک عظیم الشان عمارت میں تعمیر ہو جاتی ہے جس تحریک میں آپ اس لئے حصہ لیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ کی تحریک ہے اس میں عظیم الشان برکتیں پڑیں گی جو آپ کے تصور سے بالا ہوں گی۔

(ماہنامہ خالدریہ جون 1986ء صفحہ 21)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا کی تحریک

فرمایا میں دعا کی تحریک کرتا ہوں میرے لئے بھی بہت دعا کریں بہت دعا کریں۔ بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مجھ میں وہ صلاحیتیں اور استعدادیں پیدا فرمائے جن سے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیاری جماعت کی خدمت کر سکوں اور ہم حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے بنیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 اپریل 2003ء)

مریم شادی فنڈ کی مستقل نوعیت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے غریب اور نادار احمدی بچوں کو بوقت شادی اپنے گھروں کو باوقار طریق پر رخصتی کیلئے جماعتی سطح پر اور مناسب حال انتظام کے مد نظر ”مریم شادی فنڈ“ کے نام سے جاری فرمودہ اپنی آخری مبارک مالی تحریک کے ضمن میں اس دلی خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔

”امید ہے کہ یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جاسکے گا“ (21 فروری 2003)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زیر چٹھی دفتر وکالت مال لندن VM4244/9.4.05 میں یہ ہدایت فرمائی ”مریم شادی فنڈ کی مدد سے شادیوں کی امداد کیلئے بہت رقم خرچ ہو رہی ہے ایسے احباب جو استطاعت رکھتے ہوں انہیں تحریک کریں کہ اس مد میں ادائیگی کریں“ بمقام لندن۔ (خطبہ جمعہ 3 جون 2005)

عہد خلافت خامسہ کی پہلی مالی تحریک

(برموقعہ 27 جولائی 2003ء بموقعہ چھ سالانہ برطانیہ)

طاہر فاؤنڈیشن کا قیام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:- اب آخر میں میں اعلان کرنا چاہتا ہوں مختلف لوگوں نے توجہ دلائی خود بھی خیال آیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ تحریکات ہیں اور غلبہ اسلام کیلئے آپ کے مختلف منصوبے تھے۔ آپ کے خطبات ہیں۔ تقاریر ہیں۔ مجالس عرفان ہیں ان کی تدوین اور اشاعت کا کام ہے تو یہ کافی وسیع کا۔ ہے۔ جس کیلئے الگ ادارہ کے قیام کی ضرورت ہے تو یہ سوچ کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ ایک ادارہ ”طاہر فاؤنڈیشن“ کے نام سے قائم کیا جائے اور اس کیلئے انشاء اللہ ایک مجلس ہوگی۔ بورڈ آف ڈائریکٹر ہوگا جس

مہمان پر مشتمل ہوگا۔ اور اس کی ایک سب سے بڑی بات یہ ہوگی۔ یونکہ دنیا میں مختلف جگہوں میں پھیلے ہوئے مختلف زبانوں کے کام ہیں اور جس تک فنڈز کا تعلق ہے مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ تینوں ممبرانہ انجمنیں ملکر یہ فنڈ ز مہیا کریں گی لیکن چند لوگوں کی بھی خواہش ہوگی تو اس میں کوئی پابندی نہیں ہے۔ جو کوئی اپنی خوشی سے اپنی مرضی سے اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں ان کی اجازت ہوگی۔ دے سکتے ہیں اس میں چندہ۔ تو دعا کریں جو بیشی بنے گی اس کو اللہ تعالیٰ کام کرنے کی توفیق بھی دے اور ہر لحاظ سے وہ کام جو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریکات کے ہیں جو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہے ان کو مکمل کرنے کی توفیق ملے اور اس کے بعد یہ سیشن اب ختم ہوتا ہے اب دعا کر لیں۔

(الفضل لندن۔ بحوالہ بدر 7-14 اکتوبر 2003 صفحہ 17)

احمدی ڈاکٹر زکوٰۃ عارضی وقف کی تحریک
حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں فرمایا "افریقہ میں جو ہمارے ہسپتال ہیں ان میں ڈاکٹروں کی بہت ضرورت ہے یہ بھی میں تحریک کرنا چاہتا ہوں ڈاکٹر صاحبان کو کہ اپنے آپ وقف کیلئے پیش کریں اور کم از کم تین سال تو ضرور ہو۔ اور اگر اسے اوپر جائیں 6 سال یا 9 سال تو اور بھی بہتر ہے۔

اسی طرح فضل عمر ہسپتال ربوہ کیلئے بھی ڈاکٹر کی ضرورت ہے تو ڈاکٹر صاحبان کو آج اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں عارضی وقف کی تحریک کرتا ہوں اپنے آپ کو خدمت خلق کے اس کام میں جو جماعت احمدیہ سرانجام دے رہی ہے پیش کریں اور یہ ایک ایسی خدمت ہے جس کے ساتھ دنیا تو آپ کو کما ہی لیں گے دین کی بہت بڑی خدمت ہوگی اور اس کا اجر اللہ تعالیٰ آپ کی نسلوں تک کو دیتا چلا جائے گا۔

(بحوالہ الفضل صفحہ 3-12 19 اکتوبر 2003ء)

کثرت سے درود پڑھنے کی تحریک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"اس زمانہ کے ساتھ درود کا خاص تعلق ہے اس لئے احمدی بکثرت درود بھیجیں خاص طور پر جمعہ کے بابرکت دن زیادہ درود پڑھیں"

(بحوالہ الفضل 26-12 اکتوبر 2003 صفحہ 16)

بنی نوع انسان سے ہمدردی کی تحریک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

"جماعتی سطح پر ہمیں دنیا بھر میں خدمت خلق کی توفیق مل رہی ہے میں دنیا کے تمام احمدی ڈاکٹرز۔ وکیلوں۔ نیچروں اور دوسرے پیشہ ور احباب سے تحریک کرتا ہوں کہ ضرورت مندوں کی خدمت کریں اس کے نتیجہ میں اللہ آپ کے اموال اور اخلاص میں برکت ڈالے گا۔"

(بحوالہ الفضل 3-9 اکتوبر 2003 صفحہ 16)

ریلیف فنڈ ایران کے تعلق سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات

"گذشتہ دنوں ایران میں ایک خوفناک زلزلہ آیا بڑی تباہی پھیلی ہے۔ ہمدردی کا تقاضا ہے کہ ان کیلئے دعائیں بھی کی جائیں اور مالی مدد بھی۔ مختلف ملکوں میں میرا خیال ہے ایسے طریقہ کار رائج ہوں جو ان تک پہنچ سکیں بہر حال ہر ملک میں جو امراء ہیں وہ اپنے اپنے حالات کے مطابق جائزہ لیکر کوئی لائحہ عمل تجویز کریں اور ان آفت زدہ لوگوں کی خدمت کی کوشش کریں۔"

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان 2003) بحوالہ بدر 27 جنوری 2004 صفحہ 2

نومہائیں کو وقف جدید میں شمولیت کی تحریک

نومہائیں اور واقفین نوجوانوں اور نوزائیدہ بچوں کو تحریک جدید میں شامل کرنے کی تحریک رتبہ ہر سطح تک "ایسے تمام لوگوں کو اب میں اس ذریعہ سے ہدایت کر رہا ہوں کہ چاہے جو گذشتہ سالوں میں احمدی ہوئے ہیں لیکن تحریک جدید میں شامل نہیں ہوئے ان سب کو اب تحریک جدید میں شامل کرنے کی کوشش کریں ان کا شمار اب دفتر پنجم میں ہوگا۔ اور جیسا کہ میں نے کہا ہے میرے علم میں ہے کہ ہندوستان میں بھی اور افریقہ میں بھی بہت بڑی تعداد ایسی ہے جن کو مالی قربانی میں شامل نہیں کیا گیا ان کو مالی قربانی میں شامل کریں پھر اس دفتر پنجم میں نئے پیدا ہونے والے بھی یعنی جواب احمدی بچے پیدا ہوں گے وہ دفتر پنجم میں شامل ہوں گے اور خاص طور پر واقفین نو بچے تو ضرور بلکہ ہر پیدا ہونے والا بچہ اس میں شامل ہونا چاہئے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 5 نومبر 2004)

دفتر پنجم تحریک جدید کا اجراء

مسجد بیت الفتوح لندن میں 5 نومبر 2004ء کے خطبہ میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ دفتر چہارم پر 19 سال گذر چکے ہیں اور اب دفتر پنجم کے اعلان کا وقت آگیا ہے اس دفتر سے مراد یہ ہے کہ نئی نسل یعنی جواب احمدی بچے پیدا ہوں گے وہ دفتر پنجم میں شامل ہوں گے اور آئندہ سے جتنے بھی نئے مجاہدین تحریک جدید کی مالی قربانی میں شامل ہوں گے وہ دفتر پنجم میں شامل ہوں گے۔

یتیمی اور مساکین سے

حسن سلوک کی تحریک

حضور انور نے فرمایا

جماعت میں یتیموں کی خبر گیری کا بڑا اچھا انتظام موجود ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سلسلے میں

جماعت دل کھول کر امداد کرتی ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف ممالک کے امراء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

اپنے ملک میں ایسے احمدی یتیم کی تعداد کا جائزہ لیں جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں باقاعدہ سکیم بنا کر اس کام کو شروع کریں اور اپنے اپنے ملکوں کے یتیمی کو سنبھالیں مسکین لوگوں سے بھی حسن سلوک کا ارشاد ہے۔ مسکینوں میں ایسے تمام لوگ آجاتے ہیں جن پر کسی قسم کی تنگی ہے پھر تمہارے بہت زیادہ حسن سلوک کے مستحق ہمارے بھی ہیں۔"

(بحوالہ الفضل 13 فروری 19 فروری 2004 صفحہ 10)

بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے کی تحریک

حضور انور نے فرمایا: تعلیم حاصل کرنا ہمارے بچوں کا حق ہے اس کے لئے جتنی کوشش کی جائے کم ہے اس کے لئے میں والدین سے ماؤں سے باپوں سے کہتا ہوں خواہ وہ بڑے ہوئے ہوں یا ان پڑھ ہوں بچوں کی تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ آئندہ اس کے بغیر گزارہ نہیں۔ بچے صرف اس لئے نہیں ہونے چاہئیں کہ وہ بڑے ہو کر ہاتھ بٹائیں گے Farming میں ہماری مدد کریں بلکہ بچوں کا جو حق ہے وہ ادا کریں کہ ان کی تربیت کریں اور تعلیم دلوائیں۔

(بحوالہ الفضل 23 اپریل 29 اپریل 2004 صفحہ 11)

بنگلہ دیش کے حالات کیلئے

دعا کی تحریک

"آخر میں میں ایک دعا کی بھی تحریک کرنا چاہتا ہوں بنگلہ دیش کے حالات کافی Tense ہیں بڑے عرصہ سے بڑے خراب ہیں۔ اور آج بھی مخالفین نے بڑی دھمکیاں دی ہوئی ہیں مجھوں پر حملے کرنے کی۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح سے محفوظ رکھے۔ جماعت کو ہر شر سے بچائے اور درس کے دوران بھی میں نے دعا کی ایک تحریک کی تھی اب دوبارہ کرتا ہوں یہ دعا خاص طور پر اور دعاؤں کے ساتھ یہ بھی ضرور کیا کریں اور جیسا کہ میں نے کہا تھا برائی خلافت کے بعد اسکی اہمیت بڑھ جاتی ہے اور وہ دعا یہ ہے حضرت نواب مبارک بیگم صاحبہ کو خواب کے ذریعہ سے اللہ نے سکھائی۔ حضرت سید موعود خواب میں آئے تھے اور کہا تھا کہ یہ دعا جماعت پڑھے۔

دینا لا تنزع قلوبنا بعد اذ ہدینا وھب لنا من لدنک رحمة انک انت الوھاب

(آل عمران: 9)

یعنی اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو نیز ہا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے یہ دعا بہت کیا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(بحوالہ بدر 2 مارچ 2004 صفحہ 7 خطبہ جمعہ)

(فرمودہ 5 دسمبر 2003 بمقام مسجد بیت الفتوح)

صد سالہ خلافت احمدیہ جوہلی کی تحریک

اس کے ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی اس وی خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ:

"میری یہ خواہش ہے کہ 2008ء میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں جو چندہ دہندہ ہیں ان میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں۔ اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا۔ جو جماعت سو سال پورے ہونے پر شکرانہ کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی۔

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ لندن کم اگست 2004)

با شرح چندوں کی ادائیگی کی تحریک

حضور انور نے فرمایا یاد رکھو جو تم خرچ کرتے ہو اور جتنا تم بچت لکھواتے ہو اور جتنی تمہاری آمد ہے یہ سب اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اس لئے اس سے معاملہ ہمیشہ صاف رکھو نیکی کا ثواب اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنے کیلئے اپنی تنقیص بھی صحیح کر واؤ اور ادائیگیاں بھی صحیح رکھو کہ تمہاری روحانی حالت بہتر ہو اور تم نیکیوں میں ترقی کر سکو۔

(خطبہ جمعہ 28 مئی 2004 بمقام جرمنی)

با شرح زکوٰۃ کی ادائیگی کی تحریک

حضور انور نے فرمایا "پھر ایک اہم چندہ جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے زکوٰۃ کا بھی ایک نصاب ہے اور ایک معین شرح ہے عموماً اس طرف توجہ کم ہوتی ہے۔ زمینداروں کیلئے بھی جو کسی قسم کا ٹیکس نہیں دے رہے ہوتے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اسی طرح جنہوں نے جانور بھیڑ۔ بکریاں۔ گائیں وغیرہ پالی ہوتی ہیں ان پر بھی ایک معین تعداد ہونے پر زکوٰۃ واجب الادا ہے۔ پھر بینک میں یا کہیں بھی جو ایک معین رقم سال بھر پڑی رہے اس پر بھی زکوٰۃ ہوتی ہے پھر عورتوں کے زیوروں پر زکوٰۃ ہے۔ اکثر عورتیں جو خانہ دار خاتون ہیں جن کو اپنی کوئی کمائی نہیں ہوتی وہ لازمی چندہ جات تو نہیں دیتیں دوسری تحریکات میں حصہ لیتی ہیں لیکن اگر ان کے پاس 52 روپے چاندی کی قیمت کے برابر زیور ہے تو اس پر 2.5% کے حساب سے زکوٰۃ دینی چاہئے خواہ وہ زیور مستقل طور پر اپنے ہی استعمال میں رہتا ہو یا وقتاً فوقتاً عاریتاً غریب عورتوں کو بھی پہننے کے لئے دیا جاتا ہو۔ احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ ہر قسم کے زیور پر زکوٰۃ ادا کی جائے حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی یہی تعامل ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ بمقام جرمنی 28 مئی 2004ء)

اسلام سلامتی کا پیغام ہے ہر احمدی کو
اس کو دنیا میں پھیلا نا چاہئے
حضور انور نے فرمایا:

پس ہر احمدی کا فرض بنا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے طویل اللہ تعالیٰ کے اس سلام کو حاصل کرنے والے بنیں۔ یہ سلام حضرت اقدسؑ کے ساتھ آپ کی جماعت کو بھی ہے آپ کا مقصد ایک پاک جماعت کا قیام تھا اور نیک انجام اس جماعت کیلئے بھی ہے جیسا کہ اس میں بتایا گیا ہے۔ لیکن ہر فرد جماعت کو سلامتی پھیلا کر انفرادی طور پر بھی ان برکات سے حصہ لینا چاہئے تاکہ فتح و ظفر کی جو خوشخبری اللہ تعالیٰ نے دی ہے اس کی برکات سے ہر ایک حصہ لے سکے۔ اس لئے میں پھر کہتا ہوں کہ اس سلامتی کے پیغام کو دوسروں تک بھی پھیلائیں اور آپس میں بھی مومن بنتے ہوئے محبت اور پیار کی نفاذ پیدا کریں اور اللہ تعالیٰ کی ابدی جنوں کے وارث بنیں۔ جہاں سلامتی ہی سلامتی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 ستمبر 2004 بمقام زیورک)

افریقہ میں مساجد مشن ہاؤسز سکولوں اور ہسپتالوں کی تعمیرات کے سلسلہ میں خدمت کیلئے احمدی آرکیٹیکٹس اور انجینئرز کو آگے آنے کی تحریک
حضور انور نے فرمایا:

”ہر ایک احمدی کو ہر وقت اپنے ذہن میں یہ رکھنا چاہئے کہ وہ اپنی تمام تر قابلیت اور صلاحیت کو جماعت کی بہتری کیلئے کام میں لائے اگر ہم میں سے ہر ایک اس قسم کی سوچ اپنے اندر تشکیل دے لے اور اس کے مطابق ہر انجینئر، کمپیوٹر سائنسٹ، ریسرچ ورکر اور ڈاکٹر جماعت کی خدمت کیلئے آگے آئے تو آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر فضل نازل کرے گا اور آپ کی کوششوں کو پہلے سے زیادہ برکت دے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جماعت کیلئے مفید وجود بنائے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

افریقی ممالک کے حالیہ دورے میں میں نے محسوس کیا ہے کہ صاف پانی کا مہیا نہ ہونا ایک سنگین مسئلہ ہے جس کے لئے آپ کی ماہرانہ خدمات کی ضرورت ہے اس مقصد کیلئے میں آرکیٹیکٹ اور انجینئرز ایسوسی ایشن کے یورپین چیمبر کو خصوصی طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ایک تفصیلی سروے کر کے ایک رپورٹ تیار کریں کہ ہم کس طرح سے کم قیمت پر ڈرنلنگ کر کے افریقہ کے ان ممالک میں زیادہ پینڈ پمپ لگا سکتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ جماعت ان ممالک میں مختلف مقاصد کیلئے عمارات تعمیر کر رہی ہے مثلاً مساجد، مشن ہاؤسز، سکولز ہسپتال وغیرہ اس کے لئے بھی سول انجینئر

اور آرکیٹیکٹ کو ان ممالک میں خدمت کی غرض سے جانا چاہئے مجھے معلوم ہے کہ آپ میں سے اکثر سفر کے تمام اخراجات آسانی سے خود برداشت کر سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا:

”مجھے اُمید ہے کہ آپ میں کچھ انجینئرز اور آرکیٹیکٹ اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے وقف عارضی کے تحت ان ملکوں میں جائیں گے اور ہمیں یہ مشورہ دیں گے کہ ہم کس طرح کم خرچ پر یہ عمارات بنا سکتے ہیں جو کم خرچ کے ساتھ ساتھ خوبصورت بھی نظر آئیں۔

(بحوالہ الفضل 4 جون 10: 10 جون 2004 صفحہ 11)

موصی صاحبان کو چندوں کی ادائیگی کی تحریک

حضور انور فرماتے ہیں
خاص طور پر موصی صاحبان کیلئے میں یہاں کہتا ہوں ان کو تو خاص طور پر اس بارے میں بڑی احتیاط کرنی چاہئے اس انتظار میں نہ بیٹھے رہیں کہ دفتر ہمارا حساب بھیجے گا یا شعبہ مال یاد کروائے گا تو پھر ہم نے چندہ ادا کرنا ہے کیونکہ پھر یہ بڑھتے بڑھتے اس قدر ہو جاتا ہے کہ پھر دینے میں مشکل پیش آتی ہے۔ چندے کی ادائیگی میں مشکل پیش آتی ہے۔ پھر اتنی طاقت ہی نہیں رہتی کہ کیمشت چندہ ادا کر سکیں۔ اس لئے پہلے ہی چاہئے کہ سوچ سمجھ کر اپنے حسابات صاف رکھیں اور اللہ تعالیٰ سے کہے ہوئے عہد کو پورا کرنا کی کوشش کریں۔

سومساجد تعمیر کرنے کی تحریک
حضور انور فرماتے ہیں:-

خدام الاحمدیہ کے اجتماع پر میں نے سوسماجد کی تعمیر میں سستی جو عموماً جماعت میں نظر آرہی ہے خدام الاحمدیہ کو صرف توجہ دلائی تھی عمومی طور پر جماعت کو بھی میں نے یہی کہنا تھا کہ اس طرف توجہ دیں تو اگلے روز ہی خدام الاحمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال کے اپنے وعدے اور وصولی کیلئے دس لاکھ یورو کا وعدہ کر دیا اور پہلے جبکہ یہ وعدہ ڈھائی لاکھ یورو کا تھا اور ابھی جو انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ تقریباً جو پہلا وعدہ تھا اتنی تو اب ایک ہفتہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وصولی بھی ہو چکی ہے۔

لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی ہدایت
کیونکہ میں آج لازمی چندہ جات کی بات کر رہا ہوں اس لئے یہ واضح کر دوں کہ یہ جو چندہ جات ہیں ان تحریکات کی ادائیگیوں کا اثر آپ کے لازمی چندہ جات پر نہیں ہونا چاہئے۔ وہ اپنی جگہ ادا کریں اور یہ زائد تحریکات کے وعدوں کو اپنی جگہ ادا کریں۔

(بحوالہ الفضل 11 جون 17: 17 جون 2004 صفحہ 5-7)

نظام وصیت میں شمولیت کی تحریک
اس نظام کو قائم کئے 2005ء میں انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں گے جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ

1905 میں آپ علیہ السلام نے اسے جاری فرمایا تھا۔ لیکن جیسا کہ متعدد جگہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ اس نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کو خوشخبریاں دے چکے ہیں۔ لیکن جس رفتار سے جماعت کے افراد کو اس نظام میں شامل ہونا چاہئے تھا نہیں ہو رہے۔ آج ننانوے سال کے پورے ہونے کے بعد بھی تقریباً 1905 سے لیکر آج تک صرف اڑتیس ہزار کے قریب احمدیوں نے وصیت کی ہے۔ اگلے سال انشاء اللہ تعالیٰ وصیت کے نظام کو قائم ہوئے سو سال ہو جائیں گے میری یہ خواہش ہے اور میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کیلئے اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کیلئے شامل ہوں آگے آئیں اور اس ایک سال میں کم از کم 15000 نئی وصایا ہو جائیں تاکہ کم از کم پچاس ہزار وصایا تو ایسی ہوں کہ جو ہم کہہ سکیں کہ سو سال میں ہوئیں

لیکن میری خواہش ہے کہ 2008 میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں جو چندہ دہندہ ہیں ان میں سے کم از کم 50% تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا جو جماعت خلافت کے سو سال پورے ہونے پر شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی۔ (اختتامی خطاب فرمودہ یکم اگست 2004 بمقام اسلام آباد مظفر ڈانگلستان)

باقاعدگی سے قرآن کریم پڑھنے کی تحریک
حضور انور نے فرمایا

پس ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھتے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں۔ کوئی احمدی کبھی بھی ایسا نہ رہے جو کہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت نہ کرتا ہو کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو اس کے احکام پر عمل نہ کرتا ہو۔ اللہ نہ کرے کہ کبھی کوئی احمدی اس آیت کے نیچے آجائے۔ (کہ اس نے قرآن کریم کو متروک چھوڑ دیا ہو)

پس اس کیلئے توجہ دینے کی ضرورت ہے جو کیا ہیں ہر ایک کو اپنا اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہمارے اندر کوئی کمی تو نہیں ہم نے قرآن کریم کو چھوڑ تو نہیں دیا تلاوت باقاعدگی سے ہو رہی ہے یا نہیں۔ ترجمہ پڑھنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ نہیں۔ تفسیر سمجھنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ نہیں۔ متروک چھوڑنے کا مطلب یہی ہے کہ اس کے حکموں پر عمل نہیں کر رہے ہیں۔ نہ اللہ کے حقوق ادا کر رہے ہیں نہ بندوں کے حقوق ادا کر رہے ہیں۔

ایسی صورت میں جب ہر کوئی اپنا جائزہ دے تو یہ ایک اپنا علم ہو جائے گا کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں۔ بت گی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24 ستمبر 2004 بمقام لندن)
جرمنی کے تمام شہروں میں خلافت خالصہ کے دور میں مساجد بنانے کی تحریک
حضور انور نے فرمایا کہ

”میں تو یہ کہتا ہوں کہ آپ یہ عہد کریں کہ سو سال بعد یہ دو تو ہم چند سالوں میں بنائیں گے خدا توفیق دے تو خلافت خالصہ کے اس دور میں تو ہم جرمنی کے ہر شہر میں مسجد بنائیں گے تو یہ عہد آپ کریں تو اللہ تعالیٰ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی مدد بھی کرے گا اور اللہ تو کہتا ہے کوشش کرو اور مجھ سے مانگو اور میں دوں گا۔“

امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ اپنے حوصلے بھی بڑھائیں گے اپنے ثبات بھی بڑھائیں گے اور اپنی کوشش بھی بڑھائیں گے اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے آئیں۔

(خطاب بر موقع افتتاح مسجد الہدیٰ 7 ستمبر 2004)
نومبائین کو مالی جہاد میں شامل کرنے کی تحریک
حضور نے پھر نومبائین کے بارے میں فرمایا:-
”کہ بیعت کرتے ہیں اور وہ چندہ نہیں دیتے۔ ان کو ابھی اگر شروع میں یہ عادت ڈال دی جائے کہ چندہ دینا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اس کے دین کی خاطر قربانی کی جائے تو اس سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے تو ان کو بھی عادت پڑ جاتی ہے بہت سے نومبائین کو بتایا ہی نہیں جاتا کہ انہوں نے کوئی مالی قربانی کرنی بھی ہے کہ نہیں۔ تو یہ بات بتانا بھی انتہائی ضروری ہے حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کا پھر ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے جو مالی قربانیاں نہیں کرتے۔ اب اگر ہندوستان میں اور افریقہ میں ممالک میں یہ عادت ڈالی جاتی تو چندہ بھی کہیں کے کہیں پہنچ جاتے اور تعداد بھی کئی گنا زیادہ ہو سکتی تھی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 نومبر 2004 بمقام لندن)
احمدی بچوں کو وقف جدید میں شامل کرنے کی تحریک

فرمایا ”وقف جدید کے ضمن میں احمدی ماؤں سے میں یہ کہتا ہوں کہ آپ لوگوں میں یہ قربانی کی عادت کی طرح بڑھ بڑھ کر اپنے زیور پیش کرنا آپ کے بڑوں کی نیک تربیت کی وجہ سے ہے۔ اس لئے احمدی ماؤں اپنے بچوں کو چندے کی عادت ڈالنے کیلئے وقف جدید میں شامل کریں حضرت خلیفۃ المسیحؑ اثنا عشر نے پاکستان میں بچوں کے ذمہ وقف جدید کیا تھا۔ اور اس وقت سے وہاں بچے خاص شوق کے ساتھ یہ چندہ دیتے ہیں۔ اگر ماؤں اور ذیلی تنظیمیں مل کر کوشش کریں اور صحیح طریق پر کوشش کریں تو اس تعداد

میں (جو موجودہ تعداد سے) آسانی سے دیا میں 6 لاکھ کا اضافہ ہو سکتا ہے بغیر کسی دقت کے اور یہ تعداد آسانی سے 10 لاکھ تک پہنچائی جاسکتی ہے۔

عورتیں یاد رکھیں۔ آپ کے بچوں کی اس قربانی میں شمولیت کے لیے آپ کو بھی شریعتی ہو گلاں حب بچوں کو عادت پڑ جائے گی تو پھر یہ مستقل چندہ دینے والے بچے ہوں گے اور زندگی کے بعد بھی یہ چندہ دینے کی عادت قائم رہے گی تو یہ ماں باپ کیلئے ایک صدقہ جاریہ ہوگا۔

(بحوالہ خطبہ جمعہ 7 جنوری 2005ء بمقام ایتین)

ایتین میں ویلنٹینا کے مقام پر ایک اور مسجد بنانے کی عظیم الشان تحریک

جس کی قیادت ہیں: میرے دل میں بڑی شدت سے یہ خیال پیدا ہوا کہ پانچ سو سال بعد اس ملک میں مذہبی آزادی ملے گی جماعت احمدیہ نے مسجد بنائی اور اب اس کو بنے بھی تقریباً 25 سال ہونے لگے ہیں اب وقت ہے کہ ایتین میں مسیح محمدی کے ماننے والوں کی مساجد کے روشن مینار اور جگہوں پر بھی نظر آئیں جماعت احمدیہ اب مختلف شہروں میں قائم ہے۔

اور جماعت کے جو مرکزی ادارے ہیں یا دوسرے صاحب حیثیت افراد ہیں اگر خوشی سے کوئی اس مسجد کیلئے دینا چاہے گا تو دے دیں اس میں کوئی روک نہیں ہے لیکن تمام دنیا کی جماعت کو یا احمدیوں کو میں عمومی تحریک نہیں کر رہا کہ اس کے لئے ضروری دیں۔

(خطبہ جمعہ 14 جنوری 2005ء بمقام ایتین)

پرتگال میں مسجد بنانے کی تحریک

حضور انور نے فرمایا:

ایتین کے دورے کے دوران ایک یہ بھی فائدہ ہو کہ پرتگال سے جو ساتھ ہی وہاں ملک ہے جماعت کے احباب چلے آئے ہوتے تھے ان کی عالمہ بھی تھی ان سے مینگ ہو گئی۔ ابھی تک وہاں بھی مسجد نہیں ہے۔ اور مسجد نہ ہونے کی وجہ سے نو مبائعین کو سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے کیونکہ اکثر افریقین اور عرب ملکوں سے مسلمانوں میں سے احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ وہ مسجد نہ ہونے کی وجہ سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ تو وہاں بھی میں نے ان کو کہا ہے کہ جلد از جلد مسجد بنائیں اور وہاں اللہ تعالیٰ نے ایسی صورت پیدا کر دی ہے مجھے اُمید ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس میں کامیابی ہوگی کہ وہیں سے مسجد کے اخراجات کے سامان بھی مہیا ہو جائیں گے۔ ایک پرانا گھر ہے جس کو بیچ کر کرنی چاہیے خریدی جاسکتی ہے اور تعمیر بھی ہو سکتی ہے اور اگر تھوڑا بہت کچھ ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ مرکز سے پوری ہو جائے گی۔

(خطبہ جمعہ 28 جنوری 2005ء بمقام لندن)

سونامی لہروں کے قہر زدگان کی امداد

کیلئے ریلیف فنڈ کی تحریک

26 دسمبر 04 کو براعظم ایشیا کے جنوبی ممالک میں آج تھائی لینڈ، انڈونیشیہ، ملائیشیا، سری لنکا، بنگلہ دیش اور بھارت سمیت 2000 کلومیٹر سے بھی زائد رقبہ پر مشتمل خطے میں آئے ہونے والے سمندری زلزلہ اور سونامی لہروں کی قیامت نے یکفخت دو لاکھ سے بھی زائد انسانی جانوں کو نگل لیا۔ انسانی ہمدردی کے ناطے امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخلصین جماعت احمدیہ عالمگیر کو بھی آفت زدگان کی امداد کیلئے زیادہ سے زیادہ ریلیف مہیا کرنے کی تلقین فرمائی اور اس کام کو فوری طور پر شروع کرنے کیلئے ازراہ شفقت مرکزی فنڈ سے دو لاکھ روپے کی رقم خرچ کر کے لگائی۔

آنحضرت پر یہ بودہ اعتراضات کرنے والوں کے جواب دینے کیلئے خدام

الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی خصوصی کمیٹی تیار کرنے کی تحریک

حضور فرماتے ہیں: بہر حال ایسے لوگ جو یہ اغویات، فضولیات، اخبارات میں لکھتے رہتے ہیں اس کے لئے گزشتہ ہفتے میں نے کہا تھا کہ جماعتوں کو انتظام کرنا چاہئے۔ مجھے خیال آیا کہ ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو بھی کہوں کہ وہ بھی ان چیزوں پر نظر رکھیں کیونکہ لڑکوں۔ نوجوانوں کی آج کل انٹرنیٹ اور اخباروں پر توجہ ہوتی ہے دیکھتے بھی رہتے ہیں اور ان کی تربیت کے لئے بھی ضروری ہے کہ نظر رکھیں اور جواب دیں۔

اس لئے یہاں خدام الاحمدیہ بھی کم از کم 100 ایسے لوگ تلاش کرے جو اچھے پڑھے لکھے ہوں جو دین کا علم رکھتے ہوں اور اسی طرح لجنہ اپنی 100 نوجوان بیچیاں تلاش کر کے ٹیم بنائیں جو ایسے مضمون لکھنے والوں کے جواب مختصر خطوط کی صورت میں ان اخبارات کو بھیجیں جن میں ایسے مضمون آتے ہیں یا خطوط آتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 18 فروری 2005ء بمقام لندن)

صد سالہ خلافت جوہلی کے حوالہ سے احباب جماعت کو عبادت کی تحریک

حضور فرماتے ہیں: تین سال کے بعد خلافت کو 100 سال بھی پورے ہو رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوہلی سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جماعت کو بعض دعاؤں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ تحریک کی تھی۔ میں بھی اب ان دعاؤں کی طرف توجہ دلاتا ہوں ایک تو آپ نے اس وقت کہا تھا کہ سورہ فاتحہ روزانہ سات بار پڑھیں۔ تو سورہ فاتحہ کو غور سے پڑھیں تاکہ ہر قسم کے فتنہ و فساد سے اور دجل سے بچتے رہیں۔

پھر ربنا افرغ علینا صبراً وثبت اقدامنا

وانصرنا علی القوم الکفرین۔ کی دعا بھی بہت دفعہ پڑھیں۔

اور اس کیساتھ ہی ایک اور دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو پہلوں میں شامل نہیں تھا کہ ربنا لا تزعج قلوبنا بعد از ہدیتنا وھدیتنا لئلا نلذذ بحرمة انک انت الوھاب۔ یہ بھی دلوں کو سیدھا رکھنے کیلئے بہت ضروری اور بڑی دعا ہے حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد حضرت نواب مبارک بنیم صاحب نے خواب میں یہ دیکھا تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ آئے ہیں اور فرمایا ہے کہ یہ دعا بہت پڑھا کرو۔ پھر

اللھم انا نجعلک فی جحرهم ونعوذک من شرورهم پڑھیں۔ پھر استغفار کیا کریں۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ پھر روزہ و شریف کافی پڑھیں۔ ورد کریں آئندہ تین سالوں میں پھر احمدی کو اس طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔

پھر جماعت کی ترقی اور خلافت کے قیام اور استحکام کیلئے ضرور روزانہ دو نفل ادا کرنے چاہئیں۔ ایک نفل روزہ ہر مہینہ رکھیں اور خاص طور پر اس نیت سے کہ اللہ تعالیٰ خلافت کو جماعت احمدیہ میں ہمیشہ قائم رکھے۔ اس کے بعد اب میں پھر یہی کہتا ہوں کہ اگر کسی کے دل میں شر ہے تو استغفار کرے اور اسے نکال دے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت اس قدر پھیل چکی ہے اور ایمان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کر رہی ہے کہ باوجود رابطوں کی سہولیات نہ ہونے کے انشاء اللہ تعالیٰ خلافت سے دور ہٹانے کی کوئی سکیم کوئی منصوبہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 مئی 2005ء بمقام لندن)

طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کیلئے مالی قربانی کی نئی تحریک

حضور نے فرمایا میں آج تحریک کرنا چاہتا ہوں خاص طور پر جماعت کے ڈاکٹر ز کو اور دوسرے احباب بھی عموماً اگر شامل ہونا چاہیں تو حسب توفیق شامل ہو سکتے ہیں جن کو توفیق ہو گنجائش ہو یہ طاہر انسٹیٹیوٹ کیلئے مالی قربانی کی تحریک ہے۔ اس لئے میں احمدی ڈاکٹروں سے خصوصاً کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں پر بڑا فضل فرمایا ہے اور خاص طور پر امریکہ اور یورپ کے جو ڈاکٹر صاحبان ہیں اسی طرح پاکستان میں بھی بعض ایسے ڈاکٹر ہیں جو مالی لحاظ سے بہت اچھی حالت میں ہیں۔ اگر آپ لوگ خدا کی رضا حاصل کرنے اور غریب انسانیت کی خدمت کیلئے اس ہارٹ انسٹیٹیوٹ کو مکمل کرنے میں حصہ لیں تو یقیناً آپ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن کو خدا بے انتہا نوازتا ہے۔ اس ادارے کو مکمل کرنے کی میری بھی شدید خواہش ہے کیونکہ میرے وقت میں شروع ہوا اور انشاء اللہ تعالیٰ

اللہ سے امید ہے کہ وہ خواہش پوری کرے گا جیسا کہ ہمیشہ کرتا آیا ہے۔ خطبہ جمعہ 3 جون 2005

شامل ہونے کی تحریک

اللہ تعالیٰ انصار اللہ صوف دوم جو ہے کہ احمدی نوجوان بھی اور خواتین بھی اس میں شمولیت کریں۔ گھر اور اس کے ساتھ ساتھ عورتوں کو خاص طور پر میں کہہ رہا ہوں کہ اپنے اپنے خاوندوں اور بچوں کو بھی اس عظیم انقلابی نظام میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ (اختتامی خطاب جلسہ سالانہ 14 مئی 2004)

سرزمین برطانیہ میں

1208 ایکٹر قریب مشتمل وسیع پلاٹ کی

خرید کی تحریک

اگرچہ اس وسیع و عظیم زمین کی قیمت پلاٹ فرید کی کل قدر داری جماعت احمدیہ برطانیہ کی با اثرت غیر خود قبول کی ہوئی ہے تاہم برطانیہ سے باہر کی جماعتوں کے بعض مخلصین کی دلی خواہش کو مد نظر رکھتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ممالک بیرون کے ذریعہ استطاعت مخلصین جماعت کو بھی برضا و رغبت اس کار خیر میں حصہ لینے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ بدر 13/20 ستمبر 2005ء صفحہ 2

ناروے میں مسجد تعمیر کرنے کی تحریک

23 ستمبر 2005 کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ اوسلو ناروے سے یہ تحریک فرمائی کہ ایک عرصہ سے یہ ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ اوسلو ناروے میں مساجد جماعت کی ضروریات کیلئے بہت کم ہیں اور حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خدا کرے آپ کو بہت جلد اس جگہ پر جماعت کی ضرورت کے پیش نظر وسیع اور خوبصورت جامع مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا کرے اور یہ آپ کیلئے ایک حسین یادگار رہے تاکہ آپ کی آنے والی نسلیں آپ کو ہمیشہ یاد کرتی رہیں۔ خطبہ جمعہ 23 ستمبر 2005ء) آخر پر اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت و سلامتی والی عمر دراز عطا فرماتے ہوئے خلافت خاتمہ کو اپنے خاص الخاص فضل و کرم سے رحمتوں، برکتوں اور غیر معمولی فتوحات اور ترقیات کی آماجگاہ بنادے۔ اور عالمگیر غلبہ اسلام کی مبارک ساعت کو قریب سے قریب تر لے آئے آمین۔ اور ہم سب کو اور ہماری قیامت تک آنے والی نسلوں کو ہمیشہ خلافت حقہ اسلامیہ سے وابستہ رکھتے ہوئے برکات خلافت سے مستحق ہونے کی توفیق عطا کرے۔

مرحبائے آنے والے مرحبا صد مرحبا رحمت و فضل و کرم کی بارشیں تجھ پہ صدا و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

قوموں اور تہذیبوں کے اتحاد کا نیا مغربی خاکہ

اور خالق کائنات کی آفاقی سکیم

دوست محمد شاہد مورخ احمدیت ربوہ (پاکستان)

مجھ کو اُس نے خود دیا ہے چشمہ توحید پاک
تا نکلا دے از سر نو باغ دیں میں لالہ زار
ایک طرفاں ہے خدا کے قہر کا اب جوش میں
نوح کی کشتی میں جو بیٹھے وہی ہو رستگار
مسلم سپین کا سقوط

اور یورپ میں ڈی ازم کا ظہور

جارج ڈیون پورٹ انیسویں صدی کے ایک ممتاز مشرق تھے جن کی محققانہ کتاب ”اپالوجی فارمجر اینڈ دی قرآن“ کا اردو ترجمہ 1870 میں ”موید الاسلام“ کے نام سے شائع ہوا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنے معرکہ آراء مناظرہ (سرمہ چشم آریہ) میں بھی اس کا خصوصی تذکرہ فرمایا ہے۔ ترجمہ کے صفحہ 94 تا 96 میں فاضل مؤلف نے اس حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے کہ دنیا کے مستند مؤرخین کے مطابق دسویں صدی ہجری میں یورپ جہالت میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس زمانہ میں عرب مسلمانوں نے ہسپانیہ اور اٹلی میں بہت سے مدرسے جاری کئے۔ جن سے یورپ کے ہزاروں عیسائی طلبہ نے ہر قسم کے علوم (جن میں فلسفہ اور سائنس بھی تھا) سیکھے اور انہیں یورپ میں پھیلا دیا۔ اس طرح اسلامی درسگاہوں کی بدولت چودھویں صدی عیسوی تک اہل یورپ علم و فنون کی روشنیوں سے جگمگاتے رہے۔

مورخ اسلام حضرت علامہ شہاب الدین ابو العباس المقرئ (1584-1631) نے ”فتح الطیب“ میں سقوط مسلم سپین کی تاریخ 2 ربیع الاول 897ھ بتائی ہے۔ جو عیسوی کیلنڈر کی رو سے سال 1492ء کی 3 جنوری بنتی ہے اور ٹھیک یہی وہ ظلماتی سال تھے جس میں عہد حاضر کی کیتھولک مولفہ (برٹش براڈ کاسٹر برائے مذہبی امور اور ایسوسی ایشن آف مسلم سوشل سائنسز کی اعزازی رکن) کیرن آرم سٹراٹگ کی تحقیق کے مطابق عیسائی مذہب نے مظاہرہ کیا کہ وہ ابراہیم کے دو دوسرے مذاہب کو گوارا نہیں کر سکتے (خدا کی تاریخ مترجم یاسر جواد۔ ناشر نگارشات لاہور اشاعت 2004ء)

اس مخالفت کے نتیجہ میں اسلامی فلسفہ اور سائنس کی بساط اُلٹ گئی اور جیسا کہ سزای پی سکارٹ نے اخبار انڈس جلد 3 صفحہ 275 میں لکھا ہے انڈس میں مسلمان مفکرین کی دس لاکھ کتابیں تھیں جنہیں لارڈ بشپ فرانسکو فیمپس ڈی سیزور نے نذر آتش کر دیا حالانکہ غالباً دنیا بھر میں علوم و فنون کا ایسا ذخیرہ کہیں موجود نہیں تھا۔ یورپ کے اس علمی اور مذہبی خلا کو پر

کرنے کیلئے سترہویں صدی میں جو فلسفیانہ تحریکیں اٹھیں ان میں لارڈ ہربرٹ آف جبرری (1583-1648) کی تحریک ڈی ازم سرفہرست ہے یہ تحریک دراصل دہریت کا ماڈرن ایڈیشن ہے جس کا بنیادی فلسفہ یہ ہے کہ اگرچہ خدا ہی نے یہ کائنات تخلیق کیا ہے مگر اس کے معرض وجود میں آنے کے بعد وہ اس سے بیگانہ محض ہو چکا ہے نہ اس نے آج تک کسی کو الہام کیا اور نہ اسے اپنے بندوں سے کوئی سروکار ہے (The New Penoun Encyclopedia 2003) اکیسویں صدی میں یورپ و امریکہ کے اکثر ریسرچ سکارلز کے خیالات و نظریات پر چونکہ ڈی ازم کی گہری چھاپ لگ چکی ہے اس لئے وہ مستقبل کے نظام کی تعمیر کیلئے موعود اقوام عالم مہدی دوراں مسیح الزماں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی الہامی تحریک کی طرف سے آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔ اور محض اپنے ذاتی ڈھکوسلوں سے نئے عالمی نظام کے مادی خاکے بنا رہے ہیں اور علم تاریخ، سیاسیات معاشیات اور فلسفہ کے بل بوتے پر جہان نو پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

نور دل جاتا رہا اک رسم دیں کی رہ گئی
پھر بھی کہتے ہیں کہ کوئی مصلح دیں کیا بکار
راگ وہ گاتے ہیں جس کو آسمان گاتا نہیں
وہ ارادے ہیں کہ جو ہی برخلاف شہر یار
(آج الموعود)

امریکی مفکر کا خود ساختہ عالمی نظام

امریکہ کے انہی نام نہاد مفکروں میں سوسٹیل پی ہنٹنگٹن بھی ہیں۔ آپ ہارورڈ یونیورسٹی میں البرٹ جے ویدر ہیڈ تھروڈ یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں اور کارٹر انتظامیہ میں خارجہ پالیسی کے بانی اور امریکن پولیٹیکل سائنس ایسوسی ایشن کے صدر رہ چکے ہیں۔ ڈان پال سارتر کا یہ قول کیرن آرم سٹراٹگ نے اپنی کتاب کے آخر میں درج کیا ہے کہ اگر خدا موجود بھی ہے تب بھی اسے مسترد کرنا ضروری ہے کیونکہ خدا کا تصور ہماری آزادی کی راہ میں حائل ہوتا ہے ہمیں چاہئے کہ انسان کو جسم آزادی کے طور پر دیکھیں اور سوسٹیل پی ہنٹنگٹن کی کتاب ”تہذیبوں کا تصادم اور عالمی نظام کی تشکیل نو“ The clash of civilization and the remarking of world order کے پیچھے یہی ”دولہ آزادی“ موزن ہے اور اسی کے جوش میں انہوں نے بین الاقوامی سیاسیات کے پیش نظر دلچسپ

پیشگوئیاں بھی کی ہیں اور 2010ء کی دنیا کا ایک خیالی نقشہ پیش کیا ہے اور شمالی امریکہ یورپ اور آسٹریلیا کو متحدہ تہذیب کی حیثیت سے فوری ہلاک قائم کرنے کی تجویز پیش کی ہے تاکہ امن عالم بحال ہو اور تیسری جنگ کی نوبت نہ آئے۔ سوسٹیل نے اپنی کتاب کے آغاز میں سوسٹیل یونین کے نقشہ عالم سے غائب ہو جانے کو امریکہ کے خلاف سرد جنگ کے خاتمہ سے تعبیر کیا ہے لیکن جابجا اس خوف کا اظہار کیا ہے کہ مذہبی خیالات پھر سے ہر جگہ بیدار ہو رہے ہیں حتیٰ کہ 1994ء میں پچیس سال سے کم عمر کے 30 فیصد روسیوں نے کہا ہے کہ وہ الحاد چھوڑ کر خدا کو ماننے لگے ہیں۔

(اردو ترجمہ صفحہ 117 ناشر اوسفر ڈپریس 2003) آرہا ہے اس طرف اترار یورپ کا مزاج نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگہ زندہ وار ہر طرف ہر ملک میں ہے بت پرستی کا زوال کچھ نہیں انساں پرستی کو کوئی عز و وقار بہر کیف یہ نہیں انقلاب جس میں انسانی کوششوں کا کوئی عمل دخل نہیں سوسٹیل کی آنکھیں کھولنے اور ڈی ازم کے خول سے باہر نکلنے کے لئے کافی ہے۔ مگر آپ چونکہ ایک ایسے مغربی معاشرہ کی پیداوار ہیں جس کے نزدیک خالق کائنات اپنے بندوں کی راہنمائی سے کنارہ کش اور معاذ اللہ محض تماشاخی ہے اس لئے ان کے دماغ پر بھی یہ خط سوار ہے کہ دنیا کے لئے تخمینے زائچے اور خاکے بنانے کا منصب انہیں تفویض ہو گیا ہے حالانکہ عالمی صورت حال اس درجہ گہیر ہو چکی ہے کہ ان کے نزدیک بھی قرون وسطیٰ کی طرح کلی انتشار ہے (صفحہ 38-39) ہر تہذیب بربریت کے آگے گھٹنے ٹیکتی جا رہی ہے جس کی پہلے کوئی مثال نہیں ملتی اور ایک ایسا عالم تاریک دور انسان پر اتر رہا ہے (صفحہ 403) جس کے تقاضوں سے حضرت عیسیٰ جیسی شخصیت بھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتی (صفحہ 77) بایں ہمہ انہوں نے یہ اذعا کیا ہے کہ تہذیبوں کی بنیاد پر ان کا خود ساختہ بین الاقوامی نظام امن عالم کی سب سے یقینی ضمانت ہے (صفحہ 304) جناب سوسٹیل کے پیش کردہ مادی نظام نو کا ڈھانچہ اصولی طور پر دنیا کی آٹھ تہذیبوں پر مبنی ہے چینی جاپانی ہندو اسلامی آرتھوڈکس مغربی۔ لاطینی امریکہ، افریقہ (صفحہ 51-52) ان تہذیبوں کے کشمکش کے مضمر اثرات کو باہمی مفاہمت میں تبدیل کرنے کا عمل ہی وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے جس کی صورت انہوں نے یہ تجویز فرمائی ہے کہ سلامتی کونسل میں ہر بڑی تہذیب کی کم از کم ایک مستقل نشست ہو۔ برطانیہ اور فرانس کی نشستوں کو یورپی یونین کی ایک نشست میں تبدیل کر دیا جائے جس پر یکے بعد دیگرے یورپی یونین کا چنیدہ ملک براجمان ہو اس طرح آٹھ تہذیبوں کی ایک ایک اور مغربی تہذیب کی (جس میں ان کے نظریہ کے مطابق شمالی امریکہ، یورپ، آسٹریلیا، وغیرہ ممالک شامل ہیں) دو مستقل

نشستیں ہوں گی جس سے دنیا کے افراد دولت اور طاقت کی وسیع تر نمائندگی ہوگی۔

(صفحہ 398)

کاغذی فارمولہ کیلئے وعظ

چونکہ یہ کاغذی فارمولہ تہذیبوں کے تصادم اور جنگوں کے خطرات کو ٹال نہیں سکتا اس لئے یہ امریکی مفکر ایک سیاستدان کی بجائے پوپ، مارٹن لوتھر یا صدر سلامتی کونسل کا روپ دھار لیتے ہیں اور ”مسند وعظ“ پر جلوہ گر ہو کر ارشاد فرماتے ہیں کہ (182) ”مرکزی ریاستوں کو دوسری تہذیبوں کے تنازعات میں مداخلت سے اجتناب کرنا ہوگا یہ ایک سچائی ہے جسے بعض ممالک خصوصاً امریکہ کے لئے بلاشبکہ شبہ قبول کرنا مشکل ہوگا یہ اصول کہ مرکزی ریاستیں دوسری ریاستوں کے تنازعات میں مداخلت سے احتراز کریں ایک کثیر تہذیبی، کثیر قطبی دنیا میں امن کی پہلی شرط ہے دوسری شرط مشترکہ ثالثی کا اصول ہے یعنی یہ کہ اپنی تہذیبوں اور گروہوں کے درمیان رخنہ جنگیں رکوانے یا محدود کرنے کیلئے مرکزی ریاستیں ایک دوسرے سے گفت و شنید کریں“ (صفحہ 397) چونکہ جناب سوسٹیل یو این او کے عالمی ادارہ میں ان اصولوں کی دھجیاں برسوں سے بکھرتی دیکھتے آرہے ہیں اس لئے انہوں نے معاہدہ یہ اعتراف کر کے خود ہی اپنے خیالی نظام نو کی خیالی عمارت بلکہ خیالی بنیاد تک کے پرچے اڑا دیئے ہیں کہ ”ان اصولوں کو اور تہذیبوں کے مابین زیادہ مساوات والی دنیا کو قبول کرنا مغرب کیلئے یا ان تہذیبوں کیلئے آسان نہ ہوگا جو بالادستی میں مغرب کے ساتھ شامل ہونے یا اس کی جگہ لینے کی کوشش کر سکتی ہیں“ (صفحہ 397)

شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیر ہا

مغرب کے آثار قدیمہ کی علمی سیر

اگرچہ یہ مصنوعی اور جعلی نظام نو پہلے ہی مرحلہ پر کھنڈرات اور دیرانوں کا منظر پیش کر رہا ہے تاہم آئیے ان آثار قدیمہ کی ماضی کے جھروکوں ہی سے علمی اور تاریخی سیر کریں اور ان کے بعض بکھرے ہوئے شگفتہ کاغذوں، بوسیدہ کپڑوں، سیاہ برتنوں اور رنگ آلود تھیاروں ہی کو دیکھتے چلیں جہاں قدم قدم پر ہر شے سے یہ آواز آرہی ہے۔

بس اس قدر ہے خلاصہ مری کہانی کا کہ بن کے ٹوٹ گیا اک حباب پانی کا ذرا اپنا چاک گریباں تو سی لیں مجھے دعوت گلستاں دینے والے مسٹر سوسٹیل کا خاکہ چار صفحات پر محیط ہے اور پورے کا پورا مغربی تہذیب اور اس کے مرکز شمالی امریکہ کے ارد گرد گھوم رہا ہے اور اس کی مادی اور سیاسی رنگینی اور دلچسپی اسی سے وابستہ ہے کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ ”پوری دنیا کے لوگوں کو مغربی اقدار، اداروں اور ثقافت کو اپنانا چاہئے کیونکہ یہ ہی نوع انسان کی اعلیٰ

ترین، سب سے روشن خیال، آزاد ترین معقول ترین اور جدید ترین اور مہذب ترین فکر ہے“ (صفحہ 388) لیکن یہ ”مہذب ترین“ تہذیب کس طرح غیر انسانی اور غیر اخلاقی جرائم میں ملوث ہو چکی ہے اور امن عالم کیلئے مستقل خطرہ بن چکی ہے اس کی تفصیل مسٹر سموئیل ہی کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں فرماتے ہیں:-

تہذیب (یعنی مغربی تہذیب ناقص) سے منسلک کرنے کی بجائے وہ بہت سی تہذیبوں کا ملک وجود میں لانا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ امریکی شعراء اور مغربی تہذیب کے استاد کا مطلب اُس ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا خاتمہ ہے جس سے ہم آشنا ہیں اس کا مطلب مغربی تہذیب کا عملاً خاتمہ بھی ہے اگر امریکہ سے مغربیت خارج ہوگی تو مغرب یورپ اور چند بہت کم آبادی والے یورپی آباد کار ممالک تک محدود رہ جائے گا۔۔۔۔۔ اہل امریکہ ثقافتی اعتبار سے یورپی خاندان کا حصہ ہیں کثیر ثقافت کے حامی اس تعلق کو نقصان تو پہنچا سکتے ہیں بلکہ برباد کر سکتے ہیں“ (صفحہ 384-385)

اور اسے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اسے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو دیران پاتا ہوں وہ واحد و یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکر وہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سننے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ چشم خورد دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے تو بہ تم کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔“

کامیاب نہیں ہو سکی۔ امدادی حکام کا کہنا ہے کہ جب تک شہر سے زیرِ پلا پانی پوری طرح خارج نہیں کر دیا جاتا اس وقت تک لاشوں کی صحیح تعداد کا پتہ نہیں چل سکتا لیکن ایک بات طے ہے کہ مرنے والوں کی تعداد ہزاروں میں ہوگی جبکہ بے گھر ہونے والوں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ ان مرنے والوں میں زیادہ تر وہ غریب لوگ شامل ہیں جو طوفان سے بچنے کیلئے نیچے تہہ خانوں میں چھپے ہوئے تھے۔ اس میں شک نہیں کہ قطرینہ طوفان کے بعد نیو آریلینز میں جو مناظر دیکھنے میں آئے ان سے یہ ہرگز پتہ نہیں چلتا کہ یہ دنیا کے سب سے طاقتور ملک اور ترقی یافتہ سوسائٹی ہے یا کوئی پسماندہ ترین افریقی ملک جہاں لوگ مصیبت زدوں کی امداد کی بجائے لوٹ مار کرنے میں مصروف تھے، انسانی مصائب کے بارے میں جس بے حسی کا مظاہرہ امریکی حکومت کی طرف سے دیکھنے میں آیا یہی ہے جس لوٹ مار کرنے والے امریکیوں میں پائی گئی۔ اگر دیکھا جائے تو یہ سب بھی غربت و افلاس ہی کا کرشمہ ہے۔ یہ جواب تک کہا جاتا رہا ہے کہ امریکی معاشرہ میں ہر کسی کو برابر کے مواقع میسر ہیں اور یہ کہ وہاں وسائل پیداوار تک سب کی یکساں رسائی ہے۔ یہ سب جھوٹ ثابت ہوا۔ یہاں طوفان کے نشانہ بننے والے سیاہ فام امریکیوں کی آبادی کو غربت و افلاس میں جکڑ پایا گیا جو محرومی اور بے بسی کی داستان کہہ رہی تھی۔ اس انتہائی تازک موقع پر ہونے والی لوٹ مار کو بھی مفلسی اور محرومی کا نتیجہ کہا جاسکتا ہے اس لئے کہ یہ جرم بھی معاشی محرومیوں سے ہی جنم لیتا ہے۔ قطرینہ طوفان نے انسانی استعداد اور نیکنالوجی کی محدودات کو ظاہر کر دیا ہے کہ امریکہ جو ستاروں پر کندیں ڈالنے میں پوری طرح کامیاب و کامران ہے قدرتی آفات کے سامنے اسی طرح بے بس ہے جس طرح کہ تیسری دنیا کے ممالک لاچار ہیں۔“

ہمراہ ساتھ ہوں گی یا الگ ہوں گی، ابھرتے ہوئے دور میں تہذیبوں کے تصادم امن عالم کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہیں“ (صفحہ 403)

ہو گئے بیکار سب جیلے جب آئی وہ بلا ساری تدبیروں کا خاکہ اڑ گیا مثل غبار (مسج موعود)

تصویر کا دوسرا رخ

قرآن مجید اور وحدت اقوام عالم

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:-

”قرآن سے پہلے سب کتابیں مختص القوم کہلاتی تھیں یعنی صرف ایک قوم کیلئے ہی آتی تھیں چنانچہ شامی، فارسی، ہندی، چینی، مصری، رومی یہ سب قومیں تھیں جن کیلئے جو کتابیں یا رسول آئے وہ صرف اپنی قوم تک محدود تھے دوسری قوم سے ان کو کچھ واسطہ نہ تھا مگر سب کے بعد قرآن شریف آیا جو ایک عالمگیر کتاب ہے اور کسی خاص قوم کیلئے نہیں بلکہ تمام قوموں کیلئے ہے ایسا ہی قرآن شریف ایک ایسی امت کیلئے آیا جو آہستہ آہستہ ایک ہی قوم بننا چاہتی تھی سو اب زمانہ کیلئے ایسے سامان میسر آ گئے ہیں جو مختلف قوموں کو وحدت کا رنگ بخشتے جاتے ہیں باہمی ملاقات جو اصل جز ایک قوم بننے کی ہے ایسی ہل ہو گئی ہے کہ برسوں کی راہ چند دنوں میں طے ہو سکتی ہے اور پیغام رسانی کیلئے وہ سہولتیں پیدا ہو گئی ہیں کہ جو ایک برس میں بھی کسی دور دراز ملک کی خبر نہیں آ سکتی تھی وہ اب ایک ساعت میں آ سکتی ہے زمانہ میں ایک ایسا انقلاب عظیم پیدا ہو رہا ہے اور تمدنی دریا کی دھار نے ایک ایسی طرف رخ کر لیا ہے جس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ اب خدا تعالیٰ کا یہی ارادہ ہے کہ تمام قوموں کو ایک قوم بنادے اور ہزار ہا برسوں کے پھڑے ہوؤں کو پھر باہم ملا دے“ (چشمہ معرفت طبع اول صفحہ 67-68 اشاعت 15 مئی 1908ء مطبع انوار احمدیہ مشین پریس قادیان)

پھر اس آسمانی منصوبہ کی عملی تکمیل پر لطیف روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:

”چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے۔ کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شہ گزرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا اسی لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس کی تکمیل کیلئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے۔ اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی

ہے اور وہ یہ ہے هو الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ (لصف 10) یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے۔ اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا“ (ایضاً صفحہ 82-83) اس حقیقت افراد بیان کے بعد حضرت اقدس نے صدائے ربانی بن کر دنیا بھر میں یہ پرشکوہ منادی فرمائی کہ:-

”یہ درحقیقت ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ شیطان اپنی تمام زریات کے ساتھ ناخنوں تک زور لگا رہا ہے کہ اسلام کو نابود کر دیا جاوے اور چونکہ بلاشبہ سچائی کی جھوٹ کے ساتھ یہ آخری جنگ ہے اس لئے یہ زمانہ بھی اس بات کا حق رکھتا تھا کہ اس کی اصلاح کیلئے کوئی خدا کا مامور آوے پس وہ مسیح موعود ہے جو موجود ہے اور زمانہ حق رکھتا تھا کہ اس نازک وقت میں آسمانی نشانوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی حجت دنیا پر پوری ہو۔ سو آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور آسمان جوش میں ہے کہ اس قدر آسمانی نشان ظاہر کرے کہ اسلام کی فتح کا قہار ہر ایک ملک میں ہر ایک حصہ دنیا میں بچ جائے۔ اے قادر خدا تو جلد وہ دن لا کہ جس فیصلہ کا تو نے ارادہ کیا ہے وہ ظاہر ہو جائے اور دنیا میں تیرا جلال چمکے اور تیرے دین اور تیرے رسول کی فتح ہو“ (صفحہ 86-87)

یورپ و امریکہ میں

عروج اسلام کی پیشگوئی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کشفی بصیرت کی روشنی میں یہ حیرت انگیز پیشگوئی بھی کی۔

”میں خدا تعالیٰ کی تائیدوں اور نصرتوں کو دیکھ رہا ہوں جو وہ اسلام کیلئے ظاہر کر رہا ہے اور میں اس نظارہ کو بھی دیکھ رہا ہوں جو موت کا اس صلیبی مذہب پر آنے کو ہے۔ اس مذہب کی بنیاد محض ایک لعنتی لکڑی پر ہے جس کو دیکھ کھا چکی ہے اور یہ بوسیدہ لکڑی اسلام کے زبردست دلائل کے سامنے اب ٹھہر نہیں سکتی اس عمارت کی بنیادیں کھوکھلی ہو چکی ہیں۔ اب وقت آتا ہے کہ یکدم یورپ اور امریکہ کے لوگوں کو اسلام کی طرف توجہ ہوگی اور وہ اس مردہ پرستی کے مذہب سے بیزار ہو کر حقیقی مذہب اسلام کو اپنی نجات کا ذریعہ یقین کریں گے“ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 463)

آفاقی سکیم کی تکمیل و استحکام

کا ابدی انتظام

جہاں تک وحدت اقوام عالم کی آفاقی سکیم کی تکمیل کا تعلق ہے خدا تعالیٰ نے اپنے الہام خاص سے 24 دسمبر 1905ء کو ”الوصیت“ کے عالمی نظام کی بنیاد

اپنے فرستادہ کے ذریعہ رکھ دی اور ساتھ ہی قدرت ثانیہ کے ظہور کی خبر دے کر اس آسمانی نظام کی تخلیق اس کی راہ نمائی اور ابدی استحکام کی عرش سے ضمانت بھی دے دی۔

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور ملتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے اسی پس منظر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے سالانہ جلسہ قادیان کے موقع پر ”نظام نو“ کے موضوع پر ایک دلویلہ انگیز خطاب فرمایا جس میں پورے جلال سے اعلان کیا کہ:-

”نظام نو کی بنیاد 1910ء میں روس میں نہیں رکھی گئی نہ وہ آئندہ کسی سال میں موجودہ جنگ کے بعد یورپ میں رکھی جائے گی بلکہ دنیا کو آرام دینے والے ہر فرد بشر کی زندگی کو آسودہ بنانے والے اور ساتھ ہی دین کی حفاظت کرنے والے نظام نو کی بنیاد 1905ء میں قادیان میں رکھی جا چکی ہے اب دنیا کو کسی نظام نو کی ضرورت نہیں ہے اب نظام نو کا شور مچانا ایسا ہی ہے جیسے کہتے ہیں:

گیا ہے سانپ نکل اب لیکر پیٹا کر

جو کام ہونا تھا وہ ہو چکا اب یورپ کے مدبر صرف لیکر پیٹ رہے ہیں۔ اسلام اور احمدیت کا نظام نو وہ ہے جس کی بنیاد جبر پر نہیں بلکہ محبت اور پیار پر ہے۔ اس میں انسانی حریت کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اس میں افراد کی دماغی ترقی کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے اور اس میں انفرادیت اور عاملیت جیسے لطیف جذبات کو بھی برقرار رکھا گیا ہے۔“

اس ضمن میں حضرت مصلح موعودؑ نے مزید وضاحت فرمائی:- ”جب کثرت سے احمدیت پھیل گئی اور جوق در جوق لوگ ہمارے سلسلہ میں داخل ہونے شروع ہو گئے اس وقت احوال خاص طور پر بچھ ہونے شروع ہو جائیں گے اور قدرتی طور پر جائیدادوں کا ایک جتھا دوسری جائیدادوں کو کھینچنا شروع کر دے گا اور جوں جوں وصیت و وسیع ہوگی نظام نو کا دن قریب سے قریب تر آجائے گا۔“

نیز فرمایا:-

”نئے نظام وہی لاتے ہیں جو خدا کی طرف سے دنیا میں مبعوث کئے جاتے ہیں جن کے دلوں میں نہ امیر کی دشمنی ہے نہ غریب کی بے جا محبت ہوتی ہے جو نہ مشرقی ہوتے ہیں نہ مغربی۔ وہ خدا کے پیغامبر ہوتے ہیں اور وہی تعلیم پیش کرتے ہیں جو امن قائم کرنے کا حقیقی ذریعہ ہوتی ہے پس آج وہی تعلیم امن قائم کرے گی جو حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ آئی ہے اور جس کی بنیاد الوصیت کے ذریعہ 1905ء میں رکھ دی گئی ہے۔“

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

عالم احمدیت سمویل ہینکلن اور مائیکل ڈیڈن اور مغرب کے دوسرے دانشوروں اور مفکروں کے اس بے رحم قلعہ اور نام نہاد صداقت کو قطعی طور پر مسترد کرتی

ہے کہ جب تک ہم حقیقی دشمنوں سے نفرت نہ کریں ہم اپنے حقیقی دوستوں سے بھی محبت نہیں کر سکتے۔ (تہذیبوں کا تصادم صفحہ 20)

اس کے مقابل بانی تحریک احمدیت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

”میں حلفاً کہہ سکتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہیں ہاں جہاں تک ممکن ہے ان کے عقائد کی اصلاح چاہتا ہوں اور اگر کوئی گالی دے تو ہمارا شکوہ خدا کی جناب میں ہے نہ کسی اور عدالت میں اور بایں ہمہ انسان کی ہمدردی ہمارا حق ہے“

(سراج منیر صفحہ 24-25)

اس سلسلہ میں حضرت اقدس کا حسب ذیل ارشاد مبارک جماعت احمدیہ کیلئے میکانا کارنا اور مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے جس پر وہ 116 سال سے اعجازی شان کے ساتھ عمل پیرا ہے جس کی کوئی نظیر عہد حاضر میں کسی قوم کسی ریاست کسی مذہب اور کسی تہذیب میں ہرگز نہیں پائی جاتی۔

”میں تو کہتا ہوں کہ اگر تم کو کوئی زد و کوب بھی کرے تب بھی صبر سے کام لو یہ یاد رکھو کہ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں کے دل سخت نہ ہوتے تو وہ کیوں ایسا کرتے یہ خدا کا فضل ہے کہ ہماری جماعت امن جو ہے اگر وہ ہنگامہ پرداز ہوتی تو بات بات پر لڑائی ہوتی اور پھر اگر ایسے لڑنے والے ہوتے اور ان میں صبر و برداشت نہ ہوتی تو پھر ان میں اور ان کے غیروں میں کیا امتیاز ہوتا ہمارا مذہب یہی ہے کہ ہم بدی کرنے والے سے نیکی کرتے ہیں“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 130)

یہ کلی حقیقت ہے کہ خدا کی قائم کردہ جماعت پر مخالفت کے ان گنت مصائب آئے حوادث کی آندھیاں چلیں، قوموں نے ہر جگہ اسے ہسی اور ٹھٹھا کا نشانہ بنایا اور مادہ پرست دنیا نے اسے کراہت کی نظر سے دیکھا مگر فرزند انان احمدیت ہر حال میں کوہ وقار ثابت ہوئے اور ان کے پائے ثبات میں ذرہ برابر بھی لغزش نہیں آئی بلکہ وہ بنی نوع انسان کی محبت غمخواری اور خدمت کی عالمی شاہراہ پر پہلے سے بڑھ کر برق رفتار ہو گئے جس پر جماعت احمدیہ کا انقلابی ادارہ پہلے انسانیت Humanity First شاہد مطلق ہے جو سونامی طوفان کے عظیم انسانی المیہ کے متاثرین کی فلاح و بہبود کے بعد قہرینہ کی آفت زدہ اور سسکتی ہوئی انسانیت کی خدمت میں دیوانہ وار مصروف عمل ہے۔

ہمدردی خلافت کے اس قابل رشک جذبہ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس آفاقی نعرہ نے بے پناہ ذوق و شوق اور دلولہ عشق سے سرشار کر دیا ہے کہ Love For All Hatred For None (محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں) حضور کا یہ نعرہ دراصل ایک بین الاقوامی پیغام تھا جو حضور نے 9 اکتوبر 1980ء کا دن متضرعانہ دعاؤں

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی قادیان آمد

اور "وَسِعَ مَكَانَكَ" کے ایمان افروز نظارے

عبدالرشید آرکیٹیکٹ لندن

قادیان کی تعمیر کا آغاز آج سے 475 سال قبل 1530 میں ہوا۔ اس وقت Town-planning کا کوئی Concept نہیں ہوتا تھا اور نہ کوئی آرکیٹیکٹل ماہرین اس وقت موجود تھے۔ تو کیا وجہ ہے کہ وہ سب خوبیاں جو ایک روحانی بادشاہ کے گھر میں ہونی چاہیے تھیں دارالاسلام میں شروع ہی سے رکھوا دی گئیں۔ میرا یہ ایمان ہے کہ یہ معجزہ نہیں بلکہ خدائی منشاء کے مطابق ہی دارالاسلام کا موجودہ نقشہ عمل میں آیا۔ دراصل انسان کی عقل اور سوچ کا دائرہ محدود ہے۔ یہ آئندہ ہونے والے واقعات کو مکمل طور پر معلوم نہیں کر سکتا۔ اور جب کبھی ایسا واقعہ ہو جاتا ہے۔ جسے وہ غیر معمولی سمجھتا ہے۔ تو کہہ دیتا ہے کیا ہی عجیب معجزہ ہے؟ لیکن وہ معجزہ نہیں ہوتا۔ اس واقعہ کا ہونا پہلے ہی سے مقدر ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے علم میں نہیں ہوتا۔ کیونکہ آئندہ کے حالات صرف خدا تعالیٰ کے علم میں ہی ہوتے ہیں۔ اور جب اس جگہ کو آنے والے مسیح کے لئے خدا تعالیٰ نے مخصوص کر دیا تھا تو تب اسی وقت دارالاسلام کا نقشہ۔ مخصوص انداز میں بننے کا فیصلہ بھی کر دیا تھا۔ ورنہ اسی طرز کے اور مکان بھی قادیان میں بنے ہوتے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ سب سے پہلے بننے والی بلڈنگ کا نقشہ بعد میں تعمیر ہونے والے مکانوں میں اس کا طرز تعمیر نقل کر لیا جاتا ہے۔ یا پھر اسی طرز کے بہت سارے اور مکان بھی تعمیر ہو جاتے ہیں۔ دارالاسلام کی تعمیر قادیان میں سب سے پہلے ہوئی لیکن اس کی انفرادیت کو خدا تعالیٰ نے قائم رکھا۔ دارالاسلام جیسا اور کوئی گھر قادیان میں موجود نہیں۔ جہاں اس کی سمت قبلہ رخ ہے وہاں یہ مغل طرز تعمیر کی سب سے بہترین مثال ہے۔

اب اگر آپ دارالاسلام کی پوری عمارت پر نظر ڈالیں۔ تو آپ دیکھیں گے کہ کمرے اندرونی صحن کے ارد گرد بنائے گئے ہیں۔ جو کہ مغلوں کا ہی طرز تعمیر تھا۔ وہ حصہ جہاں مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور آپ نے اپنا بچپن گزارا۔ وہ حصہ جہاں آپ نے اپنے دعویٰ کے بعد کی رہائش رکھی۔ اور پھر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب "والا حصہ"۔ یہ سب حصے اندرونی صحن کے ارد گرد بنائے گئے ہیں۔ اس طرز تعمیر کی ایک خاص خصوصیت یہ ہے کہ یہ ہر دو موسم گرمی اور سردی میں آرام دہ ہوتے ہیں اور ان میں پردے کا پورا انتظام ہوتا ہے۔ آپ اندر ہی اندر ہر منزل پر جا سکتے ہیں۔ دارالاسلام قادیان میں سب سے اونچی جگہ پر واقع ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی ہے کہ

قادیان بڑھتے بڑھتے دریائے بیاس تک پہنچ جائے گا اور اس پیشگوئی کے پیش نظر جنوب کی طرف (اس طرف دریائے بیاس نزدیک ہے) غیر مسلموں کی کوئی خاص آبادی ہوئی ہی نہیں۔ یہ سمت ابھی تک زیادہ تر خالی ہے۔ یہ شاید اس لئے ہے کہ احمدیوں کو بیاس کی طرف ڈیولپمنٹ کرنے میں آسانی ہو۔

آج کل رینویشن اور ریسٹوریشن کا موضوع ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ جو احباب تاریخ کو اتنی اہمیت نہیں دیتے۔ ان کے خیال کے مطابق پرانی چیزوں کو محفوظ رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں اور ایسے کاموں پر خرچ کئے ہوئے وقت اور مال کو غیر ضروری خیال کرتے ہیں۔ ان کے خیال کے مطابق یہی وقت اور مال اگر بنی نوع انسان کی موجودہ مشکلات کے حل پر خرچ کیا جائے تو یہ ذرائع کا بہتر استعمال ہو گا۔ دوسری طرف اکثر ممالک اپنی پرانی تاریخ کو اجاگر کر کے tourism میں دلچسپی پیدا کر کے بہت سارا زر مبادلہ کماتے ہیں۔ بعض ممالک صرف تاریخ کو محفوظ رکھ کر فخر محسوس کرتے ہیں۔ تاہم تاریخ۔ بلڈنگ میں بنیاد کی حیثیت اور اہمیت رکھتی ہے۔ جتنی مضبوط بنیاد ہوگی اتنی ہی عالی شان بلڈنگ آپ اس پر تعمیر کر سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر آپ اپنی تاریخ میں ایک خاص معیار حاصل کر چکے ہیں اور تاریخ محفوظ ہے تو آپ اسکو آگے بڑھا سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ اپنی تاریخ کو بھلا چکے ہیں تو آپ کو ابتدا سے شروع کرنا ہوگا اور ترقی کے لحاظ سے پیچھے رہ جائیں گے۔

تاریخی حالات عمارات کی شکل میں ہوں یا کسی اور طرز میں۔ وہ اپنے اندر بہت ساری معلومات سمائے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہمیں ان سے تین قسم کے حالات کے متعلق پتہ چل سکتا ہے۔ ایک تاریخ کے اس دور میں ثقافتی معیار کیا تھا۔ دوسرے تاریخ کے اس دور میں لوگوں کی عادات اور روایات کیا تھیں اور تیسرے صنعتی ترقی کا کیا معیار تھا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ زندہ قومیں اور جماعتیں اپنی تاریخ اور تاریخی عمارات کی ہر لحاظ سے حفاظت کرتی ہیں۔ اور بڑی سے بڑی قربانی کرنے اور رقم خرچ کرنے سے دریغ بھی نہیں کرتیں۔ ہر ملک میں آپ دیکھیں گے کہ کسی نہ کسی شکل میں انہوں نے اپنے بادشاہوں اور حکمرانوں کے کمالات اور عمارات کو محفوظ کر لیا ہوتا ہے۔ لیکن مذہبی دنیا میں بنی نوع انسان اپنے مقدس مقامات کی حفاظت کرنے میں اتنا کامیاب نہیں رہا۔ جتنا ہونا چاہیے تھا۔ اس خطہ زمین پر

خدا تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اور کروڑوں ہادی اور رہنما مبعوث کئے ہیں لیکن دیکھیں کتنے نبیوں کی جائے پیدائش یا گھر محفوظ ہیں؟ اس کرہ ارض پر صرف ایک ہی نبی کا گھر محفوظ ہے اور وہ رسول کریم ﷺ کے غلام اور عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی علیہ السلام کا گھر (دارالاسلام) جو قادیان میں ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور جماعت احمدیہ کی خوش قسمتی ہے کہ یہ مقدس گھر جماعت احمدیہ کی حفاظت میں ہے۔ اس کے لئے ہم جتنا بھی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم ہے۔

1947ء کے بعد خطرناک حالات کے پیش نظر بہت سارے درویشوں کی رہائش دارالاسلام میں تھی۔ اور وہ اپنی ضروریات کے مطابق کمروں کو چھوٹا بڑا کرتے اور دروازوں کی جگہ بدلتے رہے۔ خاکسار نے 1986ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کے ارشاد پر قادیان جانا شروع کیا۔ دارالاسلام کی حالت دیکھ کر بہت دکھ ہوتا تھا اور بے بسی پر بڑا بوجھ سا تھا۔ دیواروں پر سے پلستر اکھڑا رہا ہے۔ قلی flacks کی شکل میں گر رہی ہے۔ ventilation برائے نام بلکہ نہ ہونے کے برابر۔ زمین سے نمی۔ دروازے لگتا تھا کہ برسوں سے نظر انداز کئے ہوئے ہیں۔ ان پر ہنر نگ کر کے بہت موٹی سی تہہ بن چکی تھی۔ بعض حصوں میں چھت پر سے مٹی گرتی تھی۔ اور بالے بوسیدہ ہو چکے تھے اور خوف ہوتا تھا کہ کہیں گر نہ جائیں۔

sewerage نہ ہونے کی وجہ سے اندر اندر ہی چھوٹے چھوٹے septic tank بنائے ہوئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعودؑ کی پیدائش کے کمرہ کے باہر ٹن پر لکھ کر کچھ عبارتیں دیواروں پر لگائی ہوئی تھیں۔ اور زیادہ حصہ شور کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ بجلی کی روشنی برائے نام تھی۔ خاکسار نے یہ سب حالات 1994ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کی خدمت میں پیش کئے اور عرض کیا کہ دارالاسلام کی حالت دن بدن خستہ ہو رہی ہے۔ یہ ایک تاریخی عمارت ہے اسکی مکمل رینویشن ہونی چاہیے تاکہ آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ کر لیا جائے۔ حضور نے میری اس تجویز کو منظور فرمایا۔ اور دارالاسلام کی renovation پر مرحلہ وار کام شروع کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔

تو سب سے پہلے sewerage پر کام شروع کیا گیا۔ نئی sewerage سطح زمین کے نیچے بنا کر ڈھاب میں اس کا نکاس کر دیا گیا۔ جس سے چھوٹے چھوٹے septic tank ختم ہوئے۔ اور سب

سے بڑی بات جو کھلی نالیاں تھیں ان کا خاتمہ ہوا۔ اس کام کے لئے خاکسار کی مدد چوہدری رشید احمد صاحب اور سیر نے کی۔ جو پاکستان سے وقف عارضی کے نظام کے ماتحت قادیان تشریف لائے ہوئے تھے۔ دارالاسلام کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کی

ہدایات

1. دارالاسلام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں جیسا تھا اسی شکل میں تبدیل کریں۔
2. 1947ء سے پہلے یا بعد میں جو بھی دارالاسلام میں تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ ان سب کو بزرگ درویشان سے تصدیق کروا کے یا خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مشورہ کر کے ختم کریں۔
- (خوش قسمتی سے 1952ء میں مرزا برکت علی صاحب آف آبادان نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی ہدایت پر عبدالرحمن صاحب قادیانی کی نگرانی میں دارالاسلام کے نقشے تیار کروائے تھے۔ جو دفتر درویشان میں محفوظ تھے۔ جو کام بھی رینویشن کا ہو رہا ہے۔ ان نقشہ جات سے رہنمائی لی جا رہی ہے۔ اگر کوئی تبدیلی 1947ء کے بعد ہوئی تھی۔ تو ان نقشہ جات کی روشنی میں ٹھیک کر دی گئی ہے)
3. لکڑی کے دروازے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت کے ہیں۔ ان کو اسی طرح محفوظ کر لیا جائے۔ البتہ جو استعمال نہیں کئے جاسکتے اور گھن گئے کے بعد ناکارہ ہو چکے ہیں۔ ان کی جگہ اسی طرز کے دروازے بنا کر لگائے جائیں۔
4. لکڑی کے فریم کے متعلق بھی یہی ہدایت تھی۔
5. دیواروں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت چونے کا پلستر کیا جاتا تھا۔ اور اسکے بعد اس پر قلی کی جاتی تھی۔ چونے کا پلستر خراب ہونے کے بعد تقریباً سارے حصوں میں اب سینٹ اور ریت rendering ہو چکی تھی۔ اور اس پر ہر سال سفید قلی کا کوٹ کر دیا جاتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کا اس کے متعلق یہ ارشاد تھا کہ دیواروں کو معیاری طور پر ٹھیک کریں سینٹ اور ریت کی rendering کریں۔ البتہ قلی کی بجائے emulsion paint کا استعمال کریں۔ کیونکہ یہ زیادہ دیر پا ہوگا اور دوسرے قلی کی بوسے بہت سارے یورپ کے احباب allergic ہوتے ہیں اور صحت کے لئے بھی مضر ہو سکتی ہے۔ اسلئے اکثر دیواروں کو سینٹ اور ریت rendering کر کے اس کے اوپر emulsion paint کروا دیا گیا ہے۔
6. چھتیں بھی اکثر لکڑی کے شہیروں اور لکڑی کے بالوں پر مشتمل تھیں۔ ان کے اوپر کانوں کا جھڑال کر مٹی سے insulation کی گئی تھی۔ پھر اس کے اوپر اینٹوں کے فرش یا چھت ہوتی تھی۔ چھتیں کھول کر ہر بالے کو چیک کیا گیا۔ جو حصے دیواروں میں تھے۔ ان پر bitumen کر داکر دوبارہ اس جگہ۔ اور جو بالے مکمل طور پر خراب اور

ناکارہ ہو چکے تھے ان کی جگہ اسی سائز کے دیار کے بالے رکھ دئے ہیں۔ اور جن بالوں کے کچھ حصے ٹھیک تھے۔ ان میں ٹھیک حصے کاٹ کر جوڑ کر دوبارہ استعمال کر لئے گئے ہیں۔ اس طرح کوئی بھی پرانی بابرکت لکڑی ضائع نہیں ہوئی۔

7. باہر کی دیواروں کے متعلق حضور نے فرمایا کہ جہاں اینٹیں ہیں وہاں اینٹیں بنادیں۔ اور جہاں چھوٹی ٹائل ہے وہاں چھوٹی ٹائل لگا دی جائے۔ چاہے ایک ہی ٹائل کیوں نہ ہو۔

Renovation کا کام 1995ء میں بیت الدعا بیت الذکر اور بیت الفکر سے شروع کیا گیا۔ ان سب کمروں میں ہر طرف بجلی کے تاروں کا جال بچھا ہوا تھا۔ تین فٹ تک دیواروں میں chips لگائے ہوئے تھے۔ بیت الذکر کے شمال کی دیوار میں دو کھڑکیاں تھیں۔ جس کے راستے حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب سطح زمین پر رہائش پذیر تھے۔ تو ان کھڑکیوں کے ذریعہ اوپر بیت الدعا میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ جو دیواروں پر chips کر دینے کی وجہ سے چھپی ہوئی تھیں۔ جب دیواروں سے chips کو توڑا گیا تو یہ کھڑکیاں اپنی اصل حالت میں نکل آئیں۔ ان کو صاف کر کے محفوظ کر لیا گیا۔ کھڑکی کا موجودہ سائز چھوٹا لگتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ بیت الذکر کا فرش تقریباً درفٹ 1970ء میں اونچا کر دیا گیا تھا۔ یہ بات مجھے مستری محمد دین صاحب درویش (مرحوم) نے بتائی۔ جو دارالاسح میں تعمیراتی کاموں کے انچارج تھے۔ اگر یہ درفٹ کی کھڑکی کی اونچائی میں جمع کر لئے جائیں تو کھڑکی کی اونچائی نیچے سے اوپر بیت الذکر میں آنے کے لئے مناسب لگتی ہے۔

بیت الدعا کے مغرب کی طرف درمیان میں ایک دروازہ ہوتا تھا۔ جو 1947ء کے بعد بند کر دیا گیا تھا۔ لیکن 1996ء میں حضور انور کی ہدایت پر دوبارہ پرانے ڈیزائن کے مطابق بنا کر کھول دیا گیا۔

بیت الذکر میں مغربی دیوار میں بیت الدعا کے دروازہ کے جنوب کی طرف ایک پرانی طرز کی اینگلیٹھی ہوتی تھی۔ اس کو مستری محمد دین صاحب درویش (مرحوم) کی یادداشت کے مطابق دوبارہ بنوا دیا گیا ہے۔ دیواروں اور چھت کے بالوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کی ہدایت کے مطابق restore کیا گیا۔ بیت الذکر میں چھت کے قریب اور دیواروں پر مغل طرز تعمیر کے panel اور moulding تھی۔ جو بہت ہی خستہ حالت میں تھیں۔ ان کو بڑی احتیاط سے دوبارہ restore کیا گیا۔ electrical wiring کو موجودہ قانون کے مطابق کر کے ceiling fans لگائے گئے۔

بیت الدعا، بیت الذکر اور بیت الفکر کے دروازے کھڑکیاں اور چھت کے بالوں میں ایک سکھ دوست نے جو پاکستان بننے سے پہلے سے قادیان میں رہ رہے ہیں بہت کام کیا۔ کام ختم ہونے پر جب

انگوٹھی اجرت دینے لگے۔ تو انہوں نے اجرت لینے سے انکار کر دیا اور کہنے لگے جیسے مرزا صاحب آپ کے پیر ہیں ہمارے بھی پیر ہیں۔ اسلئے جو کام بھی ہم نے کیا ہے اسکی کوئی مزدوری نہیں لیں گے۔

ٹن پر لکھے ہوئے بورڈ کی بجائے ماربل پر کھدائی کروا کے دیواروں میں نصب کر دئے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیت الذکر میں باہر والاں میں اس دروازہ سے تشریف لاتے تھے۔ جس کا اوپر کا حصہ گولائی میں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیت الذکر میں زیادہ وقت عبادت میں گزارتے تھے۔ اور لکھائی کا کام بیت الفکر میں کرتے تھے۔ لیکن حضرت اماں جانؑ نے فرمایا۔ کہ بیت الفکر بھی بیت الذکر کا حصہ ہے۔

بیت الدعا اور بیت الذکر کے مشرق والاں والاں جو کہ حضرت اماں جانؑ کے نام سے موسوم ہے۔ اس مہن کا کچھ حصہ اونچا ہے۔ جہاں یہ اونچائی شروع ہوتی ہے۔ اس کے مشرق کی طرف ایک ستون (pillar) تقریباً ڈھائی فٹ اونچا بنا ہوا ہے۔ اور steps کے دوسری طرف بیت الذکر کی مشرقی دیوار میں ایک آکھ (arch) بنا ہوا ہے۔ ان دونوں جگہوں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سیاہی کی دوات (Inkpot) رکھی ہوتی تھی۔ اور آپ دونوں مقاموں کے درمیان مہن میں چلا کرتے تھے اور ساتھ ساتھ لکھنے کے کام میں بھی مصروف رہتے تھے۔

"جب پنڈت لکھرام کے قتل (بتاریخ 6 مارچ 1897) سے پہلے قادیان میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اور حرم سرا پر کسی چہرہ و نگرانی کا انتظام نہ ہوا کرتا تھا۔ ان افواہوں اور خبروں کے باعث جو مختلف ذرائع و وسائل سے تواتر کے ساتھ ہندوؤں خصوصاً آریوں کی سازشوں اور منصوبوں کے متعلق ملتی رہیں ہم لوگ بطور خود ہی چوکس و ہوشیار ہو کر حضور کے مسجد میں تشریف لانے یا سیر وغیرہ کے لئے نکلنے کے اوقات میں زیادہ محتاط رہنے لگے اور ایک قسم کا پیرہہ جاری کر لیا گیا۔ اس پیرہہ کا انتظام و نگرانی حضور پر نور نے مجھ ناکارہ غلام کے ذمہ لگائی پیرہہ کی راتوں میں ایک چیز جو میں نے دیکھی اس کا بیان میرے ذمہ ہے۔ وہ یہ کہ دوران پیرہہ میں اکثر ہم لوگ محسوس کیا کرتے تھے کہ حضور پر نور زیادہ رات کا حصہ ذکر و فکر اور دعا و نماز میں گزارا کرتے تھے۔ کیونکہ بالکل تھوڑے سے وقت کے سوا عموماً ہمارے کانوں میں کریمہ دہکا اور اضطراب و الجاح کی آواز۔ کبھی کچھ پڑھنے اور گنگنائے کی گنگناہٹ۔ کبھی نرم اور دھیمی سی آواز میں سسکیاں لینے اور رقت و سوز سے بلبلانے کی آواز پڑتی تھی اور بار بار مجھے یاد ہے کہ ایسے موقع پر ہم خود بھی کھڑے آئین آئین "ازماہ جملہ جہاں آئین باد" کی صدا میں کرنے لگتے۔۔۔ اکثر پیرہہ کی ڈیوٹی خاکسار کی ہوتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب بھی دیکھا یا عبادت کرتے تھے۔ یا لکھتے ہوتے

تھے۔ مجھے حیرانی ہوتی تھی کہ پتہ نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سو تے کب تھے؟ (اصحاب احمد جلد نہم ص 237-230۔ ملک صلاح الدین ایم۔ اے)

بیت الفکر کے مشرق کی طرف ایک گلی ہے۔ جو مسجد مبارک میں کھلتی ہے۔ دراصل یہ گلی اور مسجد مبارک کو راستہ بعد میں بنایا گیا ہے۔ یہ پہلے وقت میں ایک لکڑی کی میزھی ہوتی تھی۔ جس کے ذریعہ مسیح موعود علیہ السلام مسجد مبارک کی چھت پر اپنے رفقاء کے ساتھ بیٹھنے کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اور مسجد مبارک میں آنے کا راستہ جو چھوٹی میزھیاں مسجد مبارک سے پہلے جاتی ہیں۔ وہاں تین چار step نیچے جا کر دیوار میں ایک لکڑی کا فریم ابھی بھی لگا ہوا ہے۔ آپ اس کے ذریعہ مسجد مبارک میں تشریف لایا کرتے تھے۔ گلی میں دیوار کی موٹائی میں جو جوتیاں رکھنے کی سہولیت ہے یہ مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں موجود نہ تھی۔ یہ سہولت حضور سے اجازت لیکر بنائی گئی تھی۔ بیت الفکر میں جنوب کی طرف جو کھڑکی مسجد مبارک میں کھلتی ہے اس کے ذریعہ سے آپ مسجد مبارک میں نماز کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے

جب بیت الدعا کی renovation کا کام ہو رہا تھا۔ اس وقت حیدر آباد کے ایک دوست نے جو ماربل کا کاروبار کرتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کو بیت الدعا، بیت الذکر اور بیت الفکر کے فرش اور دیواروں کے لئے مفت ماربل کی پیشکش کی تھی۔ لیکن حضور نے اس offer کے ملنے پر خاکسار کو بتایا کہ ان کا شکریہ ادا کر دیں۔ ہم اس کو اس کی اصل صورت میں ہی رکھیں گے۔

فرش پر انتظامیہ نے قالین ڈال دیا ہے۔ میں اس کے حق میں نہیں۔ اگر پرانے طرز کی صفیں ہوتیں۔ تو زیادہ لطف آتا۔ اور مسجد کا ماحول جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اُس وقت میں تھا پیدا ہو سکتا تھا۔

سیدہ ام متین صاحبہ کے گھر اور بیت الریاضت کے درمیان ایک کمرہ سنور کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کی قادیان میں آمد پر بہت سارے احباب غیر ممالک سے تشریف لائے تھے۔ واپس جا کر بعض مستورات نے حضور انور سے شکایت کی۔ کہ بیت الدعا کے قریب وضو کا انتظام نہ تھا۔ اس پر حضور نے خاکسار کو ہدایت دی۔ کہ بیت الدعا کے قریب مناسب جگہ کی تجویز دیں۔ سنور کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کی منظوری سے 1994ء میں مردوں اور مستورات کی وضو کی سہولتوں میں تبدیل کر دیا گیا۔

اس مرحلہ کا کام 1997ء میں ختم ہوا۔ اس میں خاکسار کی مدد محکمہ تعمیرات کے مکرم سلطان احمد انجینئر۔ مکرم جاوید احمد صاحب اور مکرم منیر الدین صاحب نے کی۔ اس کام کے ختم ہونے پر اہل قادیان نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ مجھے یاد ہے ایک دن خاکسار جب مسجد مبارک سے نماز ادا کر کے گھر کی

طرف جا رہا تھا۔ مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی نے مجھے مبارک باد دی پھر گلے لگا کر کہنے لگے رشید صاحب مجھے پتہ ہے کہ آپ نے مختلف ممالک میں جماعت کا کام کیا ہے اور مساجد بھی بنائی ہیں۔ لیکن بیت الدعا کو restore کرنے کا اعزاز جو آپ کو ملا ہے۔ یہ سب اعزازوں سے اعلیٰ ہے۔ اور جماعت احمدیہ آپ کو ہمیشہ یاد کرے گی۔ میں ہمیشہ بیت الدعا کو دارالاسح کا دل کہا کرتا ہوں۔ اور ان کی یہ بات سن کر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ کہ میری حیثیت ہی کیا؟ اور یہ اعلیٰ اعزاز؟

اسکے بعد 2002ء میں سطح زمین پر دارالاسح کے اس حصہ کی renovation کا کام شروع کیا گیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعویٰ کے بعد رہائش پذیر تھے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش کے کمرہ سے لیکر حضرت مصلح موعودؑ کی پیدائش کے کمرہ تک مشتمل ہے جس کے ساتھ گول کمرہ بھی شامل ہے۔

اس حصہ کا جب مکمل معائنہ کیا گیا تو پتہ چلا کہ دیواروں اور چھت کی حالت بہت خستہ ہے۔ بار بار قلعی کرنے سے قلعی flacks کی شکل میں دیواروں سے گر رہی تھی۔ کمروں میں نمی تھی۔ جس کی وجوہات ventilation کا نہ ہونا، heating کے نظام کی کمی اور سارے حصہ کو سال بھر بند رہنے کی تھیں۔ یہاں کام حضرت مصلح موعودؑ کے کمرے سے شروع کیا گیا۔ اس کی چھت اکھیری تو پچاس فیصد لکڑی کے بالے تھے جو ٹھیک تھے ان کو اسی طرح صاف کر کے اپنی اپنی جگہ پر رکھ دیا گیا۔ جو حصے دیوار کے اندر تھے۔ ان کو bitumen کر دیا گیا۔ باقی پچاس فیصد میں سے وہ حصہ جو ٹھیک تھا کاٹ کاٹ کر دوبارہ استعمال کیا گیا۔ اور دیوار کی لکڑی کے اسی سائز کے بالے بنا کر پرانے فاصلہ کے مطابق رکھوا دیئے گئے۔ پہلی منزل کی بناوٹ میں جو تبدیلی کی گئی وہ صرف یہ تھی ایک انچ موٹی لکڑی کے تختے پر bitumen اور polythene sheets رکھ کر پھر اس پر مٹی ڈال کر اسکے اوپر فرش لگوادیا گیا۔

فرش میں سے بہت نمی آرہی تھی۔ اسکی مٹی کو نکال کر اس کے نیچے 5 انچ کی aggregate ڈال کر اس کے اوپر d.p.c اور پھر پرانی مٹی ڈال کر فرش لگا دیا گیا۔ اس سے زمین سے نمی کے اوپر آنے کا راستہ رک گیا۔ البتہ دیواروں کا مسئلہ ابھی تک مکمل طور پر حل نہیں ہو سکا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ دیواروں کی موٹائی اوسطاً درفٹ ہے اور مٹی سے بنی ہوئی ہیں۔ ان میں سے نمی باوجود ماہرین کے مشورہ کے مطابق ان پر treatment کیا گیا ہے پھر بھی موجود ہے۔ اور ڈیڑھ سال کے وقفہ کے بعد کئی جگہ پر نمی دوبارہ باہر نکل آئی ہے۔ اور پنڈت کو خراب کر دیتی ہے۔ اس پر تحقیق جاری ہے۔ امید ہے کہ اس کا بھی مستقل حل نکل آئے گا۔

حضرت مصلح موعودؑ کے پیدائش کے کمرہ کے مشرقی دروازوں کے اوپر ایک لکڑی کا پلیٹ فارم بنا ہوا ہے۔ جو ان دنوں چیزیں سنور کرنے کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ اسکو اسی طرح محفوظ کر لیا گیا ہے۔ اسی طرح کمروں میں جگہ جگہ لکڑی کی گلیاں دیوار میں نصب ہیں۔ یہ میرا خیال ہے کہ کپڑے لٹکانے کے لئے استعمال ہوتی تھیں۔ ان کو بھی صاف کر دیا گیا ہے۔

لکڑی کے وہ دروازے جو استعمال کے قابل تھے۔ ان کو اسی طرح صاف کر کے واپس لگا دیا گیا ہے۔ جن کی مرمت ہو سکتی تھی۔ ان کو مرمت کروا کے دوبارہ لگا دیا گیا ہے۔ حضرت مصلح موعودؑ کے کمرہ پیدائش کے شمال طرف ایک دالان ہے۔ اس حصہ میں آپ دیکھیں گے۔ بہت ہی بڑے بڑے لکڑے کے شہتیر ہیں۔ جو تقریباً پورے درخت کے تنے کے برابر ہیں۔ یہ مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے ہیں۔ ان کو sand paper سے صاف کر کے اوپر محفوظ رکھنے کے لئے وارنش کر دیا گیا ہے۔ بہت ہی خوبصورت لگتے ہیں۔ اس کے بعد آگے پھر شمال کی طرف ایک اور برآمدہ کی شکل میں توسیع ہے۔ اس چھت پر 1970ء میں جب غیر معمولی بارشیں ہوئیں۔ تو اصلی چھت کو بہت نقصان پہنچا۔ تو اس کے بعد درویشان قادیان نے اس پر لوہے کے گرڈ ڈال کر نئے بالے ڈال دیے۔ اصلی صورت کو قائم نہ رکھا گیا۔ اور نہ ہی کوئی تصدیق شدہ ریکارڈ ملا۔ اس لئے اس برآمدہ کی چھت میں لوہے کے گرڈ کی جگہ لکڑی کے شہتیر رکھ دیئے گئے ہیں۔ اور باقی طرز تعمیر اسی طرح رہنے دی ہے۔ اس برآمدہ کی توسیع کے متعلق ذکر حبیب میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب ص 169-170 پر لکھتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس دالان میں عموماً سکونت رکھتے تھے۔ جس کی ایک کھڑکی کو چہ بندی کی طرف کھلتی ہے۔ اور جس میں سے ہو کر بیت الدعا کو جاتے تھے۔ اس کمرے کی لمبائی کے برابر اس کے آگے جنوبی جانب میں ایک فراخ صحن تھا۔ (یہ وہی صحن ہے جس میں ایک شب 1897ء میں عاجز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور میں ایک مضمون کے نقل کرنے میں گزاری تھی۔ یہ مضمون حضرت صاحب علیہ السلام ڈاکٹر کلارک والے مقدمہ میں بطور جواب دعویٰ کے لکھ رہے تھے۔ حضرت صاحب لکھتے تھے۔ اور میں اس کی صاف نقل کرنے پر مامور تھا۔ براہِ مرحوم مرزا ایوب بیگ صاحب اس مسودہ کو پڑھتے تھے۔ اور میں لکھتا تھا۔ اس طرح حضرت علیہ السلام کے حضور عشاء سے اذان فجر تک ہم اس صحن میں حاضر رہے) گری کی راتیں تھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کا اہل و عیال سب اسی صحن میں سوتے تھے۔ لیکن موسم برسات میں یہ دقت ہوتی تھی۔ کہ اگر رات کو بارش آجائے۔ تو چار پائیاں یا تو دالان کے اندر لے جانی پڑتی تھیں۔ یا نیچے کے کمروں میں۔ اس واسطے حضرت ام المومنین نے یہ تجویز کی۔ کہ اس صحن کے جنوبی حصہ پر چھت ڈال دی

جائے۔ تاکہ برسات کی واسطے چار پائیاں اس کے اندر کر لی جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تبدیلی کے واسطے حکم دیا۔ اور راج مزدور کام کے واسطے آگئے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کو جب اس تبدیلی کا حال معلوم ہوا۔ تو وہ اس تجویز کی مخالفت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ چند اور خدام بھی ساتھ تھے۔ حضرت مولوی صاحب نے عرض کی کہ ایسا کرنے سے صحن تنگ ہو جائے گا۔ ہوا نہ آئے گی۔ صحن کی خوبصورتی جاتی رہیگی وغیرہ وغیرہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی باتوں کا جواب دیا۔ مگر آخری بات جو حضور علیہ السلام نے فرمائی۔ اور جس پر سب خاموش ہوئے۔ وہ یہ تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وعدوں کے فرزند اس بی بی سے عطا کئے ہیں۔ جو شہداء اللہ میں سے ہیں۔ اس واسطے اس کی خاطر داری ضروری ہے۔ اور ایسے امور میں اس کا کہنا ماننا لازمی ہے۔

ذکر حبیب - حضرت مفتی محمد صادق صاحب ص 169-170 اس برآمدہ کے آگے شمال کی طرف جو صحن ہے۔ اس کا level کمروں کے فرش سے نیچا تھا۔ لیکن 1947ء کے بعد اس کو مٹی سے بھر کر کے فرش کے level پر کر دیا گیا۔ اس طرح الدار کا تاریخی کنواں بھی نیچے دبا دیا گیا۔ صحن کے شمال مشرقی کونے میں بہت سارے غسل خانے بنادئے گئے تھے۔ ان کے اوپر پلاسٹک کے پانی کے ٹینک رکھے ہوئے تھے۔ تقریباً صحن کا آدھا حصہ ان غسلخانوں نے گھیرا ہوا تھا۔ اونچی سطح پر دیوار کے باہر ہر طرف پانی کی ٹالیوں کا جال بچھا ہوا تھا۔ یہ غسلخانے 1947ء کے بعد ان مہمانوں کے لئے بنائے گئے جو دارالسیح کے اس حصہ میں خاص طور پر جلسہ سالانہ کے موقع پر ٹھہرتے تھے۔ ان غسلخانوں کی وجہ سے وہ تاریخی دروازہ بھی بند ہو گیا۔ جس راستہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے کھانا لایا جاتا تھا جب آپ نے پہلی منزل پر بیت الریاض میں 8/9 ماہ دورے رکھے۔ دوسرے ان غسلخانوں کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کمرہ پیدائش میں جانے کا رستہ بھی بند ہو گیا۔ اور ایک نیا دروازہ کمرہ پیدائش میں جانے کے لئے کمرہ کی جنوبی دیوار میں بنا لیا گیا۔ 2002ء میں جب ان غسلخانوں کو گرا دیا گیا۔ تو ان کے پیچھے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کمرہ پیدائش میں جانے کے لئے اصل دروازہ نکل آیا۔ اور اس دروازہ کی پوزیشن مرزا برکت علی صاحب کی ڈرائیونگ کے مطابق نکلی۔ اس طرح کمرہ پیدائش میں جانے کے لئے جو جنوبی دیوار میں نیا دروازہ نکالا ہوا تھا۔ بند کر دیا گیا۔

صحن کی شمالی دیوار کو صاف کیا گیا۔ تو اس دیوار پر بہت ساری مغل طرز تعمیر کی arches نکلیں۔ بد قسمتی سے ان کی حالت اس قدر خستہ تھی۔ کہ ان کو محفوظ رکھنا ناممکن تھا۔ تاہم تو ہاتھ لگانے سے گر پڑتی تھیں۔ لیکن

ان arches میں ایک arch کچھ اچھی حالت میں ملی۔ جسکی معمولی مرمت کر کے محفوظ کر لیا گیا۔ اس پر شیشہ نصب کر دیا گیا۔ ارد گرد والی arches کو سینٹ اور ریت کی rendering کر کے محفوظ کر لیا گیا ہے۔ جس arch کو عام پبلک کی دلچسپی کے لئے محفوظ کیا گیا ہے۔ وہ صرف اس وقت کی طرز تعمیر کی عکاسی کرتی ہے۔ ان پر applied finishes اس دور کے مطابق ہوگی۔ جس کا کوئی ریکارڈ نہیں۔ صحن میں سے جب 2 فٹ مٹی نکال دی گئی تو صحن کا اصل فرش بھی نکل آیا۔ اور اصلی کنواں بھی مل گیا۔ عام طور پر جب کنوے کا استعمال ختم ہو جاتا ہے تو اسکو ریت سے پُر کر دیا جاتا ہے۔ لیکن خوش قسمتی سے یہ کنواں پُر نہیں کیا ہوا تھا۔ بلکہ اس کے اوپر کنکر کا سلیب ڈالا ہوا تھا۔ جب اسکو توڑا گیا۔ تو کنواں کی اصلی شکل سامنے آ گئی۔ صحن کے level سے کوئی تقریباً تین فٹ نیچے ماربل پر کنویں کی تاریخ کے متعلق لکھا ہوا ہے۔ جو پڑھنا مشکل ہے۔ اس کنواں میں تقریباً 20 میٹر نیچے پانی موجود پایا۔ دوستوں کے مشورہ سے اس میں بہت سارا پانی پمپ سے نکالنے کے بعد ریت اور پتھری ڈالی گئی۔ اس کے بعد پانی نکالا گیا۔ تو اسے پینے کے قابل پایا۔ اس کنواں کی منڈیر اور پانی نکالنے کے سسٹم کا کوئی ریکارڈ موجود نہ تھا۔ اس لئے بزرگ درویشوں کے مشورہ سے اس کو جہاں تک ممکن تھا اصلی حالت میں بنوا دیا گیا ہے۔ یہ کنواں جلسہ سالانہ 2004ء کے موقع پر ایک خاص دلچسپی کا موجب بنا رہا۔ دوست اس کا پانی پئے اور ساتھ کھڑے ہو کر فوٹو کھینچوائے بغیر نہیں جاتے تھے۔ اس کنواں کی تعمیر کا تاریخی پہلو یہ ہے۔

"ڈاکٹر میر محمد اسٹیل صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں پہلے کوئی کنواں نہ تھا۔ نہ مہمان خانہ میں کوئی کنواں تھا۔ اس وقت پانی دو کنوؤں سے آیا کرتا تھا۔ ایک تو عمالیک کے دیوان خانہ میں تھا اور دوسرا تائی صاحبہ مرحومہ کے گھر کے مردانہ حصہ میں تھا۔ ایک دفعہ ہر دو جگہ سے حضرت صاحب کے سقہ کو گالیاں دے کر ہٹا دیا گیا۔ اور پانی کی بہت تکلیف ہو گئی۔ گھر میں بھی اور مہمان خانہ میں بھی۔ اس پر حضرت صاحب نے ایک خط لکھا اور عاجز کو فرمایا۔ کہ اس خط کی کئی تکلیفیں کر دو۔ چنانچہ میں نے کر دیں۔ وہ خط حضور نے مختلف احباب کو روانہ فرمائے۔ جن میں ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم کا نام مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ اس خط میں مخالفین کے پانی بند کرنے کا ذکر لکھ کر یہ تجویز پیش کی تھی کہ ہمارا اپنا کنواں ہونا چاہئے۔ تاکہ ہماری جماعت پانی کی تکلیف سے مخلص پائے اور کنویں کے لئے چندہ کی تحریک کی تھی۔ اس کے بعد سب سے پہلے حضور کے گھر کے اندر کنواں بنایا گیا۔ یہ اندازاً 1895ء یا 1896ء کا یا اس کے قریب کا واقعہ ہے۔" (سیرت المہدی حصہ سوم ص 226)

صحن کے مشرقی حصہ میں دو ڈیوڑھیاں ہیں۔ ایک

قدیم ڈیوڑھی کے نام سے موسوم ہے۔ اور دوسری جدید ڈیوڑھی۔ جب لیکھرام کا قتل ہوا۔ تو اچانک ایک دن ایک انگریز انسپٹر الدار کی تلاشی کے لئے آ گیا۔ اس دور کے دروازے عام طور پر بڑی اونچائی کے بند ہوتے تھے۔ اور دوسرے یہ انگریز ویسے ہی لمبے قد کے تھے۔ تو اس کا سر اس arch سے ٹکرایا جو صحن کے جنوب مشرقی کونے میں اب بھی موجود ہے۔ (سیرت المہدی حصہ اول ص 243) پر اس واقعہ کا ذکر اس طرح سے ہے۔

"بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ مبارکہ (خاکسار کی ہمشیرہ) کا چلہ نہانے کے دو تین دن میں اوپر کے مکان میں چار پائی پر بیٹھی تھی۔ اور تم میرے پاس کھڑے تھے اور پھبھو (گھر کی ایک عورت کا نام ہے) بھی پاس تھی۔ اور تم نے نیچے کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ "اماں اور پائی" میں نہ بھی تم نے دو تین دفعہ دہرایا اور نیچے کی طرف اشارہ کیا جس پر پھبھو نے نیچے دیکھا تو ڈیوڑھی کے دروازے میں ایک سپاہی کھڑا تھا۔ پھبھو نے اسے ڈانٹا کہ یہ زمانہ مکان ہے تو کیوں دروازے میں آ گیا ہے۔ اتنے میں مسجد کی طرف کا دروازہ بڑے زور سے کھٹکا۔ پتہ لگا کہ اس طرف سے بھی ایک سپاہی آیا ہے۔ حضرت صاحب اندر دالان میں بیٹھے ہوئے کچھ کام کر رہے تھے۔ میں نے محمود (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) کو ان کی طرف بھیجا۔ کہ سپاہی آئے ہیں اور بلاتے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ وہیں آتا ہوں۔ پھر آپ نے بڑی اطمینان سے اپنا بستہ بند کیا اور اٹھ کر مسجد کی طرف گئے۔ وہاں مسجد میں انگریز کپتان پولیس کھڑا تھا اور اس کے ساتھ دوسرے پولیس کے آدمی تھے۔ کپتان نے حضرت صاحب سے کہا۔ کہ مجھے حکم ملا ہے۔ کہ میں لیکھرام کے قتل کے متعلق آپ کے گھر کی تلاشی لوں۔ حضرت صاحب نے کہا آئیے اور کپتان کو معہ دوسرے آدمیوں کے جن میں بعض دشمن بھی تھے۔ مکان کے اندر لے آئے اور تلاشی شروع ہو گئی۔ پولیس نے مکان کا چاروں طرف سے محاصرہ کیا ہوا تھا۔ ہم عورتیں اور بچے ایک طرف ہو گئے۔ سب کمروں کی تلاشی ہوئی۔ اور حضرت صاحب کے کاغذات وغیرہ دیکھے گئے۔ تلاشی کرتے کرتے ایک خط نکلا۔ جس پر کسی احمدی نے لیکھرام کے قتل پر حضرت صاحب کو مبارکباد لکھی تھی۔ دشمنوں نے جھٹ اسے کپتان کے سامنے پیش کیا کہ دیکھیے اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ حضرت صاحب نے کہا کہ خطوں کا تو میرے پاس ایک تھیلا رکھا ہے اور بہت سے خط کپتان کے سامنے رکھ دیئے۔ کپتان نے کہا نہیں کچھ نہیں۔ والدہ صاحبہ کہتی ہیں۔ کہ جب کپتان نیچے مردخانے میں جانے لگا تو چونکہ اس کا دروازہ چھوٹا تھا اور کپتان لمبے قد کا آدمی تھا۔ اس زور کے ساتھ دروازے کی چوکھٹ سے اس کا سر ٹکرایا کہ بچارہ سر پکڑ کر وہیں بیٹھ گیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ اگر وہ مردی کیا اور پوچھا کہ گرم دودھ یا اور کوئی چیز منگوائیں؟ اس نے کہا

نہیں کوئی بات نہیں۔ مگر پیارے کو چوت سخت آئی تھی۔ والدہ صاحبہ کہتی ہیں کہ حضرت صاحب اسے خود ایک کمرے سے دوسرے کی طرف لیجاتے تھے اور ایک ایک چیز دکھاتے تھے۔"

(سیرت المہدی حصہ اول ص-243)
اس صحن کے ارد گرد بہت سارے دروازے نئی لکڑی کے بنے ہوئے ہیں۔ انکی وجہ یہ ہے کہ 1947ء کے بعد کسی وقت درویشان قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت کے دروازوں کو خراب ہونے کی وجہ سے نکال کر نئی طرز کے دروازے لگا دئے تھے۔ اب ان کو نکال کر پرانی طرز پر نئے دروازے بنوا کر لگوا دئے گئے ہیں۔ پرانے دروازے محفوظ نہیں کئے گئے تھے۔ ورنہ انہیں کوٹھیک کر کے لگوا دیا جاتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کمرہ کے رینویشن کا کام فروری/مارچ 2005ء میں شروع کیا گیا۔ اس کی جھینکے نیچے suspended ceiling 1947ء کے بعد لگادی ہوئی تھی۔ نکال دی گئی ہے۔ چھت کے طرز تعمیر بڑے بڑے un-even لکڑی کے شہیروں اور بالوں پر مشتمل ہے۔ جو اپنا ایک خاص سادگی کا ماحول پیدا کرتے ہیں۔ جب اس کی چھت کو کھولا گیا۔ تو ایک شہیر تو ٹھیک تھا۔ لیکن دوسرے آدھے آدھے مکمل طور پر خراب ہو چکے تھے۔ ان دونوں کے ٹھیک حصوں کو جوڑ کر ایک شہیر بنالیا گیا۔ اور ایک نیا شہیر اسی سائز کا اسی جگہ رکھ دیا گیا۔ اسی طرح لکڑی کے بالے جو ناکارہ ہو چکے تھے۔ ان کی جگہ اسی سائز اور شکل کے لئے دیار کے بالے رکھ دئے گئے۔ یہ کام 2005ء میں مکمل ہوا۔

الدار کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام یہ بھی ہے۔ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ یعنی اس گھر میں رہنے والوں کی حفاظت خدا نے خود اپنے لئے رکھی ہے۔ اس الہام کو بار بار پورے ہوتے دیکھا۔ تین واقعات یہاں پیش کئے جاتے ہیں۔

(i) بیت الریاضت جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آٹھ ماہ مسلسل روزے رکھے۔ اس کمرہ کی چھت کا وزن دو بڑے لکڑی کے شہیروں اور لکڑی کے بالوں پر تھا۔ جب چھت کو کھولا گیا۔ تو بالے سو فیصد بوسیدہ ہو چکے تھے۔ دونوں لکڑی کے بالے جو پورے درخت کے تنے پر مشتمل تھے ان کا بھی وہ حصہ جو دیوار میں دبا ہوا تھا۔ اسکے آدھے سے زیادہ حصہ کو بگھن لگ چکا تھا۔ اور ان کی دیوار پر bearing ڈیڑھ دو انچ سے زیادہ نہ تھی۔ دیکھنے سے پتہ چلتا تھا کہ یہ شہیر کافی مدت سے اسی پوزیشن میں تھی۔ یہ شہیر چھت کا وزن تو کیا اپنا وزن بھی اٹھانے کے قابل نہ تھے۔ میں اپنے 40 سالہ تجربہ کی بنا پر بغیر کسی ہچکچاہٹ کے یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ چھت بہت پہلے گر چکی ہوئی چاہئے تھی۔ لیکن الہام اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ کو پھر پورا ہوتے دیکھا۔ اور اس چھت کو نہ گرنے دیا جب تک کہ اس کو 2004ء میں محفوظ نہ کر لیا گیا۔

(ii) اسی طرح حضرت مصلح موعودؑ کی پیدائش کے کمرہ کی شمالی دیوار 2 میٹر تک بوسیدہ تھی لیکن اس کے اوپر کا حصہ چھت تک تقریباً نو دس انچ کمرہ کے اندر کے طرف جھکا ہوا تھا۔ اس کے اوپر پہلی منزل اور اسی چھت کا وزن بھی تھا۔ جو کہ اس دیوار پر ہوتا تھا۔ یہ دیوار سیدھا نہ ہونے کی وجہ سے اب فرش پر transfer ہو چکا تھا۔ اور یہ فرش اتنا زائد وزن اٹھانے کے لئے تو بنائے نہیں تھے۔ اس طرح یہ سارا حصہ کسی وقت بھی گر سکتا تھا۔ جب اس صورت حال کا علم ہوا۔ مجھے تو پسینے آ رہے تھے۔ کیونکہ renovation کی ساری ذمہ داری میری تھی۔ میں نے مکرم سلطان احمد انجینئر کو بلوایا اور کہا فوری طور پر بہت سارا سامان اس حصہ کو vertical support دینے کے لئے اکٹھا کروں تاکہ دیواروں سے وزن کو اٹھایا جاسکے۔ جلدی جلدی پہلے حضرت مصلح موعودؑ کے کمرہ کی چھت کو vertical support دے کر پھر اوپر والی منزل کو چھت اور دیواروں کا وزن vertical-support محفوظ کیا گیا۔

حضرت مصلح موعودؑ کے پیدائشی کمرہ کی ٹیڑھی شمالی دیوار کو چھ حصوں میں تقسیم کر کے alternative حصے سیدھے کئے گئے۔ اور ان کو مزید مضبوط کرنے کے لئے لوہے کے سریے ڈالے۔ اس طرح اس دیوار کے دو میٹر کے اوپر والے حصہ کو ٹھیک کیا۔ دو ہفتے تک اس کام کو muture ہونے دیا۔ اس کے بعد vertical-support نکال دی گئیں۔ یہ کام اگرچہ معمولی معلوم ہوتا ہے۔ لیکن پہلی منزل کی دیواروں اور چھت کا وزن۔ فرش کے بالوں پر لمبے عرصہ تک محفوظ رہنا کسی معجزہ سے کم نہیں۔ اور اگر یہ پوزیشن الدار کے باہر کسی مکان کی ہوتی تو بہت پہلے سارا حصہ یقیناً گر چکا ہوتا۔

(iii) "4 اپریل 1905ء صبح پونے چھ بجے یکدم فتنہ نہایت زور آور حملہ زلزلہ کا ہوا۔ تمام مکانات اور اشیاء ہلنے اور ڈولنے لگ پڑیں۔ لوگ حیران اور ہراسیمہ ہو کر گھبرانے لگے۔ ایسے وقت میں خدا کے مسیح کا حال دیکھنے کے لائق تھا۔ احادیث میں تو ہم پڑھا ہی کرتے تھے کہ ایسے آسمانی اور زمینی واقعات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خشیت اللہ کا بڑا اثر اپنے چہرے پر ظاہر فرماتے تھے۔ ذرا سے بادل کے نمودار ہونے پر آپ بے آرام سے ہو جاتے کبھی باہر نکلتے اور کبھی اندر جاتے۔ غرض اس وقت بھی نبی اللہ نے ہر کہ عارف تراست ترساں تر دالے مقولہ کو عملی رنگ میں بالکل سچا کر دکھایا۔ زلزلہ کے شروع ہوتے ہی آپ بمعہ اہل اور بال بچہ کے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کرنے میں شروع ہو گئے اور اپنے رب کے آگے سربسجود ہوئے۔ بہت دیر تک قیام اور سجدہ میں سارا کتبہ بمعہ خدام کے گرا رہا اور اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے لرزاں و ترساں رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے تمام مکانات اور جانوں کو گرنے اور

تلف ہونے سے محفوظ رکھا اور کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا جیسا کہ دوسرے شہروں سے تباہی اور ہلاکت کی خبریں آرہی ہیں بلکہ ایسے مکانات جن کے پردے صرف ایک ایک اینٹ کے تھے اور کچھ پھٹے ہوئے بھی تھے اور بعض اینٹیں اکھڑی ہوئی یونہی پڑی تھیں ان سے ایک اینٹ بھی نہیں گری۔"

(البدر 6 مارچ 1905ء صفحہ 6)
اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ
renovation کا کام 1996ء میں بیت الدعا۔ بیت الذکر اور بیت الفکر سے شروع کیا گیا تھا۔ جو 1998ء میں مکمل کر دیا گیا۔ پھر کچھ سال کے لئے کام بند رہا۔ renovation کا کام پھر 2002ء میں شروع کیا گیا۔ اب تک سطح زمین کا بھی بہت سارا حصہ رینوویٹ ہو چکا ہے۔ سارے دارال مسیح کا کام مکمل کرنے میں اور دو تین سال لگ جائیں گے۔ آپ جیسے ہی ڈیوڑھی سے دارال مسیح میں داخل ہوں۔ اندر کا ماحول آپ کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ ماحول کی سادگی محبت اور پیار دیواروں سے نکلتا ہے۔ دیواریں محبت اور پیار سے آپ کو اپنی طرف بلا رہیں ہیں۔ اور آپ کو یہیں رہنے کی دعوت دے رہیں ہیں۔ ماحول استقر دلکش اور پرسکون ہے کہ وہاں سے جانے کو طبیعت نہیں کرتی۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ احباب دارال مسیح میں داخل ہو کر کھڑے دیواروں کی طرف دیکھتے رہتے ہیں۔ انہیں یقین نہیں آتا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کے اندر کھڑے ہیں۔ اور بعض تو کھڑے کھڑے آنسو بہانا شروع کر دیتے ہیں۔ بعض دیواروں کو ہاتھ لگا کر استقر خوشی کا اظہار کرتے ہیں جیسے کوئی بہت بڑا انعام مل گیا ہے۔ وہاں حضرت اماں جان کا ایک تخت پوش ہے۔ عورتیں خاص طور پر اس پر بیٹھ کر اور بچوں کو بھی ساتھ بیٹھا کر فوٹو لئے بغیر نہیں جاتیں۔ دارال مسیح میں وقت گزار کر بہت ہی سکون ملتا ہے اور مزہ آتا ہے۔ الدار کا کتواں تو ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ ہر کوئی پوچھتا ہے کہ کیا یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے استعمال میں رہا ہے؟ جب بتایا جاتا ہے۔ جی ہاں۔ تو فوراً پانی پینے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ renovation کے دوران جو دارال مسیح کے متعلق اخلاص اور محبت کے نظارے دیکھنے میں آئے ہیں وہ بہت ہی ایمان افروز ہیں اور ان کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔

دارال مسیح میں رینویشن کے متعلق کچھ

احباب کے خیالات
☆ محترم عبدالرشید آرکیٹیکٹ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
میرے والد بزرگوار مکرم ملک عبدالکریم مرحوم 1937ء میں قادیان آئے۔ خاکسار نے تعلیم قادیان میں ہی حاصل کی۔ 1947ء میں حضرت مصلح موعودؑ کے ارشاد پر خاکسار ترنگری ضلع گجرانوالہ سے قادیان

بغرض حفاظت مرکز کیلئے قادیان آ گیا۔ خاکسار اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خاکسار کو درویشانہ زندگی گزارنے کی توفیق دے رہا ہے۔

آپ کو دارال مسیح کا رینویشن کا کام کرواتے ہوئے پچھلے تین چار سالوں سے دیکھ رہا ہوں۔ سب سے پہلے سیوریج کو زیر زمین کروایا تو شکر کیا کہ دارال مسیح میں غسل خانوں کا گند ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب آپ نے بیت الذکر، بیت اللہ عا اور بیت الفکر کی مرمت اپنی نگرانی میں مکمل کروائی ہے یہ کام واقعی عمدہ اور مضبوط ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے صدیوں تک اسی طرح قائم رہے گا۔ خاکسار کو پورا یقین ہے کہ یہاں دعائیں کرنے والے آپ کو بھی اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں گے۔

اب سطح زمین کا وہ حصہ جس میں حضرت مسیح موعودؑ نے دعویٰ کے بعد کی زندگی گزاری ہے کی مرمت کروائی ہے۔ دوران مرمت خاکسار اس کام کو دیکھنے کے لئے اکثر آپ کے ساتھ ملتا رہا ہے۔ جس اعلیٰ انداز سے آپ نے اسکو مکمل کروایا ہے اور اب جو اصل شکل نکلی ہے۔ وہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ کی مکمل عکاسی کرتی ہے۔ کنویں کو اصل شکل میں لانا سونے پر اُسما کہ والی بات ہے۔ اب لگتا ہے کہ یہی اصل میں ہمارے آقا کا گھر تھا، یہ سب آپ کی رُخس ممت کا نتیجہ ہے کہ آج ہم بڑے فخر کے ساتھ اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی دکھا سکتے ہیں۔ اب تو جب بھی حضرت مسیح موعودؑ کے گھر کی زیارت کرنے کا موقع ملتا ہے دل کو بہت سکون ملتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ اُمید ہے کہ آپ اس کام کو اسی معیار کے مطابق ختم کریں گے۔ انشاء اللہ والسلام خاکسار۔ ڈاکٹر ملک بشیر احمد ناصر درویش

قادیان-17 مارچ 2004
بسم اللہ الرحمن الرحیم

☆ خدمت مکرم محترم چوہدری رشید صاحب آرکیٹیکٹ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اُمید ہے کہ آپ بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہوں۔ (آمین)

تحریہ خدمت ہے کہ خاکسارہ جلسہ سالانہ 2003ء کے موقع پر اپنے خاوند محترم کے ساتھ شرکت کرنے قادیان گئی تھی۔ اس دوران مقامات مقدسہ کی زیارت کا موقع ملا اس سے قبل ہم لوگ جلسہ سالانہ کے موقع پر انہیں جگہوں پر ٹھہرا کرتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیدائش کے کمرہ کو renovate کر داکے اصل شکل میں لایا گیا ہے۔ خاص کر کے کتواں کو اصلی شکل دی گئی ہے۔ اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ اُمید ہے کہ باقی مقامات کو بھی اصلی شکل میں لانے سے بہت خوبصورت لگے گا۔ پس خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کے اس کام میں برکت دے۔ اور آپ کو بڑھ چڑھ کر خدمت دین کرنے کی توفیق

عطا فرماتا چلا جائے۔ فقط والسلام (زریں امجد)۔

صوبائی صدر لجنہ راجستھان۔ 10 جنوری 2004

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر آؤٹ آفس ٹھکانہ ملیٹری اکاؤنٹ سے استعفیٰ دیکر جنوری 1947ء میں بطور واقف زندگی قادیان آیا تھا۔ خاکسار کے والد شیخ محمد حسین صاحب صحابی تھے۔ انہوں نے 1933ء میں محلہ دارالفضل قادیان میں اپنا ذاتی مکان تعمیر کروایا تھا اور سرکاری ملازمت سے عینیشن کے بعد 1939ء تا اگست 1947ء قادیان میں مقیم رہے۔ تین چار سال محلہ دارالفضل میں بطور صدر کے بھی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ اس عرصہ میں بھی خاکسار کو قادیان آنے کا موقع ملتا رہا مگر مستقل رہائش شروع 1947ء سے ہوئی۔ حضورؐ نے خاکسار کو نائب ناظر بیت المال مقرر فرمایا۔ اگست 1947ء کے بعد خاکسار بطور درویش کے یہاں ٹھہرا اور 1971-72ء تک بطور ناظر بیت المال خدمت سرانجام دیتا رہا۔ 1972ء میں حضورؐ نے ناظر جائیداد مقرر فرمایا اور جولائی 1990ء سے خاکسار کے سپرد نظارت جائیداد کے کاموں کے علاوہ نظارت تعلیم کا کام بھی کیا گیا اور 1991ء تک خاکسار active خدمت پر مامور رہا۔

اپریل 1986ء میں مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیؒ کے ارشاد پر مسجد احمدیہ دہلی کے ڈیزائن کے سلسلہ میں پہلی مرتبہ تشریف لائے اور مجھے ان سے ملاقات کا موقع ملا۔ اس کے بعد موصوف متعدد مرتبہ قادیان کے تعمیری کاموں کے تعلق سے تشریف لاتے رہے۔ 1990ء میں ان کی نگرانی میں احمدیہ کالونی کی تعمیر ہوئی جہاں بتیس سے زائد کوارٹر تعمیر ہوئے اور ان میں احمدیہ فیملیز آباد ہوئیں۔ 93-1992ء میں چار منزلہ بلڈنگ کی تعمیر کروائی گئی۔ یورپین گیسٹ ہاؤس کی وسیع عمارت کی تکمیل 2000ء میں ہوئی۔ نیز صدر انجمن احمدیہ کی خالی جگہ واقع ریتی جھلہ میں beds 250 کے ہسپتال کی عمارت محترم چوہدری صاحب کی نگرانی میں تعمیر ہوئی۔ ان سب عمارتوں کی طرز جدید کے مطابق تعمیر سے قادیان کی خوبصورتی اور نفاست میں گراں قدر اضافہ ہوا۔

مندرجہ بالا کاموں سے بڑھ کر اہم تاریخی کام بیت الفکر اور بیت الذکر کی renovation اور دارالرحیم اللہ دار کی سطح زمین کے حصہ کی renovation ہے۔ ان کو اصل شکل میں قائم رکھتے ہوئے کمال قابلیت اور صلاحیت کے ساتھ قابل دید بنایا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش کا کمرہ اور حضرت مصلح موعودؑ کی پیدائش کا کمرہ اور ان سے ملحقہ کمرہ جات کو اپنی اصل حالت میں بحال رکھتے ہوئے قابل قدر انداز میں بہتر بنایا گیا ہے۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان کے صحن کا کچھ اڑا جو زمین میں دبا ہوا تھا اسے دوبارہ اصل

حالت میں تبدیل کیا گیا ہے۔

ان سب تاریخی کاموں کی renovation خود مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب (آرکیٹیکٹ) کا وجود تاریخ احمدیت کا ایک ناقابل فراموش حصہ بن گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید تعمیری کاموں کی توفیق بھی دے رہا ہے اور بسا اوقات ان کاموں کی ذاتی نگرانی کے لئے ان کو یہاں کئی ماہ قیام کرنا پڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی بے لوث مساعی کو قبول فرماوے اور ان کا حافظہ ناصر رہے آمین۔

خاکسار۔ عبدالحمید عاجز۔ واقف زندگی۔ درویش قادیان۔ 16 مارچ 2004

* آج خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے دارالرحیم میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت مصلح موعودؑ کی پیدائش کے کمرے وغیرہ دیکھ کر ہمید طمانیت قلب حاصل ہوئی۔ خاکسار 1954ء میں یہاں مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوا تھا۔ اُس وقت سے دارالرحیم کے یہ حصے دیکھتا آیا تھا۔ اُس وقت یہ حصہ بہت خستہ حالت میں تھا۔ اب اتنی بڑی تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ بے حد خوشی حاصل ہوئی۔ اس تعمیر نو کے پیچھے محترم چوہدری عبدالرشید صاحب (آرکیٹیکٹ) اور عزیزم سلطان احمد صاحب کی دن رات کی کوششوں اور پُر خلوص محنتوں کا دخل ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو ان کے ساتھیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

خاکسار۔ محمد عمر۔ مبلغ سلسلہ کیر۔ 23 دسمبر 2004

* مکرم و محترم چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ لندن حال وارد قادیان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ دیار المسیح کی مرمت کا کام کئی سالوں سے آپ کی نگرانی میں ہو رہا ہے مجھے گاہ بگاہ اس کام کو دیکھنے کا موقع ملتا رہا ہے ابتدائی طور پر اس کام کو اچھی طرح سمجھ لینا ہر کسی کے ناکس کے بس کا کام نہیں۔ بعد تکمیل ہی کسی کام کے بارہ میں اس کے محاسن یا معائب کے بارہ میں قطعی رائے دی جاسکتی ہے۔ 1930ء سے ہماری رہائش قادیان میں چلی آ رہی ہے۔ اور اس عرصہ میں سینکڑوں بار دیار المسیح میں جانے کا موقع ملتا رہا ہے۔ نیز حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ جنکی بیعت 1890 کی تھی انہوں نے زندگی بھر مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں رہنے کی سعادت پائی۔ 1950ء میں آپ نے پندرہ بیس درویشان کو ساتھ لے کر دیار المسیح کے سب حصوں کے بارہ میں معلومات بتائی تھیں اور قادیان کے باہر بٹالہ اور گورداسپور میں مقدمات کے سلسلہ میں حضرت اقدس کے سفروں و قیام کے بارہ میں معلومات بتائی تھیں میں بھی ان خدام میں شامل تھا۔

اب جبکہ کچھ حصہ کی مرمت کے کام کی تکمیل ہو گئی ہے۔ میں نے دور و قبل اس کو بغور دیکھا ہے۔ آپ کا کام مجموعی طور پر لائق تحسین ہے میں اس پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے جس توجہ سے اس حصہ کے کام کی تکمیل کی ہے اس سے الدار کا سادہ اور

مضبوط تعمیرات کا روپ نکھر کر سامنے آ گیا ہے، آپ نے اصل تعمیر کے روپ کو مد نظر رکھا ہے۔ اور پرانا پن بھی نظر انداز نہیں کیا بلکہ یہی پرانا پن ہی اس کا حسن ہے۔ اس میں داخل ہو کر انسان اپنے آپ کو سو سال پہلے کے ماحول میں پاتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے آمین۔

امید واثق ہے کہ آپ بقیہ کام کو بھی انہی لائقوں پر تعمیر و تکمیل فرمائیں گے۔ والسلام

سلسلہ کا دینی خادم

حکیم بدرالدین عامل بھٹہ سابق جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان۔ 6 فروری 2004

☆ خاکسار رضوان اللہ خان ولد امان اللہ خان ظفر ساکن ربوہ پاکستان ناصر آباد شرقی 75 مکان نمبر نے قادیان کا وزٹ کیا۔ اس سے بہتر جگہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر سے زیادہ پرسکون کوئی اور جگہ نہیں۔ اور یہ انجمنی رنگ یعنی نقشہ جو اس جگہ کا ہے بہت کم دیکھنے میں آیا ہے۔ یہ انجمنی رنگ کا شاہکار نمونہ ہے اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ پر مزید اپنے فضل نازل فرمائے۔ آمین۔ والسلام۔ 26 دسمبر 2004

وحید احمد ولد خلیل احمد ناصر۔ 155 کوارٹر صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

دارالرحیم قادیان کے بارہ میں ایک عاجز انسان کس حد تک comments دے سکتا ہے یہ تو وہ جگہ مقدسہ ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے بشارت دے رکھی ہے۔ من دخلہ کان امن

یہ یقیناً مژدوں کو زندگی بخش ہے اور بے جان اجسام کے لئے زندگی اور حرکت کا معالجہ ہے۔ بہتوں نے اس سے اپنی محدود استطاعت کے مطابق حصہ پایا۔ ہزاروں نہیں بلکہ کروڑوں مردہ جسم تروتازہ اور اپنی ارضی و سماوی ترقیات کے حصول کیلئے یہاں آئیے اور آ رہے ہیں۔

خدا کی قسم یہ نشانات کا مجموعہ گھر اور زمین ہے اور یہ عاجز ایک سے بڑھ کر ایک نشانات کا گواہ ہے جس میں سے اس عاجز کو دکھائے ایک رو یا اور اولاد کی نعمت کا نشان تو بھولے نہیں بھول سکتا۔ الحمد للہ۔ اس مکان کی از سر نو تزئین و آرائش کرتے ہوئے جذت اور مکان کی اصلی حالت قائم رکھنے کا احتیاج کیا ہی خوب ہے

وحید احمد۔ کارکن نظارت علیاء ربوہ۔ 24 دسمبر 2004

☆ دیار المسیح کی مرمت اور تزئین دیکھ کر دیار المسیح کی اب جو ہے تزئین کا آیا خیال کاش ہوتی سو برس پہلے سے اس کی دیکھ بھال یہ مکان جب سے بنے ان گنت گذرے ہوئے سال ان کی آثار۔ قدیمہ جیسی تھی اب تو مثال پہلی صورت ان مکانوں کی تھی دیکھی آج بھی عبدالرشید آرکیٹیکٹ نے تو کردی ہے کمال ماضی کی بھی تاریخ کو کردوں میں رکھا ہے بحال

ہر انی اینوں کی بھی کچھ شیشوں میں کردی ہے سنبھال دیند رتے تھے جو کمرے جیسے بوسیدہ اسٹور سوچتا ہوں کیا لکھوں اسوقت تھا جو انکا حال جب کبھی لکھوں اگر لکھتا ہوں مضر عام پر اشعار میں کرتا یاں مضر کا ہوں حسن و جمال میں یہ اکثر سوچتا تھا اور آتا تھا خیال جو ہیں تاریخی مناظر ان کی ہو بہتر سنبھال عبدالرشید آرکیٹیکٹ ہیں دعا کے مستحق ہے یہ جن کی زیر نگرانی مرمت کا کمال اللہ جزائے خیر دے اس کا خیر کی انہیں ماشاء اللہ آپ نے تزئین کی ہے باکمال جانے والے دیکھ جاتے کاش اس تزئین کو آج ہے وہ کہ کے آتا بس یہی دل میں خیال یہ شعائر اللہ میں شامل ہیں نبی کے سب مکاں یاد تازہ کر رہے ہیں ان کی باز بان حال یا رب خلیفۃ المسیح خاص بھی آئیں قادیان دور کر دے ان کی راہ سے جو بھی مشکل ہو محال انجام مبشر کا بھی اے کاش ہو جائے بخیر بس تیری درگاہ میں اتنا سا مولیٰ ہے سوال خاکسار محمود احمد میٹر درویش قادیان

1 مارچ 2004

☆ بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاکسار نے دارالرحیم کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ مکرم محترم عبدالرشید صاحب نے اس عمارت میں اپنی کوشش سے مزید چار چاند لگا دئے ہیں۔ جس سے اسکی تاریخی عمارت کو ہمیشہ کیلئے محفوظ کر دیا گیا ہے جسکے لئے جناب عبدالرشید صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں۔ یہ عمارت ہمارے لئے تاریخی ورثہ ہے۔ روحانی طور پر اسکا بنانا اور محفوظ رکھنا کل جماعت کے لئے بہت ضروری تھا۔ سو ایسا ہی ہوا۔ آئندہ نسل اسکو دیکھے گی اور اس سے فائدہ حاصل کرے گی۔ انشاء اللہ۔ والسلام

اور میں احمد اختر۔ ممبر گرجمنی۔ 28 دسمبر 2004

☆ Mashood Qamer Ahmad
44, Galgate Close,
London, SW19 6ET

A very good insight into the home of the Promised Messiah (a.s). The information tablets give an excellent historical insight, and are very informative. The renovation is very good back to the original style. Well done Masha Allah. 26 December 2004

Bismillah Hirra-hema Nirraheem

☆ I am extremely impressed, amazed and moved to see the piece of exhibition at the house of Promised Messiah. This is a historical work, done to preserve the holy places at Qadian.

الہامات شروع ہو گئے۔ اور اس کثرت اور تکرار کے ساتھ ہوئے کہ بقول آپ کے آپ کی ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو آپ پر سرود کر دیا۔ چنانچہ سب سے پہلے ۱۸ مارچ ۱۹۰۵ء کو آپ نے دیکھا کہ آپ کے سامنے ایک مصفے اور ٹھنڈا پانی پیش کیا گیا ہے جو بقدر دیا تین گھنٹ کے تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی آپ کو الہام ہوا۔ ”آب زندگی“ یعنی یہ تیری بقیہ زندگی کا پانی ہے۔ اس کے بعد الہام ہوا قُلْ هِيَ حَادِثٌ رَّبِّكَ۔ یعنی تیری زندگی کی میعاد تھوڑی رہ گئی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ الہام ہوا ”خدا کی طرف سے سب پر اداسی چھا گئی۔“ پھر ۲۹ نومبر ۱۹۰۵ء کو الہام

مقدس۔ ان شعائر اللہ سے برکت حاصل کریں گی وہاں مکرم چوہدری صاحب کے لئے دعائے خیر کریں گی۔ چوہدری صاحب بھی ان مقامات مقدسہ کی برکت سے زندہ جاوید ہو گئے۔

اللهم اجرہ اجرا حسنا عاجز ذاکر محمد جلال شمس۔ مبلغ سلسلہ برمنی۔ 28 دسمبر 2004

بہشتی مقبرہ

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی وفات ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو ہوئی تھی اور اسی مہینہ کے آخری حصہ میں حضرت مسیح موعودؑ کو اپنی وفات کے متعلق

مری سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ۔ پاکستان۔ کو اہم تحریک جدید نمبر 33-26 دسمبر 2004
☆۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود وارضہ
دار المسیح ایک نبی کی رہائش گاہ ہے شعائر اللہ میں سے ہے۔ آج ان شعائر اللہ کو تفصیل سے دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان مقامات مقدسہ سے ہم نے بھی برکت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ مکرم و محترم جناب چوہدری عبدالرشید آرکیٹیکٹ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ دل سے چوہدری صاحب کے لئے دعا نکل رہی ہے۔ جزاء اللہ خیر۔ یہ چوہدری صاحب کے کیریئر کا نقطہ عروج ہے۔ آنے والی نسلیں بھی جہاں ان مقامات

Chaudhry Abdul Rashid Architect Sahib deserve special appreciation because it is due to his exceptional initiative and drive that this extra-ordinary work could be accomplished. May Allah reward Chaudhry Sahib through His unseen Hands and bless him with a healthy and prosperous longlife. May Allah reward him for his extra-ordinary accomplishment. (Ameen)

Dr Syed Basharat Ahmad Shah, Regional Ameer, Cologn, Germany. 28 December-2004

☆۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
بزرگوار محترم چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

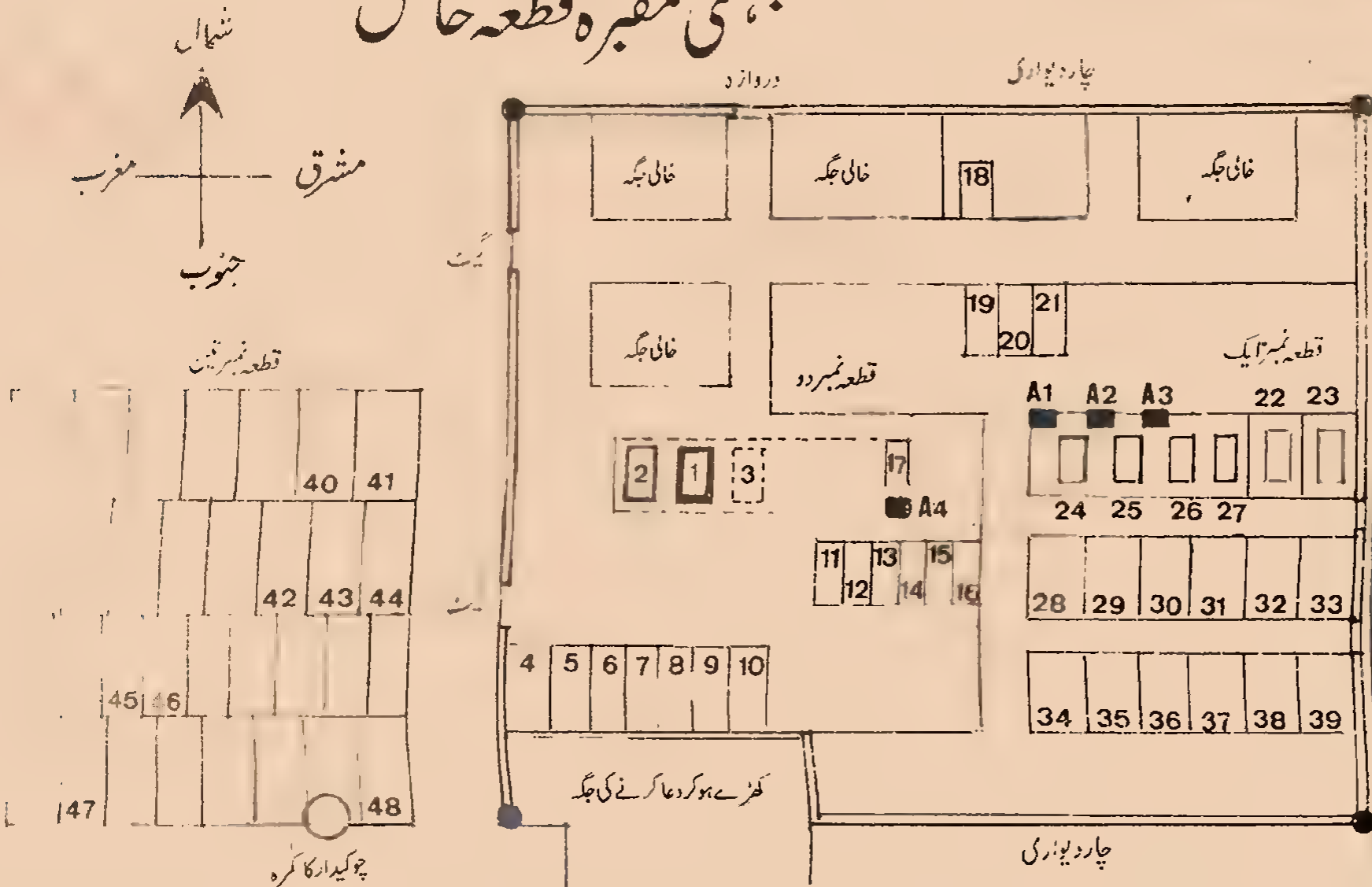
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کی عمر اور صحت میں برکت عطا فرمائے اور ہمیشہ آپ کو اور آپ کی اولاد اور افراد خاندان کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے آپ نے دار المسیح کی رینویشن اور متعدد ممالک میں جو جماعتی تعمیرات کیلئے گرانقدر خدمات کی ہیں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی ہم پیدائش سے ہی قادیان میں رہتے ہیں لیکن مقامات مقدسہ اس طرح کھلے عام دیکھنے کا موقعہ نہیں ملا اکثر شہادت کے متعلق ان کی تاریخی حیثیت سے ناواقف تھے۔ اب ہر جگہ کے نوٹس بورڈ سے اور ان مقامات کے open ہونے کی وجہ سے معلومات میں بہت اضافہ ہوا آپ نے ذاتی دلچسپی لیکر خداداد صلاحیتوں سے انکی رینویشن کا کام کر کے اسی طرح مقدس مقامات کی تاریخ کو کتابی صورت میں تحریر کر کے عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے جب بھی ہم ان کی موجودہ حالت دیکھتے ہیں تو دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو قبول فرمائے۔

(قریشی محمد فضل اللہ قادیان صاحب مدیر ہفت روزہ بدر) بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ تعالیٰ نے میرے (قادیان) آنے کے سامان پیدا کئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو خود جزا دیگا۔ جن لوگوں نے اس کی تعمیر میں۔ اس کو ٹھیک کرنے میں کام کیا۔ ہم اس جلسہ کے تمام انتظام سے خوش ہیں۔ اگر میں ان لوگوں کے لئے دعاؤں کی کتاب بھردوں تو کم ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو۔ ان کے خاندانوں۔ انکی پشتوں کو اجر دے۔ مولیٰ کریم اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے۔

ان نشانوں کو دیکھنے کے لئے پوری دنیا ترسے گی اور لوگ دنیا کے کناروں سے آئیں گے اور ان نشانوں کو دیکھیں گے۔ جہاں خدا کا مسیح بیٹھا اور نمازیں ادا کیں اور جماعت کے لئے دعائیں کیں۔ میں کیا لکھوں۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو ایسے نشان دکھائے جو اس دین کی ترقی کا باعث بنیں۔ آمین ثم آمین محمد طلحہ ولد شیخ محمد یونس شہید

بہشتی مقبرہ قطعہ خاص



- 1 مزار مبارک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام
- 2 مزار مبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول
- 3 خالی جگہ جہاں ام المومنین حضرت اماں چان کا کتبہ لگا ہوا ہے
- 4 مزار مبارک حضرت ڈاکٹر میر اسماعیل صاحب
- 5 مزار مبارک حضرت سیدہ بیگم صاحبہ ثانی جان
- 6 مزار مبارک حضرت میر ناصر نواب صاحب نانا جان
- 7 مزار حضرت محمد اسحاق صاحب
- 8 مزار حضرت سیدہ امتیازی صاحبہ حرم خلیفۃ المسیح الثانی
- 9 مزار حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ حرم خلیفۃ المسیح الثانی
- 10 مزار حضرت سیدہ ام طاہر بیگم صاحبہ حرم خلیفۃ المسیح الثانی
- 11 مزار محمد عبداللہ صاحب ابن خلیفۃ المسیح اول
- 12 مزار مرزا احمد احمد صاحب ابن مرزا بشیر احمد صاحب
- 13 مزار حضرت بابوشاہ دین صاحب
- 14 مزار حضرت حاجی فضل حسین شاہ جہا پوری
- 15 مزار حضرت مرزا سلطان احمد صاحب خلف حضرت اقدس
- 16 مزار حضرت نواب محمد علی خان صاحب۔ مالیر کوئلہ
- 17 مزار حضرت مرزا مبارک احمد صاحب ابن حضرت مسیح موعود علیہ السلام
- 18 مزار مرزا مبارک احمد صاحب ابن مرزا عزیز احمد صاحب
- 19 مزار صاحبزادی امۃ الودود بیگم صاحبہ بنت مرزا شریف احمد صاحب
- 20 مزار خورشید بیگم صاحبہ امیہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب
- 21 مزار قدسیہ بیگم صاحبہ بنت مرزا رشید احمد صاحب
- 22 مزار حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی۔ سب سے پہلی قبر
- 23 مزار محترمہ رزینہ صاحبہ امیہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی
- 24 مزار محمد نور صاحب خواست کابل
- 25 مزار غوثان صاحبہ زوجہ بدردخان صاحب۔ مالیر کوئلہ
- 26 مزار چوہدری اللہ داد خان صاحب۔ کلیان مہر خان
- 27 مزار میاں الہی بخش صاحب۔ مالیر کوئلہ
- 28 مزار بھری صاحبہ زوجہ محمد اسماعیل ناز صاحب۔ مالیر کوئلہ
- 29 مزار فاطمہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد علی صاحب ایم۔ ا۔ ب
- 30 مزار امت الرحیم صاحبہ زوجہ مہدی حسن صاحب
- 31 مزار امتیاز النساء صاحبہ والدہ حافظہ قصور حسین صاحب۔ برہنہ
- 32 مزار محمدی بیگم صاحبہ زوجہ منظور محمد صاحب۔ بنور پنیالہ
- 33 مزار امت الحمید بیگم صاحبہ زوجہ نواب محمد علی خان صاحب
- 34 مزار مولوی غلام حسین صاحب۔ لاہور
- 35 مزار میاں احمد جی صاحب۔ داگران
- 36 مزار میاں امیر خان صاحب۔ بنور پنیالہ
- 37 مزار حاجی شہاب الدین صاحب۔ لدھیانہ
- 38 مزار میاں امیر حسن صاحب۔ سید گھڑی
- 39 مزار شیخ عبداللہ صاحب۔ شاہ پور
- 40 مزار صاحبزادہ عبدالحی صاحب
- 41 مزار حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب
- 42 مزار حضرت نسی اروڑے خان صاحب
- 43 مزار حفیظ بیگم صاحبہ بنت خلیفۃ المسیح اول
- 44 مزار حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی
- 45 مزار چوہدری نصر اللہ خان صاحب۔ سیالکوٹ
- 46 مزار خلیفہ رشید الدین صاحب
- 47 مزار حسین بی بی امیہ چوہدری نصر اللہ خان صاحب۔ سیالکوٹ
- 48 مزار حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری
- A1 یادگاری کتبہ صاحبزادہ حضرت عبداللطیف صاحب شہید۔ کابل
- A2 یادگاری کتبہ حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب شہید۔ کابل
- A3 یادگاری کتبہ حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب شہید۔ کابل
- A4 یادگاری کتبہ حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب (رضی اللہ عنہم)

ہوا قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک
من المنزلیات ذکر الیٰ یعنی مقدر وفات کا وقت
قریب آگیا ہے اور ہم تیرے پیچھے کوئی رسوا کرنے
والی بات نہیں رہنے دیں گے۔ پھر ۱۳ دسمبر ۱۹۰۵ء
کو الہام ہوا ”جاء وقتک ونبقی لک
الایات بینات“ یعنی تیرا وقت آن پہنچا ہے اور
ہم تیرے پیچھے تیری تائید میں روشن نشانات قائم
رکھیں گے۔ اسی طرح اور بھی بہت سے الہامات
ہوئے جن سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ اب آپ کی
وفات کا وقت بالکل قریب آگیا ہے۔

اس پر آپ نے ”الوصیت“ نام کے ماتحت ایک
وصیت لکھ کر شائع فرمائی اور اس میں ان سارے
الہامات کو درج کر کے اس بات کو ظاہر کیا کہ اب میری
وفات کا وقت قریب ہے اور آپ نے اپنی تعلیم کا
خلاصہ بیان کر کے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ آپ

کے بعد آپ کی لائی ہوئی تعلیم پر قائم رہے اور درمیانی
انتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ انتلاؤں کا آنا بھی سنت
اللہ کے ماتحت ضروری ہوتا ہے اور آپ نے لکھا کہ
نبی کا کام صرف ختم ریزی ہے اور ختم ریزی ہو چکی ہے
اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بیج بڑھ گیا اور
پھول لگا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور
ایک بڑا درخت ہو جائیگا۔ آپ نے یہ بھی لکھا کہ بسا
اوقات ایک نبی کی وفات ایسے وقت میں ہوتی ہے کہ
جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے اندر رکھتا ہے اور
مخالف لوگ ہنس اور شٹھا اور طعن تشنیع سے کام لیتے ہیں
اور سمجھتے ہیں کہ اب یہ سلسلہ مٹ گیا۔ اور بعض کمزور
مومن بھی ڈر گانے لگتے ہیں تب خدا اپنی دوسری
قدرت کو ظاہر فرماتا ہے اور خلفاء کے ذریعہ بظاہر
گرتی ہوئی عمارت کو سنبھال کر اپنی طاقت اور نصرت کا
ثبوت دیتا ہے اور دشمن کی دشمنی خاک میں مل جاتی

ہے۔ چنانچہ آپ ”الوصیت“ میں تحریر فرماتے ہیں کہ
سوائے عزیز و احبہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا
تعالیٰ دو قدر میں دکھاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی
خوشیوں کو پامال کر کے دکھادے سواب ممکن نہیں کہ خدا
تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم
میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی
ہے (یعنی میری وفات کے قریب ہونے کی خبر) غمگین
مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ
تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے
اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی
ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ میں
خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور
وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔“

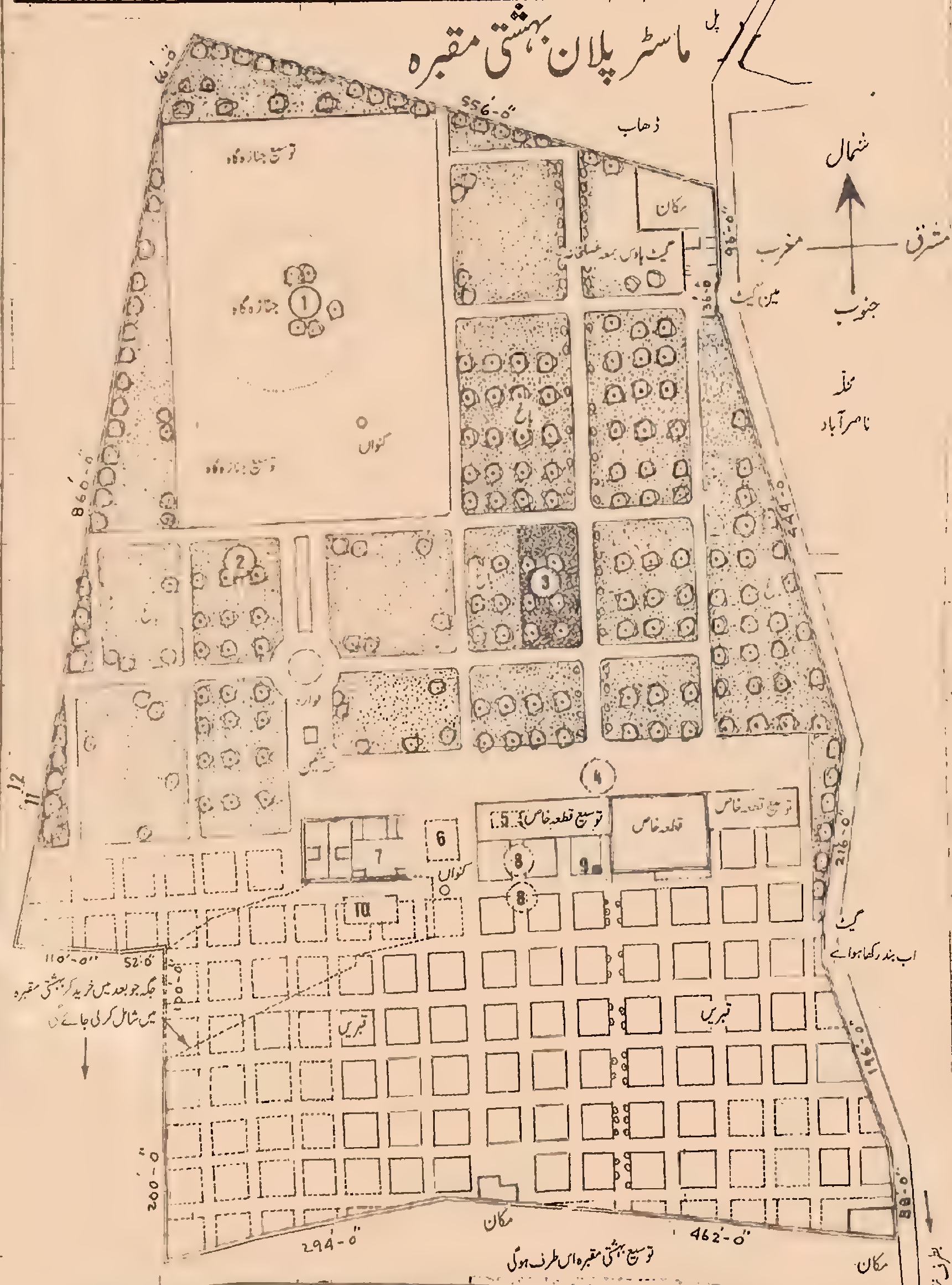
(الوصیت دسمبر ۱۹۰۵ء)

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی اس وصیت

میں خدا کے حکم سے جماعت کے لئے ایک خاص مقبرہ
کی بھی تجویز فرمائی جس کا نام آپ نے بہشتی مقبرہ
رکھا۔ دراصل اس مقبرہ کے متعلق آپ کو کئی سال پہلے
سے رویا ہو چکا تھا۔ اور آپ کو بتایا گیا تھا کہ جماعت
کے خاص مخلصین کے لئے جو خدا کی نظر میں بہشتی ہیں
ایک علیحدہ قبرستان ہونا چاہئے تاکہ وہ ایک یادگار ہو۔
اور بعد میں آنے والی تسلیں اسے دیکھ کر اپنے ایمانوں
کو تازہ کریں اور آپ اس عرصہ میں اس کے جائے
وقوع اور زمین وغیرہ کے بارہ میں غور فرماتے رہے تھے
لیکن اب جبکہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی
وفات ہوئی اور خود آپ کو اپنی وفات کے بارہ میں بھی
کثرت کے ساتھ الہامات ہوئے تو آپ نے اس
تجویز کے متعلق عملی قدم اٹھایا اور قادیان سے جنوبی
جانب اپنے باغ کے ساتھ ایک قطعہ اراضی تجویز
کر کے اس میں اس مقبرہ کی بنیاد قائم کی۔ اور حضرت
مولوی عبد الکریم صاحب کو جنہیں عارضی طور پر ایک
بکس میں دوسری جگہ دفن کر دیا گیا تھا اس نے مقبرہ کی
طرف منتقل کر دیا گیا۔ اس مقبرہ کے قیام کے وقت
آپ نے خدا سے الہام پا کر اس مقبرہ میں دفن ہونے
کے لئے دو ضروری شرطیں بھی مقرر فرمائیں: اول۔ یہ
کہ اس مقبرہ میں دفن ہونے والا ایک سچا اور مخلص
مومن ہو جو متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرنے والا اور
ہر قسم کے شرک اور بدعت سے پاک ہو۔ دوم۔ یہ کہ
اسلام اور احمدیت کی خدمت کے لئے اپنی جائیداد کا کم
از کم دسواں حصہ اور زیادہ سے زیادہ تیسرا حصہ پیش
کرے اور اس بارہ میں ایک باقاعدہ وصیت کر کے
اپنے مال کا یہ حصہ سلسلہ کے نام پر لکھ دے مگر آپ نے
یہ تصریح کی کہ اگر کوئی شخص کسی قسم کی جائیداد نہ رکھتا ہو تو
پھر صرف شرط اول کافی ہوگی۔ بشرطیکہ یہ ثابت ہو کہ
ایسا شخص اپنی زندگی کو دین کے لئے وقف رکھتا تھا۔

تاریخی مقامات کی تفصیل

- 1۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت کے باغ
کے پانچ آم کے درخت جو ابھی تک موجود ہیں۔ اور
جگہ بیعت خلافت اولیٰ اور جہاں حضرت مسیح موعود علیہ
السلام کا جنازہ پڑھا گیا تھا۔ جس میں تقریباً ڈیڑھ ہزار
افراد شامل ہوئے۔
- 2۔ اسے چھوڑ دو غریب آدمی ہے
حضرت نور احمد صاحب ابن چوہدری بدر بخش
صاحب سکندر سرودھ تحصیل گڑھ شکر ضلع ہوشیار پور۔
آپ بیان فرماتے ہیں کہ حضور زلزلہ کی وجہ سے باغ
میں رہتے تھے میں رات کو باغ میں پہرہ دیتے تھے
لئے جاتا تھا۔ میاں غم الدین صاحب مہتمم مہمان خانہ
مجھے روزانہ پہرے کے لئے بھیج دیتے تھے۔ ایک
رات اتفاق سے سید احمد نور کا بی بی بھی میرے ساتھ
پہرے پر تھے۔ نصف رات کے قریب ایک کچھ چور
باغ میں آیا۔ اس وقت میں اور سید احمد نور بھی پہرہ پر
تھے۔ خاموشی سے باغ کے کناروں پر گشت کر رہے
تھے اچانک ایک آدمی کی آہٹ سنی اور دیکھنے پر معلوم



جس کو چنتا ہے اپنا وہ نائب

بزم ہستی کو جو سنوارتا ہے
ذرہ ذرہ اسے پکارتا ہے
شان اس کی ہے بے بہا دکش
وہ نیا روپ روز دھارتا ہے
دین حق کا ہے خود وہ رکھوالا
دیں کا گلشن وہ خود سنوارتا ہے
جس کو چنتا ہے اپنا وہ نائب
نور اس پہ وہ خود اُتارتا ہے
اس کی کرتا ہے ہر گھڑی نصرت
کام اس کے وہ سب سدھارتا ہے
اس کو دیتا ہے اک حسیں صورت
حسن اس کا عجب نکھارتا ہے
اس کو دے کر وہ ایک شیریں زباں
اس کے سوت و لحن سنوارتا ہے
اس کی الفت دلوں کی دھڑکن میں
مثل روح رواں ابھارتا ہے
اس کی چاہت کے شوق میں ہی سراج
اپنے شام و سحر گزارتا ہے

(پروفیسر سراج الحق قریشی ایم۔ اے)

- السلام نے اس مقام پر گول شامیانوں کے اندر کی ما۔
تک اقامت فرمائی۔
9۔ پہرے دار کے بیٹھنے کی موجودہ جگہ
10۔ خیمہ جات خدام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
ایام زلزلہ 1905ء
11۔ خیمہ گاہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب۔ مع
خدام۔ ایام زلزلہ 1905ء
12۔ خیمہ گاہ و طلباء بورڈنگ مدرسہ تعلیم الاسلام۔
ایام زلزلہ 1905ء۔

نشہ نشین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مقدس باغ میں جس
جگہ نشست فرمایا کرتے تھے وہ پختہ چوترے کی شکل
میں بنی ہوئی تھی۔ اور چوترے کے اندر کی طرف
ڈیڑھ فٹ اونچی نشیں بنی ہوئی تھیں۔ چوترے کے
جانب مشرقی دیوار کے درمیان میں حضور کی نشست گاہ
تھی۔ یہ چوترہ گھنے درختوں کے سایہ میں بنا ہوا
تھا۔ اور اسے۔ نشہ نشین۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس جگہ دعائیں کرنے
اور برکت حاصل کرنے کی غرض سے جماعت کے
بزرگ اور دوست کثرت سے آتے ہیں چند سال قبل
دیکھنے والے اس کی بنیادیں کھوکھلی کر دیں اور اس پر آم
کا درخت گر جانے کی وجہ سے۔ نشہ نشین۔ منہدم ہو گیا
تھا۔ احباب جماعت کی خواہش تھی اور صدر انجمن
احمدیہ کا پروگرام تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی
اس مقدس یادگار کو جلد دوبارہ تعمیر کرایا جائے۔ تاکہ
دوست یہاں آکر دعائیں کریں اور برکت حاصل
کریں چنانچہ فنڈ فراہم ہو جانے پر۔ نشہ نشین۔ کی پختہ
تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ 9 نومبر 1970 کو
بروز پیر ساڑھے چار بجے شام حضرت مولوی عبدالرحمن
صاحب فاضل امیر جماعت و حضرت صاحبزادہ مرزا
وسیم احمد صاحب و ممبران صدر انجمن احمدیہ و تحریک
جدید و بعض بزرگان نے علی الترتیب بنیادی اشئیں
رکھتے ہوئے۔ نشہ نشین۔ کی تعمیر کا کام پر سوز دعاؤں
کے ساتھ شروع فرمایا۔ پہلے۔ نشہ نشین۔ کا رقبہ
13x13 فٹ تھا۔ اب رقبہ 16x16 فٹ کر کے
اس میں قدر تو وسیع کر دی گئی ہے۔ حضور علیہ السلام کے
وقت کے۔ نشہ نشین۔ کا ملبہ موجودہ۔ نشہ نشین کے اندر
محفوظ کر دیا گیا ہے۔ لیکن جانب مشرق دیوار کو اصل
بنیاد پر ہی قائم رکھا گیا ہے۔ اور حضور کی۔ نشست
گاہ۔ کو بھی۔ نشہ نشین۔ میں اسی مقام پر قائم رکھا گیا
ہے۔ جس جگہ حضور علیہ السلام تشریف فرما ہوتے تھے۔
(اخبار بدر۔ 19 نومبر 1970)

میرے خیال کے مطابق۔ نشست گاہ کو حضور اقدس
کی اصلی جگہ پر ہی تعمیر کرنا چاہیے تھا۔ تاکہ ہماری تاریخ
اپنی اصل صورت میں رہے۔ اور جب بھی جماعت کو
موقعہ ملے اس کو ٹھیک کر لینا چاہئے۔ (مصنف)
ماسٹر پلین کے مطابق ہشتی مقبرہ میں راستوں پر کام
اکتوبر 2005 میں شروع ہو چکا ہے۔ امید ہے
کہ تاریخی مقامات پر احباب کی سہولت کے لئے

ہوا کہ قد آور چور حضور کے کندھوں کے قریب ہے۔
نور اسید احمد نور صاحب جو اس وقت جوان تھے چور کی
طرف دوڑے اور چور بھی دوڑ پڑا۔ باغ سے کچھ فاصلہ
پر اسید احمد نور صاحب نے چور کو پکڑ لیا۔ فوراً باقی
پہرے دار بھی پہنچ گئے۔ چور کے ہاتھ پاؤں وغیرہ
باندھ کر باغ میں بٹھا دیا۔ صبح ہوئی تو چور حضور کی
خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضور نے اپنی زبان مبارک
سے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو غریب آدمی ہے۔ پس
روایت کرنے والے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضور
سے کہا بھی کہ اسے چھوڑ دیا تو اور دلیر ہو جائے گا مگر
حضور نے نہیں مانی اور اس کو چھوڑ دیا گیا

(بحوالہ الفضل 24.9.2001)

3۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت
والدہ صاحبہ نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
اپنے باغ میں پھر رہے تھے۔ جب آپ سنگترہ کے
ایک درخت کے پاس سے گزرے تو میں نے (والدہ
صاحبہ نے) یا کسی اور نے کہا کہ اس وقت تو سنگترہ کو
دل چاہتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ کیا تم
نے سنگترہ لینا ہے۔ والدہ صاحبہ نے یا اس شخص نے کہا
کہ ہاں لینا ہے۔ اس پر حضرت صاحب نے اس درخت
کی شاخوں پر ہاتھ مارا۔ اور جب آپ کا ہاتھ شاخوں
سے الگ ہوا تو آپ کے ہاتھ میں ایک سنگترہ تھا۔ اور
آپ نے فرمایا یہ لو۔ خاکسار نے والدہ صاحبہ سے
دریافت کیا۔ کہ وہ سنگترہ کیسا تھا۔ والدہ صاحبہ نے کہا
زرد رنگ کا پکا ہوا سنگترہ تھا۔ میں نے پوچھا۔ کیا پھر
آپ نے اسے کھایا۔ والدہ صاحبہ نے کہا یہ مجھے یاد
نہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ حضرت صاحب نے
کس طرح ہاتھ مارا تھا۔ اس پر والدہ صاحبہ نے اس
طرح ہاتھ مار کر دکھایا۔ اور کہا جس طرح پھل توڑنے
والے کا ہاتھ درخت پر ٹھیرتا ہے۔ اس طرح آپ کا
ہاتھ شاخوں پر نہیں ٹھیرا بلکہ آپ نے ہاتھ مارا اور فوراً
لوٹا لیا۔ خاکسار نے دریافت کیا کہ کیا اس وقت سنگترہ کا
موسم تھا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ نہیں اور درخت
بالکل پھل سے خالی تھا۔ خاکسار نے یہ روایت مولوی
شیر علی صاحب کے پاس بیان کی تو انہوں نے کہا کہ
میں نے یہ روایت حضرت خلیفہ ثانی سے بھی سنی ہے
آپ بیان کرتے تھے کہ حضرت صاحب نے میرے
کہنے پر ہاتھ مارا اور سنگترہ دیا تھا۔

(سیرت المہدی حصہ اول روایت چھ۔)

- 4۔ موجودہ فوارہ جو گرا دیا جائے گا۔
5۔ مکان جو 1947ء کے بعد بنایا گیا تھا گرا دیا
جائے گا۔
6۔ پانچ درختان توت بیدانہ و شہتوت اس جگہ تھے
جن کا روایات میں ذکر آتا ہے
7۔ مکان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اندرون باغ۔
شمال کی طرف والے کمرے میں 27 مئی 1908 کو
نماز عصر کے بعد سے تدفین تک حضور کا جسد اطہر رکھا
گیا۔
8۔ زلزلہ 1905ء کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ

معائنہ احمدیت، شریار اور فتنہ پرور مفید ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اللَّهُمَّ مَزَقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّفْهُمْ تَسْحِيفًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پھین کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

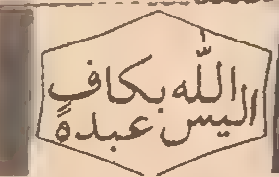
مناسب جگہوں پر بورڈ لگا دئے جائیں گے۔
کا اضافہ، کوٹھی دار السلام میں نئے کوارٹرز کی تعمیر اس
دارالکعبہ کی رینویشن کے علاوہ قادیان میں متعدد
وسیع عمارتوں کی تعمیر ہوئی ہے جن میں سے یورپین
گیسٹ ہاؤسز مارٹنس گیسٹ ہاؤس۔ چار منزلہ
فلینس، نور ہسپتال، سرائے طاہر، ہال جلسہ سالانہ
توسیع ہشتی مقبرہ بیوت الحمد کالونی اور انہیں مکانات

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260
(M) 98147-58900
E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in

Mfrs & Suppliers of
Gold and
Diamond Jewellery
Lucky Stones are Available here
Shivala Chowk Qadian (India)



نونیٹ جیولرز
NAVNEET JEWELLERS

خالص سونے اور چاندی
کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکاف عبده کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تاریخ ساز دورہ مغربی افریقہ منصب خلافت پر متمکن ہونے کے بعد یورپ سے باہر پہلا سفر

13 مارچ 04ء حضور انور لندن سے روانہ ہوئے اور غانا کے وقت کے مطابق 6 بجے غانا پہنچے۔ اکرا کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر ہزاروں احمدی احباب نے حضور کا استقبال کیا حضور نے سب کو شرف مصافحہ بخشا۔

V.I.P. لٹاؤنچ میں پریس کانفرنس ہوئی جس کے بعد حضور کا قافلہ پولیس گاڑیوں کی Escort میں احمدیہ مسلم مشن غانا کے نیشنل ہیڈ کوارٹر پہنچا جہاں احباب و مستورات نے پیارے آقا کا استقبال کیا۔

14-3-04 حضور نے ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول گومواپوٹن کا دورہ کیا۔ جہاں طلباء و اساتذہ نے استقبال کیا۔ حضور نے بورڈ آف گورنرز کے ممبران کو شرف مصافحہ بخشا۔ بعدہ حضور نے ایک نمائش اور کمپیوٹر سنٹر کا معائنہ فرمایا۔ پھر مسجد کے سنگ بنیاد کی تختی کی نقاب کشائی کی۔ اور سکول کے اندر Thura کا پودا لگایا۔

اس کے بعد حضور Mangoase نامی قصبہ گئے جہاں قریبی جماعتوں کے احباب نے استقبال کیا حضور نے یہاں تعمیر ہونے والے مشن ہاؤس پر یادگاری تختی کی نقاب کشائی کی اور دعا کرائی اور اس قصبہ میں تعمیر ہونے والی مسجد دیکھی۔ اسکے بعد احمدیہ ہسپتال Agona Swedru کے لئے روانہ ہوئے حضور نے ہسپتال کے مختلف شعبے دیکھے۔ روانگی سے قبل حضور نے خیر مقدم کے لئے تشریف لانے والے چیفس اور احباب کو الوداعی سلام کیا اور ایسا چر کے لئے روانہ ہوئے۔

دوپہر 12 بجے احمدیہ سیکنڈری سکول اکمفی ایسا چر پہنچے تو اساتذہ و احباب نے استقبال کیا۔ اس سکول میں حضور غانا میں قیام کے دوران اکتوبر 1979ء سے مارچ 1983ء تک پرنسپل رہے ہیں۔ سکول کے انزفوریس کیڈٹ نے سکول بینڈ کے ساتھ حضور کے اعزاز میں گاؤ آف آنر پیش کیا۔

حضور نے سکول میں ایک پودا لگایا اور سکول کے تعمیر شدہ کلاس روم بلاک کا افتتاح فرمایا۔ اور سکول کی نمائش اور کمپیوٹر سیکشن بھی دیکھا۔ اسکے بعد حضور انور ہیڈ ماسٹر کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے اس مکان میں حضور اپنی فیملی کے ساتھ رہائش پذیر رہے ہیں۔ بعدہ حضور جامعہ احمدیہ غانا کے کمپلیکس میں تشریف لے گئے۔ اور جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کا افتتاح فرمایا۔ اور جملہ طلباء کو شرف مصافحہ بخشا اور جامعہ کے احاطہ میں ایک پودا بھی لگایا۔ یہاں سے روانہ ہو کر غانا کے پہلے احمدی اور

مرکزی مبلغ کی قبروں پر دعا کے لئے احمدیہ قبرستان اکرا فو تشریف لے گئے اور اکرا کے لئے روانہ ہوئے۔

15-3-04 حضور نے اکرا میں نیشنل ہیڈ کوارٹر کا معائنہ دو منزلہ مسجد ”مسجد ناصر“ سے کیا۔ بعدہ نمائش کا معائنہ کیا نمائش میں اس گندم کے کچھ ٹٹے بھی رکھے گئے تھے جو حضور نے اپنے قیام غانا کے دوران ٹٹالے کے نواح میں کاشت کئے تھے۔ بعدہ ذیلی تنظیموں کے دفاتر کا معائنہ کیا۔ بعدہ مسلم پریس کے مختلف شعبہ جات دیکھے اور مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ مینگ کی۔ اور مختلف شعبوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا۔ دو بجے حضور صدر مملکت غانا کے ساتھ ملاقات کے لئے ایوان صدر پہنچے صدر مملکت کے چیف آف پروٹوکول نے حضور کو خوش آمدید کہا۔

حضور نے صدر مملکت غانا کو ایک شیلڈ بطور تحفہ عنایت فرمائی یہ ملاقات اور گفتگو 30 منٹ جاری رہی۔ صدر مملکت غانا حضور انور کو باہر سیرھیوں تک چھوڑنے آئے۔ بعدہ حضور Tema کے لئے روانہ ہوئے۔ کثیر تعداد میں احباب و مستورات نے حضور انور اور بیگم صاحبہ کا استقبال کیا۔ بعدہ مسلم پریس کی نئی عمارت کی نقاب کشائی فرمائی۔ اور مشن ہاؤس کی مسجد کا معائنہ فرمایا بعدہ جوئیہ سیکنڈری سکول اور احمدیہ پرائمری سکول کی زیر تعمیر عمارت کا معائنہ فرمایا اور سٹاف کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

16-3-04 حضور انور اکرا سے Kasoa کے لئے روانہ ہوئے۔ وہاں سے ویسٹرن ریجن میں واقع ڈاؤ آف سی ہسپتال پہنچے جہاں حضور نے ایک مسجد کا افتتاح فرمایا۔ بعدہ حضور کیپ کوسٹ کے قصبہ ابورا کے لئے روانہ ہوئے حضور نے سالت پاؤنڈ پنچ کر مشن ہاؤس کی دو منزلہ عمارت اور احمدیہ ایجوکیشن یونٹ کا معائنہ فرمایا۔ نیز احمدیہ مسجد بھی تشریف لے گئے۔ بعدہ اکرا کے لئے روانہ ہوئے ہر جگہ پر جوش استقبال ہوا۔

17-3-04 حضور نے مبلغین، نصرت جہاں کے تحت کام کرنے والے اساتذہ ڈاکٹر صاحبان اور بعض جماعتی عہدیداروں کے ساتھ فیملی ملاقاتیں کیں بعدہ ابورا بونا نیگل گاؤن میں جا کر مختلف قسم کے درخت و پودے ملاحظہ فرمائے۔ اکرا واپس پہنچے، پر مملکت غانا کے نائب صدر H.E. Alhaj Aliu Mahama جو ملاقات کے لئے آئے تھے سے ملاقات کی۔ بعدہ ٹرکٹ مشنریز سے ریجن وائر ملاقات کی۔

18-3-04 حضور نے بتان احمدیہ نماز

فجر پڑھائی (بتان احمدیہ، دارالحکومت اکرا میں اگوبا اور اولڈا شوماں کے درمیان 25 ریکڑ اراضی پر مشتمل جماعت احمدیہ غانا کی جلسہ گاہ ہے 1993 سے غانا کا جلسہ سالانہ یہاں ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ غانا کے 75 ویں جلسہ سالانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے شرکت فرمائی 10 بجکر 30 منٹ پر حضور انور جلسہ گاہ تشریف لائے صدر مملکت کے نمائندہ اور احباب نے استقبال کیا حضور نے لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کرائی۔ غانا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ حضور انور کا خطاب اور جلسہ کی کاروائی ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا میں نشر کی گئی۔ حضور نے جلسہ میں افتتاحی خطاب فرمایا۔ صدر مملکت غانا بھی جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے جلسہ میں شرکت پر خوشی کا اظہار کیا اور جماعت کی خدمات کو سراہا۔ حضور انور صدر مملکت کو گاڑی تک چھوڑنے آئے۔ نماز ظہر و عصر حضور نے اکرا مشن میں پڑھائی اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ 5 بجے سیرالیون اور لائبیریا سے آنے والے مبلغین کے ساتھ مینگ کی۔

19-3-04 بتان احمدیہ خطبہ جمعہ پڑھایا جو لائیو نشر ہوا۔ بعدہ حضور لجنہ کی مارکی میں گئے جہاں حضور کا شاندار استقبال ہوا جلسہ سالانہ میں 46 ہزار افراد شامل ہوئے۔ وہاں سے حضور ایک ہال میں تشریف لائے۔ جہاں 52 چیفس اور ائمہ حضور کے انتظار میں تھے انہیں شرف مصافحہ بخشا اور اکرا تشریف لے گئے۔ مشن میں کئی احمدی غیر احمدی احباب نے حضور سے ملاقات کی جن میں غانا کے سابق نائب صدر مملکت، سابق وزیر دفاع، ڈپٹی منسٹر آف انرجی شامل تھے۔ شام کو جماعت احمدیہ غانا کی طرف سے حضور کو استقبال کیا گیا۔ جسمیں مملکت غانا کے نائب صدر بھی شامل ہوئے۔ اور حضور کو خوش آمدید کہا۔ حضور مہمانوں سے متعارف ہوئے اور تصاویر چھپوائیں۔

20-3-04 حضور دعا کے ساتھ اشانی ریجن کے لئے روانہ ہوئے۔ اکرا سے 120 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ایک خوبصورت قدرتی جنگل کے مقام پر رکے۔ پہاڑی پر ایک خوبصورت ریسٹ ہاؤس میں آرام فرمایا۔ اس جگہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور رابع بھی تشریف لائے تھے ہیں۔ بعدہ حضور احمدیہ ہسپتال اسوکورے پہنچے۔ 4 بجے کما سی پہنچے، استقبال کے لئے آنے والے غیر احمدی چیفس اور ائمہ کو شرف مصافحہ بخشا حضور نے کما سی کی تین منزلہ مسجد میں نماز ظہر و عصر پڑھائی اور اسپر نصب یادگاری

تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ نماز کے بعد حضور مسجد کی تیسری منزل کی بالکنی پر تشریف لے گئے۔ مسجد کے احاطہ میں ہزار ہا افراد کے نعروں کا جواب دیا۔ وزیر بک پر دستخط بھی فرمائے۔

حضور نے تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کما سی کا معائنہ فرمایا (یہ سکول ہندوستان سے باہر جماعت احمدیہ کے تحت کھلنے والا پہلا ادارہ ہے) حضور نے سکول کے لان میں ایک پودا بھی لگایا۔ حضور نے سٹاف کو شرف مصافحہ سے نوازا اور تصاویر کھجوائیں۔ اور وزیر بک پر گراں قدر نوٹ تحریر فرمایا۔ بعدہ جماعت احمدیہ غانا کے تبلیغی و تربیتی سنٹر بو آڈی کا معائنہ فرمایا۔ دو منزلہ عمارت میں موجود نمائش اور کلاس رومز دیکھے۔ بعدہ حضور مسلم ہومیو پیٹھک کلینک اور طاہر ہومیو کمپلیکس بو آڈی کما سی تشریف لے گئے۔ اور معائنہ فرمایا۔ حضور نے احمدیہ مسجد کما سی میں نمازیں پڑھائیں۔

21-3-04 فجر کی نماز آسوکورے کی مسجد میں پڑھائی۔ 9 بجکر 20 منٹ پر علاقہ کے معزز احباب غیر احمدی احباب چیف صاحبان ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو اور ڈسٹرکٹ پولیس کمانڈر نے مصافحہ کیا۔ اس موقع پر ایک بچی کی آئین پر دعا کرائی۔ احمدیہ ہسپتال آسوکورے کے سٹاف کو شرف مصافحہ بخشا ہسپتال کے وارڈ کا دورہ فرمایا اور مسجد بیت الحجاب پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور اجتماعی دعا کروائی۔

احمدیہ سیکنڈری سکول آسوکورے کے مختلف شعبوں کا معائنہ فرمایا ایک زیر تعمیر بلاک کی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور نمائش کا معائنہ فرمایا۔ سکول کی نئی تعمیر شدہ مسجد کی تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ اشانی کے سب سے بڑے بادشاہ Asante Hene کے محل پہنچے جہاں علاقہ کے دیگر چیف صاحبان اور Elders نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے یہاں خطاب فرمایا۔ اور اشانی ٹینی کا ہاتھ پکڑ کر ان کے لئے دعا کرائی۔ وزیر بک پر دستخط بھی فرمائے۔ وہاں سے رخصت ہو کر احمدیہ ہسپتال کو کوفو (اشانی) پہنچے یہ ہسپتال نصرت جہاں سکیم کے تحت 5 مہینے کے اندر کھلنے والا پہلا ہسپتال ہے۔ حضور نے اس کا معائنہ فرمایا۔ ہسپتال کی مسجد کا افتتاح فرمایا اور تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ اسکے بعد حضور ٹینی مان روانہ ہوئے۔ راستہ میں Lake Bosumtwi پر رکے۔ اور ہوٹل کی دوسری منزل پر جا کر اس کا نظارہ فرمایا۔ ہسپتال جانے والی احمدیہ روڈ پر پہنچے رات ٹینی مان قیام فرمایا۔

22-3-04 احمدیہ ہسپتال ٹینی مان میں واقع مسجد میں نماز فجر پڑھائی۔ ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو نے حضور سے مصافحہ کیا۔ ہسپتال کا معائنہ فرمایا اور احاطہ میں مدفون ڈاکٹر قدسیہ خالد ہاشمی صاحبہ کی قبر پر دعا کی ہسپتال میں نو تعمیر شدہ وارڈ کی تختی کی نقاب کشائی کی۔ چھ گھنٹے کے طویل تھا

دینے والے سفر کے بعد حضور و امین پہنچے، راستہ میں گروپس کی شکل میں احباب نے حضور کو خوش آمدید کہا مشن پہنچنے پر بھاری تعداد میں احمدیوں نے استقبال کیا۔ حضور نے نماز ظہر و عصر پڑھانے کے بعد ائمہ کی قبروں پر دعا کی۔ وائیں Manyini کے مقام پر نو تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح فرمایا بعدہ کالیو جا کر زیر تعمیر ڈاکٹر صاحب کی رہائش گاہ کا معائنہ فرمایا اور اسکی تختی کی نقاب کشائی کی حضور نے ہسپتال کا تفصیلی معائنہ فرمایا۔ بعدہ حضور نصرت جہاں میچرز ٹریننگ کالج گئے۔ غانا میں قائم ہونے والا یہ پہلا مسلم ٹریننگ کالج ہے حضور نے ایک جگہ نقاب کشائی کے بعد دعا فرمائی۔ کالج اور لائبریری کا معائنہ فرمایا۔ کالج کی مسجد کا بھی معائنہ کیا یہ غانا میں احمدیہ سیکنڈری سکولوں میں بننے والی پہلی مسجد ہے۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد پینل منسٹر کی طرف سے دئے گئے استقبالیہ میں شرکت کی۔

23-3-04 حضور نے ایک احمدی کی نماز جنازہ پڑھائی اور مختلف فیملیز کو شرف ملاقات بخشا۔ ٹمائل میں احمدیہ مسجد پہنچے جسکی دوسری منزل زیر تعمیر ہے حضور نے اسکی نقاب کشائی کی۔ معائنہ فرمایا ٹمائل سے 40 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک گاؤں ہے جہاں حضور نے جماعت کے زرعی فارم کی گمرانی کی اور گندم کاشت کرنے کا کامیاب تجربہ کیا حضور یہاں پرانے طے والوں سے ملکر بہت خوش ہوئے۔

24-3-05 نماز فجر ٹمائل میں پڑھانے کے بعد سلا گاروانہ ہوئے۔ حضور ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول سلا گاپہنچے۔ یہاں حضور 2 سال پر پیل رہے یہاں حضور نے نو تعمیر شدہ مسجد کی تختی کی نقاب کشائی کی۔ حضور نے ہیڈ ماسٹر کے دفتر جا کر وزیٹر بک میں نوٹ تحریر فرمایا۔ اور ایڈمنسٹریشن بلاک کے سامنے آم کا پودا لگایا۔ بچوں کے رہائشی کمرے دیکھے۔ ہیڈ ماسٹر کے گھر بھی گئے اور طلباء سے خطاب فرمایا۔ یہ وہ سکول ہے جہاں غانا میں حضور کی پہلی تقرری ہوئی۔ اور اس سکول سے تدریس کا آغاز کیا۔ حضور سلا گامیں اس گھر بھی گئے جہاں دو سال سے زائد عرصہ مقیم رہے۔ حضور یہاں کے چیف کے گھر بھی گئے۔ بعدہ حضور ٹمائل واپس آئے یہاں حضور نے ناردرن ریجن کے نو احمدی چیف صاحبان اور نومالچ ائمہ سے ملاقات کی۔

حضور نے کچھ دیر دفتر میں بیٹھ کر ڈاک ملاحظہ کی پھر مجلس عاملہ سے ملاقات کی۔ بعدہ حضور کی غانا کے امیر اور تین نائب امرا کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔

25-3-05 یہ دن غانا کے دورے کا آخری دن تھا ٹمائل سے واگا ڈوگو (بورکینا فاسو) کے لئے روانگی ہوئی روانگی سے قبل حضور نے موجود احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ ٹمائل سے روانہ ہو کر قافلہ والے والے کے علاقہ میں پہنچا جہاں Kperiga نامی جماعت میں نئی تعمیر شدہ مسجد کا

معائنہ فرمایا۔ اور تختی کی نقاب کشائی کی۔ احمدی احباب کے علاوہ علاقہ کے چیف نے بھی ملاقات کی۔ بولفا ٹانگا میں حضور نے زیر تعمیر مسجد کی نقاب کشائی کی۔ یہاں سے پاگا کے لئے روانہ ہوئے راستہ میں ایک ریٹ ہاؤس میں قیام کیا۔ پاگا میں حضور نے مسجد کی تختی کی نقاب کشائی کی۔ غانا میں قیام اور سفر کے دوران تمام دورہ میں پولیس نے حضور کے قافلہ Ascort کیا۔

صدر مملکت غانا نے اپنے دو باڈی گارڈ حضور کو مہیا فرمائے۔ حضور پاگا بارڈر سے برکینا فاسو پہنچے نیشنل مجلس عاملہ نے استقبال کیا۔ ایک صوبہ کے کمشنر نے حضور کا استقبال اور مصافحہ کیا۔ واگا ڈوگو میں قافلہ پہنچا جہاں حکومت بورکینا فاسو نے حضور کے لئے سرکاری رہائش مہیا کی پروٹوکول آفیسر نے استقبال کیا۔ اور حکومت کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ حکومت نے حضور کے سفر کے لئے ایک گاڑی بھی مہیا کی۔

ہوٹل سے مشن ہاؤس روانہ ہوئے ۵ ہزار سے زائد احباب نے استقبال کیا حضور نے شرف مصافحہ بخشا۔ ان لوگوں کو زندگی میں پہلی مرتبہ خلیفہ وقت کا دیدار نصیب ہوا۔ ۱۵ مارچ کا دن اس لحاظ سے تاریخی ہے کہ اس روز خلیفہ وقت کے قدم پہلی مرتبہ بورکینا فاسو کی زمین پر پڑے استقبال کے بعد حضور دفتر آئے جہاں گورنمنٹ کے پروٹوکول آفیسر اور ایڈیا کے قونسلر نے حضور سے شرف ملاقات حاصل کیا حضور نے جلسہ گاہ کے پینڈال میں نماز ظہر و عصر پڑھائیں اور جلسہ کے انتظامات کا جائزہ لیا اور مسجد اور زیر تعمیر ہسپتال کا معائنہ کیا۔

26.3.05 ساڑھے دس بجے حضور انور بورکینا فاسو کے وزیر اعظم سے ملاقات کے لئے پرائم منسٹر ہاؤس تشریف لے گئے پروٹوکول آفیسر نے استقبال کیا مصافحہ کے بعد حضور انور وزیر اعظم کے ہمراہ تشریف فرما ہوئے۔ اور مختلف امور پر تبادلہ خیالات کیا اور انہیں یاد کا تحفہ عنایت فرمایا بعدہ حضور صدر مملکت بورکینا فاسو سے ملاقات کے لئے ایوان صدر تشریف لے گئے اور انہیں شرف مصافحہ بخشا صدر محترم نے بے تکلفانہ انداز میں حضور سے گفتگو کی حضور نے یادگاری علامت کے طور پر ایک خوبصورت پلیٹ پیش کی۔ صدر مملکت حضور کو دفتر کے بیرونی حصہ تک چھوڑنے آئے بعدہ حضور نے پولیس کے نمائندوں سے بات چیت کی۔ حضور نے جلسہ گاہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ٹیلیفون رابطے کے ذریعہ لائیو نشر ہوا۔ بورکینا فاسو کے افتتاحی خطاب سے پہلے حضور نے لوائے احمدیت لہرایا افتتاحی خطاب بھی ٹیلیفون رابطے کے ذریعہ لائیو نشر ہوا۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے روز حضور نے اختتامی خطاب فرمایا۔

28.3.04 نماز فجر حضور نے پڑھائی اور ۱۲

ریجن سے آنے والے عہدیداران جماعت جس تعداد ۵۰ سو تھی سے مصافحہ کیا۔ بورکینا فاسو مشن میں چلدرن کلاس ہوئی۔ جماعت نے ایک خصوصی تقریب کا اہتمام کیا جس میں حضور نے شرکت کی۔

22.3.04 نماز فجر حضور نے واگا ڈوگو میں پڑھائی احمدیہ ہیومنٹی فرسٹ بینر کا معائنہ فرمایا خواتین کے سلائی سکول اور احمدیہ ہسپتال کا بھی معائنہ فرمایا۔ بعدہ حضور مشن ہاؤس تشریف لائے جہاں علاقہ کے میئر نے حضور سے ملاقات کی حضور نے اسے ایس اللہ بکاف عہدہ کی انگلی تھپتھپ دی۔ حضور سے منسٹر آف سٹیٹ فور ایگریکلچر نے ملاقات اور گفتگو کی۔

اسی روز آئیوری کوسٹ کے مبلغین نے حضور سے ملاقات کی بعدہ حضور سے فیملیز اور آئیوری کوسٹ کی مجلس عاملہ نے ملاقات کی۔

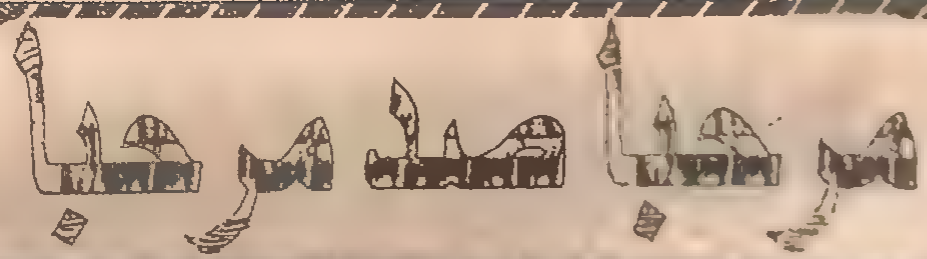
30.3.05 نماز فجر مسجد المہدی واگا ڈوگو میں پڑھائی پھر ڈوری شہر کی طرف روانہ ہوئے یہ شہر صحرائی علاقہ میں ہے یہاں حضور نے نماز ظہر و عصر پڑھائی اور مسجد سے ملحق زمین پر حضور نے بورکینا فاسو کے پہلے احمدیہ پرائمری سکول کا سنگ بنیاد رکھا اور دعا کرائی۔ بعدہ حضور نے ایک جلسہ میں خطاب فرمایا نمازوں کے بعد معززین شہر کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔

4.4.04 حضور نے مشن ہاؤس تشریف لا کر ڈاک ملاحظہ فرمائی، بورکینا فاسو کے مبلغین اور نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ انصار اللہ و لجنہ کے ساتھ میٹنگ کی، شعبہ دائرہ جائزہ لیا اور ہدایات دیں نمازوں کے بعد احباب نے مصافحہ کیا۔ بینین کے مقامی وقت کے مطابق رات ۷:۲۰ بجے حضور کا طیارہ بینین کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر اتر اور خلیفہ المسیح کے قدم پہلی بار بینین (بادشاہوں کی زمین) پر پڑے۔ احباب جماعت کے علاوہ ایکٹنگ وزیر خارجہ نے استقبال کیا جب حضور V.I.P لاؤنج کے قریب پہنچے تو پورٹونوود کے بادشاہ نے حضور کا استقبال کیا اسی طرح ناچر کے سلطان آف اگادیس نے اپنے اراکین وفد کے ساتھ حضور کا استقبال کیا۔ سلطان آف اگادیس اڑھائی ہزار کلومیٹر کا سفر کر کے ایئر پورٹ پر آئے تھے حضور کا استقبال کیا صدر مملکت کے نمائندے نے خوش آمدید کہا۔ V.I.P لاؤنج میں ملک کے نیشنل ٹی۔وی، ریڈیو، اخبارات، کے نمائندوں نے حضور سے گفتگو کی۔ انڈویو کے بعد حضور ایئر پورٹ سے پورٹونوود روانہ ہونے کے لئے لاؤنج سے باہر تشریف لائے تو بینین کی مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے لوگوں نے استقبال کیا۔ سبھی نے پہلی بار حضور کو اپنے درمیان دیکھا۔

5.4.04 حضور نے دفتر تشریف لا کر ڈاک

ملاحظہ فرمائی سوا گیارہ بجے حضور کا وادی پہنچے پولیس و ملٹری دستوں نے قافلہ کو اسکورٹ کیا احباب نے خوش آمدید کہا حضور نے احباب سے خطاب فرمایا اور سب کا شکریہ ادا کیا واپسی پر پورٹونوود میں جمع شدہ احباب سے تعارف ہوا خطاب کے بعد حضور نے دعا کر دائی حضور نے یہاں مسجد کا بھی سنگ بنیاد رکھا۔ تقریب میں پورٹونوود کے بادشاہ اپنے گیارہ رکنی وفد کے ہمراہ شامل ہوئے بعدہ حضور نے مشن ہاؤس میں مجلس نصرت جہاں کے تحت کام کرنے والے ڈاکٹروں سے میٹنگ کی

6.4.04 نماز فجر حضور نے پڑھائی بعدہ الاڈا پہنچے پر حضور کا استقبال سکول کے بچوں نے قومی ترانہ گا کر کیا جبکہ بادشاہ نے اپنی ملکہ اور تمام کارندوں کے ساتھ اپنے پیلس کے باہر حضور کا استقبال کیا عورتوں اور بچوں نے روایتی نغمے گائے امیر صاحب بینین نے تعارفی خطاب کیا کنگ آف الاڈا اور عوام کا شکریہ ادا کیا۔ حضور نے خطاب فرمایا، کنگ آف الاڈا نے اپنی تقریر میں حضور کو خوش آمدید کہا بعدہ حضور نے دعا کرائی اور کنگ کے پیلس کے اندر تشریف لے گئے حضور نے کنگ اور کوئین کو تحائف بھی دئے بعدہ ڈاسا پہنچے جہاں کنگ آف ڈاسا نے اپنے ماتحت ۴۱ گاؤں کے بادشاہوں اور اماموں اور لوگوں کے ساتھ حضور کا استقبال کیا۔ ڈاسا میں کچھ دیر قیام کے بعد پیرا کوروانہ ہوئے پیرا میں صوبہ بورگو اور آلی بوری کے گورنر اور شہر کے میئر اور بینین کے تمام میئرز کے صدر نے شہر سے ۵ کلومیٹر باہر نکل کر حضور کا استقبال کیا شہر اور علاقہ کے چاروں صوبوں سے آئے ہزاروں احمدیوں نے حضور کا استقبال کیا گورنر نے حضور کو بینین کا ایک روایتی لباس پہنایا حضور ۲۰۰ میٹر تک پیدل چلے کر احباب کے نعروں کا جواب دیتے رہے۔ بعدہ ازاں حضور اپنی گاڑی میں تشریف لے گئے۔ اور قافلہ گورنر اور میئر کی معیت میں ایک ہوٹل میں پہنچا جہاں حضور نے قیام کیا نمازوں کے بعد حضور میئر سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے میئر نے حضور کا استقبال کیا اور حضور کو اپنے دفتر لے گئے یہاں سے حضور گورنر ہاؤس تشریف لائے گورنر نے نیچے آ کر حضور کا استقبال کیا اور اپنے دفتر لے گئے یہاں سے حضور واپس قیام گاہ آ گئے اور ہمسایہ ملک ناچر سے آنے والے وفد سے ملاقات کی اس وفد میں سلطان آف اگادیس اپنے وفد کیساتھ شامل تھے۔ حضور نے ان سے گفتگو فرمائی وفد کو حضور نے شرف مصافحہ بخشا۔ ناچر کا یہ وفد سخت گرمی میں ۲۰۰۰ کلومیٹر سے زائد فاصلہ طے کر کے ملاقات کے لئے آیا تھا۔ نماز مغرب و عشا کی ادائیگی کے بعد حضور پینڈال میں تشریف لے گئے جہاں ۷۰۰ کے قریب مرد و



عطاء المحجب راشد

حزن کے بادل چھٹے گزری شب تاریک و تار
گلشن احمد میں پھر آئی بہار اندر بہار
قدسیوں میں تذکرہ ہے حضرت سرور کا
ہے یہی نغمہ لبوں پہ ہر کہیں لیل و نہار
مرحبا اے آنے والے ! مرحبا صد مرحبا
رحمت و فضل و کرم کی بارشیں تجھ پہ سدا
سر بجمہ ہیں جبینیں لطف اور احسان پر
حق تعالیٰ کی عطا پر اُس کے اس فیضان پر
غمرہ چہرے دمک اٹھے ہیں سب اکٹاف میں
قدرت ثانی کے جلوہ کی زلالی شان پر
مرحبا اے آنے والے ! مرحبا صد مرحبا
رحمت و فضل و کرم کی بارشیں تجھ پہ سدا
دیں کی مضبوطی کے سماں کر دے موٹی نے پھر
خوف سب جاتا رہا اللہ کی رستی تھام کر
ملت احمد کو پھر سے مل گیا عزم جواں
سوئے منزل ہے رواں یہ قافلہ باہر دگر
مرحبا اے آنے والے ! مرحبا صد مرحبا
رحمت و فضل و کرم کی بارشیں تجھ پہ سدا
نور دیں نے دی بشارت اپنی اک تقریر میں
دل یہ کہتا ہے کہ پوری ہوگی اب تفسیر میں
قدرت حق نے بٹھایا تجھ کو اس منہ پہ ہے
اب وہی کافی ہے ہر دم ایک اک تدبیر میں
مرحبا اے آنے والے ! مرحبا صد مرحبا
رحمت و فضل و کرم کی بارشیں تجھ پہ سدا
تیرا آنا قدرت قادر کا اک زندہ نشان
کارواں بڑھتا چلے گا ہر زمان و ہر مکاں
نصرت موٹی کا وعدہ عرش سے تیرے لئے
تیرے پیاروں کی دعائیں ساتھ تیرے ہر زمان
مرحبا اے آنے والے ! مرحبا صد مرحبا
رحمت و فضل و کرم کی بارشیں تجھ پہ سدا

13.4.04 حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی ہے صاحب اور نائب امراء کے ساتھ میٹنگ کی مبلغین کے ساتھ میٹنگ کی حضور نے مسجد کے احاطہ میں چودا لگایا معلمین کے ساتھ میٹنگ کی سب سے مصافحہ کیا دفتر میں فیملی ملاقاتیں ہوئیں قافلہ واپسی کے لئے ہیں

باقی صفحہ 70 پر دیکھئے

عالمہ کے ساتھ میٹنگ کی اوجو کورو سے اپایا ہسپتال روانہ ہوئے حضور نے ہسپتال کے نئے ونگ کا افتتاح فرمایا عملہ کو شرف مصافحہ بخشا اور ہسپتال کا معائنہ فرمایا ہسپتال ۵ منزلہ ہے حضور نے رقیم پریس کمپیوٹر سیکشن ڈارک روم کا بھی ملاحظہ فرمایا ہدایات دیں کارکنان سے مصافحہ فرمایا خدام الاحمدیہ تاجیکریا کے ساتھ میٹنگ کی

زن نے استقبال کیا ان لوگوں نے پہلی بار خلیفہ وقت کا مبارک چہرہ دیکھا تھا۔ حضور نے ان سے خطاب فرمایا تقریب کے بعد حضور گورنر ہاؤس میں تشریف لے گئے جہاں جماعت نے ایک عشاء کا اہتمام کیا تھا اس پر پروگرام میں پیرا کو شہر اور تمام صوبوں کے صوبائی افسران، ائمہ، اور بادشاہ شامل ہوئے گورنر نے اپنے گھر کے دروازے پر آپ کو خوش آمدید کہا۔ تقریب کے آخر پر گورنر نے شکر یہ ادا کیا حضور نے خطاب فرمایا اور دعا کرائی۔

27.4.04 نو بجے حضور نے سلائی سکول کا افتتاح فرمایا حضور انور پیرا کو شہر میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد احمدیہ کے افتتاح کے لئے تشریف لے گئے اور تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ مسجد کے افتتاح کے بعد حضور انور نے پارک میں تعمیر ہونے والے پہلے احمدیہ سینٹر ل کاسنگ بنیاد رکھا حضور پیرا کو شہر کوئی کے لئے روانہ ہوئے وہاں بھی احباب نے والہانہ استقبال کیا۔ احباب جماعت طویل مسافتیں، دشوار گزار راستے طے کر کے دیدار کے لئے آئے۔ جلسہ گاہ میں ڈاسا کے میز دیئے ریجن کے میز اور اس ریجن کے چیف آف پولیس اور ۱۳ بادشاہوں، ۲۴ بڑے اماموں اور احباب نے حضور کا استقبال کیا حضور نے خطاب فرمایا۔

8.4.04 صدر مملکت سے ملاقات کے لئے کوٹونو روانگی ہوئی ایوان صدر میں صدر مملکت بنین کے پروٹوکول آفیسر نے حضور کو خوش آمدید کہا۔ حضور نے صدر مملکت سے ملاقات اور گفتگو ہوئی۔ ایوان صدر سے روانہ ہو کر حضور مسجد بیت التوحید کوٹونو پہنچے۔ اور نمازیں پڑھاں نیز احباب کو شرف مصافحہ بخشا حضور نے یونیورسٹی میں خطاب فرمایا اور احمدیہ ہسپتال کا معائنہ کیا نیز بیومینی فرسٹ بین کے بورڈ سے میٹنگ کی۔ کوٹونو سے حضور پورٹونو روانہ ہوئے اور وہاں نمازیں پڑھاں

9.4.04 نماز فجر حضور نے پورٹونو کو مسجد میں پڑھاں اور مسجد بیت التوحید کوٹونو میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جونیلفون راپٹے سے ایم ٹی اے پر لائیو نشر ہوا نماز عصر کے بعد حضور نے مسجد کی تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ حضور انور نے صدر نیشنل اسمبلی حکومت بنین سے اسبلی ہاؤس میں ملاقات کی۔ اس ملاقات کے بعد پریس نمائندگان کو انٹرویو دیا۔ شام کو حضور ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کے انسٹی ٹیوٹ تشریف لیئے ڈائریکٹر اور وائس ڈائریکٹر نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے مختصر خطاب فرمایا اور دعا کرائی۔ اور مختلف شعبوں کا معائنہ فرمایا بعدہ حضور مشن ہاؤس واپس تشریف لائے اور مبلغین اور انکی فیملی سے ملاقات کی۔ بعدہ ہمسایہ ملک ٹونگو سے

10.4.04 حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ملاقاتیں کیں۔ دعا کے ساتھ m.ta سٹوڈیو بین کا افتتاح فرمایا۔ بعدہ وقف ٹوکاس کے لئے تشریف لے گئے ازاں بعد ملکی مجلس عاملہ اور مبلغین کے ساتھ میٹنگ ہوئی بعدہ مشن ہاؤس تشریف لائے یہاں سے سمندر کے کنارے تقریبی پروگرام کیلئے روانگی ہوئی۔ نمازوں اور کھانے کے بعد بین میڈیا اور پریس کے ساتھ ملاقات کا پروگرام تھا۔ ۴۱ نمائندگان شامل ہوئے۔ سب سے حضور طے۔ یہاں سے احمدیہ مسجد کوٹونو پہنچے نمازوں کے بعد ملکی مجلس عاملہ انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے ساتھ الگ الگ میٹنگز ہوئیں۔ رات کو حضور ایک عشاء میں تشریف لے گئے اور آنے والے معززین سے ملاقات کی

11.4.05 نو بجے بین ناچر ٹونگو اور رساؤ ٹوے کے مبلغین کے ساتھ میٹنگ ہوئی حضور نے تاجیکریا کے لئے روانگی سے قبل مشن ہاؤس کے احاطہ میں ناریل کا ایک پودا لگایا حضور کو الوداع کہنے کے لئے احباب کی کثیر تعداد مشن ہاؤس کے باہر جمع تھی حضور نے سکوشرف مصافحہ بخشا۔ بارڈر پر تاجیکریا کے مبلغین اور احباب نے حضور کا استقبال کیا حضور نے سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ ایگریشن اور کسٹم آفیسران نے بھی حضور کا استقبال کیا حضور نے انہیں بھی شرف مصافحہ بخشا۔ دعا کے بعد حضور تاجیکریا کے شہر الارو کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور اوڈو جماعت پہنچے علاقہ کے تمام امام اور چیف اور احباب جماعت نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے یہاں مسجد کا افتتاح فرمایا۔ الارو شہر کے اوریت ایریا میں احمدیہ مسجد کا افتتاح فرمایا۔ مسجد کے سامنے الظاہر سیکنڈری سکول کی بنیاد رکھی۔ بعدہ حضور جلسہ گاہ تشریف لے آئے۔ جہاں ۳۰ ہزار سے زائد احباب نے استقبال کیا۔ حضور نے لوئے احمدیت لہرایا اور جامعہ احمدیہ کا معائنہ فرمایا۔ حضور نے حافظ کلاس کے ہوسٹل کی بنیاد بھی رکھی اور قطعہ موصیان بھی گئے۔ اور مرحومین کی قبر پر دعا کی۔ بعدہ جلسہ گاہ تشریف لائے اور خطاب فرمایا تاجیکریا کا جلسہ سالانہ دو ماہ قبل ہو چکا تھا اب بھی ۳۰ ہزار سے زائد لوگ اپنے امام کو دیکھنے جمع ہوئے۔ قافلہ کی روانگی جماعت کے نیشنل ہیڈ کوارٹر اوجو کورو کے لئے ہوئی وہاں پہنچ کر ایک نئے تعمیر شدہ جماعت کے کمپلیکس کا حضور نے افتتاح فرمایا نمازوں کے بعد حضور انور رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

12.4.04 حضور نے احمدیہ ہسپتال اوجو کورو کے شعبہ جات کا معائنہ فرمایا شاف ممبران کو شرف مصافحہ بخشا معائنہ کے بعد دو منزلہ احمدیہ مسجد کا افتتاح فرمایا مجلس عاملہ تاجیکریا کے ساتھ میٹنگ ہوئی ممبران کا تعارف اور تفصیلی جائزہ لیکر ہدایات دیں سب کو شرف مصافحہ بخشا لمحہ اماء اللہ اور انصار اللہ تاجیکریا کی مجلس

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1- ہر ماہ ایک نفل روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2- دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3- الحمد للہ رب العلمین ۝ الرحمن الرحیم ۝ مالک يوم الدين ۝ ایاک نعبد و ایاک نستعین ۝ اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ۝ (روزانہ کم از کم سات دفعہ پڑھیں) ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، جن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، جن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزائز کے دن کا مالک ہے تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا۔ جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے۔

4- رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ (البقرہ: 251)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافروں کے خلاف ہماری مدد کر (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5- رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ (ال عمران: 9) ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھے پیر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7- اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ تَرْجَمہ: میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اسی کی طرف (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَّعَلٰی آلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَّعَلٰی آلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ تَرْجَمہ: اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمتیں بھیجیں۔ یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکتیں بھیجیں یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

MUSLIM TELEVISION AHMADIYYA INTERNATIONAL

THE FIRST ISLAMIC DIGITAL SATELLITE CHANNEL

NOW ON ASIA SAT 3S FOR ASIA MIDDLE EAST AND FAR EAST

SATELLITE	: Asia sat 3S	POLARISATION	: Horizontal
POSITION	: 105.5° East	SYMBOL RATE	: 2600 Mbps
FREQUENCY	: 3760 Mhz	FEC	: 7/8
MIN DISH SIZE	: 1.8 Metre	VIDEO PID	: —
E-mail	: info@mtaintl.com	MAIN AUDIO PID	: Auto

Broadcasting Round the Clock Audio Frequency

French	: Auto	Arabic	: Auto
English	: Auto	Indonesian	: Auto
Urdu	: Auto	Bengali	: Auto



مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس

آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ اب آپ کا پسندیدہ ٹی وی چینل مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔ اگر آپ اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا چاہتے ہیں اگر آپ موجودہ فحاشی سے بھرپور ٹی وی چینل سے بچ کر اپنی اور اپنے بچوں کی اخلاقی و روحانی پرورش کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہمیشہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس ہی دیکھئے۔ اس میں امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا اسرار احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ اور وقف نو بچوں کے ساتھ آپ کی علمی و روحانی کلاسز گلشن وقف نو اور بستان وقف نو کے نام سے نشر ہوتی ہیں جبکہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی مجالس عرفان اردو، انگریزی اور عربی میں اور آپ کی بیان فرمودہ تعلیم القرآن کلاسز کے اسباق باقاعدگی سے نشر ہو رہے ہیں۔ ان کے علاوہ زبانیں سکھانے، کمپیوٹر سائنس، سے متعلق دیگر معلومات سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا عربی رسالہ التقویٰ لندن ہفت روزہ بدر قادیان۔ البشریٰ کبابیر، الفضل انٹرنیشنل۔ روزنامہ الفضل ربوہ۔ اور جماعتی کتب اور دیگر معلومات جماعتی ویب سائٹ alislam.org پر دیکھ سکتے ہیں۔ ضروری پروگرام کی ویڈیو کیسٹ حاصل کرنے کیلئے نیچے لکھے پتہ پر رابطہ کریں۔



Post Box No. 12926, London Sw 18 4zn
Tel : 44-181 870 0922 Fax : 44-181 874 8344
website : <http://www.alislam.org/mta>



Q A D I A N
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516
Ph. 01872-220749, Fax. 01872-220105

ذیلی تنظیموں کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح

الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات

نصر من اللہ استاذ جامعہ احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی جماعت کے ہر طبقہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے تربیتی امور بیان فرمادیئے ہیں کیونکہ تربیت یافتہ اقوام ہی دوسری اقوام کی تربیت کا موجب بن سکتی ہیں اور اس کی ہمارے آقا ہم سے توقع رکھتے ہیں کہ ہم اپنے اندر وہ معیار پیدا کریں کہ ہم دوسری اقوام کی تربیت کا موجب بن سکیں اور ان کو صراطِ مستقیم یعنی احمدیت جو کہ حقیقی اسلام ہے کی طرف بھیج لائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے چند ماہ بعد ہی تربیت نو مبائعین کا شعبہ قائم فرمایا اور ہر ذیلی تنظیم کی مجلسِ عاملہ میں اس کام کو انجام دینے کیلئے افراد مقرر فرمائے چنانچہ مجلس انصار اللہ کے تحت تنظیم برائے تربیت نو مبائعین خدام الاحمدیہ کے تحت مہتمم برائے تربیت نو مبائعین اور لجنہ اماء اللہ کے تحت سیکرٹری برائے تربیت نو مبائعین اور لجنہ مقرر فرمائے اور اسی طرح علاقائی مجلسِ عاملہ میں اس کے مقابل پر افراد مقرر فرمائے۔

اس شعبہ کے قیام سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ منشا ہے کہ نو مبائعین بھی جلد از جلد تربیت کے اس معیار کو حاصل کر لیں جس معیار پر دوسرے احمدی قائم ہیں اور پھر وہ بھی دوسرے لوگوں کی تربیت کا موجب بنیں۔ چنانچہ ہمیں اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دل میں کیا جماعت کے نئے احمدی اور کیا پرانے تمام کی تربیت کا کتنا خیال رہتا ہے کیونکہ جیسا کہ آپ نے نو مبائعین کی تربیت کیلئے تمام ذیلی تنظیموں میں شعبہ جات قائم فرمائے ہیں اسی طرح تمام دنیا کی ذیلی تنظیموں کیلئے ارشادات بھی فرمائے ہیں جو ان کی تربیت اور روحانی اور دنیاوی ترقی کا باعث ہوں گے۔

چنانچہ حضور انور ذیلی تنظیموں کے اجتماعات میں شامل ہوتے ہیں اور جس بھی ملک کے دورے پر جاتے ہیں وہاں ذیلی تنظیموں کی مجلسِ عاملہ سے ضرور مینگ کرتے ہیں اور انکو اپنے ارشادات اور خطابات سے نوازتے ہیں۔ یا اگر کسی اجتماع میں شریک نہیں ہو پاتے تو کم از کم ان کے اجتماعات پر اپنے پیغام ضرور بھجواتے ہیں تاکہ ہر لحاظ سے افراد جماعت کی تربیت کے انتظامات ہو سکیں۔

اور اس کیلئے ہمارے آقا نے تقویٰ کو اس کا بنیادی اصل قرار دیا ہے چنانچہ آپ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ 2004ء پر اپنے ایک ارشاد میں فرماتے ہیں کہ:- ”الہی جماعتوں کے قیام کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ایسے لوگ پیدا ہوں جو تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر قائم ہو کر

خدا تعالیٰ کے عابد اور زاہد بندے بن جائیں۔ آپ لوگ جنہوں نے اس زمانہ کے امام کو پہچانا اور اس پر ایمان لائے ہیں آپ کا بنیادی اہم فریضہ یہی ہے کہ آپ تقویٰ اختیار کریں۔ اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلیاں پیدا کریں۔ روحانی زندگی کے لئے تقویٰ بہت ضروری ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے من یعق اللہ یجعل لہ مخرجاً۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

خدا تعالیٰ نے مجھے اسی لئے مامور کیا ہے کہ تقویٰ پیدا ہو اور خدا پر سچا ایمان جو گناہ سے بچاتا ہے پیدا ہو۔ خدا تعالیٰ تاوان نہیں چاہتا بلکہ سچا تقویٰ چاہتا ہے۔“

(ملفوظات جلد نمبر 5 صفحہ 121-120)

تقویٰ کے حصول کے لئے بنیادی ذریعہ قرآن کریم ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہدیٰ للمتقین۔ کہ جو لوگ تقویٰ اختیار کرنا چاہتے ہیں ان کیلئے قرآن کریم ہدایت ہے۔ تمام فیوض کا سرچشمہ قرآن کریم ہے اس لئے انصار اللہ کی تنظیم کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد قرآن کریم کا سیکھنا اور اس کی تعلیمات کو اپنی زندگیوں میں جاری کرنا ہے۔ پھر اپنے ماحول میں جس کے آپ نگران اور راہی ہیں۔ اس ماحول میں قرآن کریم سکھائیں میں نے اپنے گزشتہ خطبہ میں تمام احمدیوں کو اس کی توجہ دلائی ہے کہ وہ قرآن کریم سیکھیں اسکا ترجمہ سکھائیں۔ پھر اپنی بیویوں اور اپنی اولادوں کو بھی قرآن کریم سکھائیں۔ پھر روزانہ اس کی تلاوت بھی کریں۔ میرا آپ کو بھی یہی پیغام ہے کہ قرآن کریم کو سیکھیں اور تعلیم القرآن کے کام کو جماعت میں کامیاب بنانے کیلئے بھرپور جدوجہد کریں۔ قرآن کریم میں تمام قسم کی خیر اور بھلائی ہے۔ الخیر کلمہ فی القرآن۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

”یاد رکھو قرآن شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔ ساری ترقیوں اور کامیابیوں کی کلید یہی قرآن شریف ہے جس پر ہم کو عمل کرنا چاہئے۔ مسلمانوں کو چاہئے اور اب بھی ان کیلئے یہی ضروری ہے کہ وہ اس چشمہ کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں اور اس کی قدر یہی ہے کہ اس پر عمل کریں اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح ان کی مصیبتوں اور مشکلات کو دور کر دیتا ہے کاش مسلمان سمجھیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے یہ ایک نیک راہ پیدا کر دی ہے اور وہ اس پر چل کر فائدہ اٹھائیں یقیناً یاد رکھو کہ جو شخص سچے دل سے اللہ پر ایمان لاتا ہے اور اس کی پاک کتاب پر عمل

کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو لا انتہا برکات سے حصہ دیتا ہے۔“ (ملفوظات جلد نمبر 7 صفحہ 181-182)

یہ وہ بنیادی اور اہم فریضہ ہے جس کو ہمارے پیارے آقا ہمارے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں یعنی تقویٰ اور ساتھ ہی اس کے حصول کا ذریعہ بھی بیان کر دیا کہ تقویٰ کے حصول کا بنیادی ذریعہ قرآن کریم ہے۔ چنانچہ اب ہمارا فرض اولین ہے کہ ہم اپنے پیارے آقا کی اس نصیحت پر کما حقہ پورا اتریں اور جماعت کے لئے مفید وجود ثابت ہوں۔

اسی طرح ہمارے پیارے آقا کا ہم سے ایک اور اہم مطالبہ ہے اور یہاں تک کہ مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد آپ کے پہلے خطاب کے الفاظ بھی اسی مطالبے کو لیکر تھے اور وہ مطالبہ دعا ہے چنانچہ اب اس ضمن میں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 2005ء پر اپنے ایک ارشاد میں فرماتے ہیں جو کہ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ ہیں۔

”یہی میری نصیحت جس کو میں ساری نصائح قرآنی کا مغز سمجھتا ہوں قرآن شریف کے 30 پارے ہیں اور وہ سب کے سب نصائح کے لبریز ہیں لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے نصیحت کون سی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جاویں اور اس پر عمل درآمد کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے مگر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوت دعا ہے۔ دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربے سے کہتا ہوں کہ یہ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا۔“

اسی طرح انصار اللہ سے مخاطب ہوتے ہوئے حضرت مسیح موعود کے ہی الفاظ میں آپ نے فرمایا ”میں ایک ضروری نصیحت کرتا ہوں کاش لوگوں کے دل میں پڑ جائے دیکھو عمر گزری جا رہی ہے غفلت کو چھوڑ دو اور تضرع اختیار کرو۔ اکیلے ہو کر خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ خدا ایمان کو سلامت رکھے اور تم پر وہ راضی اور خوش ہو جائے۔“

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صرف جماعت کے بزرگوں کی ہی راہنمائی نہیں فرمائی بلکہ جماعت کے نوجوانوں عورتوں اور بچوں کی بھی قدم قدم پر راہنمائی فرمائی ہے کوئی چھوٹے سے بچہ اور باریک سے باریک ذریعہ بھی جو کہ جماعت کے افراد کی تربیت کا باعث بنے والا ہو آپ نے اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ چنانچہ اب ذیل میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات جو آپ نے نوجوانوں، عورتوں اور بچوں کیلئے فرمائے خلاصہ تحریر کئے جاتے ہیں۔

خلافتِ خامسہ کی دور کی پہلی تحریک جس کا ذکر اوپر بھی آچکا ہے وہ دعا کی تحریک تھی جس میں کسی خاص طبقہ کو دعا کی تحریک نہیں کی گئی تھی بلکہ جماعت کے ہر خاص و عام کو دعا کی تحریک کی گئی تھی اور اس کے چند ماہ بعد یعنی 28 نومبر 2003ء کے خطبہ جمعہ میں حضور انور

نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ:-

”ذاتی بھی اور جماعتی ترقی کا انحصار بھی دعاؤں پر ہے اس لئے اس میں کبھی کوتاہی نہ ہوں۔“

اسی طرح فرمایا:-

”جتنی زیادہ تعداد میں ایسی دعائیں کرتے والے ہماری جماعت میں پیدا ہوں گے اتنا ہی جماعت کا روحانی معیار بلند ہوگا اور ہوتا چلا جائے گا خلیفہ وقت کو بھی آپ کی دعاؤں سے مدد ملتی چلی جائے گی۔ اور جب یہ دونوں مل کر ایک تیز دھارے کی شکل اختیار کریں گے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ فتوحات کے دروازے بھی کھلتے چلے جائیں گے۔“

پس ہمارے ہتھیار یہ دعائیں ہیں جن سے ہم نے فتح پائی ہے۔ (خطبہ جمعہ 28 نومبر 2003ء)

اسی طرح خلافت سے وابستگی کے متعلق آپ فرماتے ہیں:-

”اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں اس جبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔“

اسی طرح فرمایا:-

”دعائیں کریں اور بکثرت دعائیں کریں اور ثابت کر دیں کہ ہمیشہ کی طرح آج بھی قدرتِ ثانیہ اور جماعت ایک ہی وجود ہیں اور انشاء اللہ رہیں گے۔“ (خصوصی پیغام 11 مئی 2003ء)

اگر کوئی شخص یہ خیال کرے کہ ہمارے آقا نے صرف ہم کو وہی تحریکات کی ہیں جو کہ تمام راہنما اپنی اپنی قوم کو کرتے ہیں تو یہ اس کی سب سے بڑی غلطی ہوگی۔ کیونکہ آج کل کے دور میں دعا کی تحریک کا رواج ہی ختم ہو چکا ہے کیونکہ ان کی نظر میں دعا ایک عبث چیز ہے لیکن ہم تو قبولیت دعا کے نظارے ہر وقت اپنی آنکھوں کے سامنے پورے ہوتے دیکھتے رہتے ہیں اور رہی بات دوسری تحریکات کی تو جانتا چاہئے کہ ہمارے پیارے آقا نے زندگی کے کسی بھی پہلو کو نظر انداز نہیں کیا جس کا کہ کسی نہ کسی طرح بھی دین کے کاموں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ ہر اس چھوٹی سے چھوٹی چیز کا بھی خیال رکھا ہے جو کسی طرح سے دین کو تقویت دینے کا باعث بن سکے۔ لیکن دوسری اقوام میں ہم کو یہ نظر نہیں آتا۔ خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ، ناصرات الاحمدیہ اور اوقافین نو کیلئے حضور انور کے خطابات اور خطبات مطالبات سے بھرے پڑے ہیں بس چاہئے تو صرف غور کرنے والی نظر چاہئے جو ان مطالبات کو ان میں تلاش کرے۔

چنانچہ خطاب اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ فرمودہ 29 جون 2003ء میں آپ نے خدام کو اس قسم کی بڑی اور چھوٹی تحریکات کی ہیں۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:-

آپ جو خدام الاحمدیہ کی عمر کے ہیں یہ عمر کی ایک

خیر مقدمی ترانہ

مرد فارس پیارے آقا
مرحبا صدمرحبا صدمرحبا
شادماں ہیں آج سب بھر د جواں
آئے ہیں آقا ہمارے درمیاں
اٹھ رہی ہے ہر طرف سے یہ ندا
مرد فارس پیارے آقا
سب تیری الفت میں یاں محو ہیں
دیکھ کر تجھ کو سبھی مسرور ہیں
بھر گئی ہے تیری الفت سے فضا
مرد فارس پیارے آقا
فتح و نصرت آپ کے چو میں قدم
بڑھتے جائیں آپ آگے و پیچھے
آپ کو مومن یہ دیتے ہیں دعا
مرد فارس پیارے آقا

(خواجہ عبدالحمید)

ایسی رو ہے یعنی پندرہ سے چالیس سال تک کی۔ جس میں باپ بھی ہیں بھائی بھی ہیں بیٹے بھی ہیں تو بحیثیت باپ آپ کی ذمہ داری ہے کہ نئی نسل میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین پیدا کرنے کیلئے اپنے عمل سے اپنے بچوں کے سامنے یہ نمونہ پیش کریں کہ تمہاری فلاح اور تمہاری کامیابی اور تمہاری آئندہ کی ترقی خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں ہے اور خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ وقت پر نمازوں کی ادائیگی اور باجماعت نمازوں کی ادائیگی ہے۔

اس طرح اسی خطاب میں ڈرائیونگ جیسی ایک الگ چیز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔
”لیکن ایک بات میں عرض کرنی چاہتا ہوں کہ نوجوانوں میں عموماً جلد بازی یا شوق میں تیز ڈرائیونگ کی بڑی عادت ہوتی ہے اس سے احتیاط کریں۔ Speed Limit کے اندر رہیں اگر تھکے ہوئے ہیں تو رُک کر اپنی نیند پوری کر لیں یا اپنے ساتھی نے ڈرائیونگ کرالیں اگر اس کو آتی ہو۔ کیونکہ ذرا سی غلطی کی وجہ سے ایکسیڈنٹ ہو جاتے ہیں اور پھر جو ہم سب کی تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔ اس لئے بہت احتیاط کریں۔“

چنانچہ اب ان ارشادات کو پڑھ کر دیکھ لیتا چاہئے کہ ہمارا یہ روحانی باپ کس طرح ہماری روحانی اور جسمانی ترقی کے لئے کوشاں ہے اور کوئی بھی چیز ہمارے فائدے کی نظر انداز نہیں کرتا۔

نماز کے ہی تعلق سے مورخہ 6 اپریل 2004ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف جگہوں سے بیٹن آئے ہوئے وفد سے خطاب ہو کر فرمایا۔

”نمازیں ادا کی جائیں پانچ وقت مساجد میں جا کر نمازیں ادا کی جائیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ وقت پر نماز ادا کرنا ضروری ہے۔ نمازوں کی ادائیگی آپ نے نہ صرف خود کرنی ہے بلکہ اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی عادت ڈالنی ہے۔ گھر کا ہر فرد نماز ادا کرنے والا بن جائے۔ اگر کسی سے نماز چھوٹ جائے تو اس کو بے چینی پیدا ہونی چاہئے کہ میں نماز ادا نہیں کر سکا۔“

اسی طرح ماہنامہ خالد سیدنا طاہر نمبر کیلئے خصوصی پیغام 2004ء میں آپ نے فرمایا کہ:۔

”ہر احمدی خادم اور طفل اس طرح پانچ وقت کا نمازی بن جائے کہ آپ کے ماحول کی ہر احمدی بیت الذکر نمازیوں سے رونق پکڑنے لگے۔ نماز آپ کی روح کی غذا بن جائے۔ جس طرح مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح آپ کی حالت نماز کے بغیر ہو۔ یاد رکھیں کہ نماز کے بغیر آپ کی زندگی بے لطف اور بے حقیقت رہے گی۔“

پھر صرف اور صرف روحانی ترقی کے مدارج حاصل کرنے کے ہی ذرائع بیان نہیں کئے بلکہ دنیوی اور معاشرتی ترقی کے ذرائع بھی بیان کر دیئے۔ آج کے دور میں سائنس کے بے شمار ایجادات میں سے بہت سی ایجادات ایسی ہیں کہ جن سے انسان بے انتہا فوائد بھی حاصل کر سکتا ہے اور ان ہی ایجادات کے غلط

بعض دفعہ غلط نظارے ہیں غلط فلمیں ہیں بالکل

عریاں فلمیں ہیں۔ اس قسم کی دوسری چیزوں کو دیکھ کر

آنکھوں کے زنا میں مبتلا ہو رہا ہوتا ہے انسان۔ پھر

خیالات کا زنا ہے۔ غلط قسم کی کتابیں پڑھنا یا سوجھیں

لے کر آنا۔ بعض ماحول ایسے ہیں کہ ان میں بیٹھ کر

انسان اس قسم کی فحشاء میں دھنس رہا ہوتا ہے۔ پھر

کانوں سے بے حیائی کی باتیں سننا۔ تو یہ دیکھائی گئی

ہے کہ اے اللہ ہمارا عضو جو ہے اسے اپنے فضل سے

پاک کر دے۔ اور ہمیشہ اسے پاک رکھ اور شیطان کے

راستے پر چلنے والے نہ ہوں اور ہم سب کو شیطان کے

راستے پر چلنے سے بچا۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 دسمبر 2003ء)

اسی طرح بے شمار دنیوی اور معاشرتی ارشادات

ہیں جو وقتاً فوقتاً حضور انور جماعت کے بزرگوں،

نوجوانوں، عورتوں اور بچوں کو فرماتے رہے ہیں۔

خلاصہً اقتباسات درج کئے جاتے ہیں۔

☆ کاروبار اور لین دین کے معاملات میں دیانت

داری سے کام لیں۔

☆ کارکنان اور عہدیداران کے نقائص تلاش نہ

کریں۔

☆ ہمیشہ بچوں کے نیک صالح اور دیندار ہونے کی

دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔

☆ باہمی گفتگو میں دھیماپن اور وقار قائم رکھیں۔

☆ ٹریفک قوانین کی پابندی کریں۔

☆ ملکی قوانین کی بھی پوری پاسداری کریں، پوری

پابندی کریں۔

☆ صفائی کے آداب کو ملحوظ رکھیں۔

☆ سر ڈھانپنے کی عادت کو اچھی طرح سے رواج

دیں۔

☆ مہمانوں کی عزت و احترام اور خدمت کو اپنا شعار

بنائیں۔

☆ نظم و ضبط کا خیال رکھیں۔

☆ غرباء کی عزت نفس کا خیال رکھیں۔

☆ اپنے بھائیوں کی عیب پوشی کریں۔

☆ سلام کی عادت ڈالیں۔

☆ جہاں احمدی آبادیاں ہیں مسجد کو آباد رکھنے کی

کوشش کریں۔

اور اسی طرح بے شمار ارشادات ہیں جن کو اگر

تفصیلاً بیان کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب لکھنی پڑے گی

لیکن پھر بھی اختتام پر بعض خاص ارشادات کے حصے

پیش خدمت ہیں چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

العزیز نے خطاب جلسہ سالانہ تاجیر یا فرمودہ 11 اپریل

2004ء میں خدام الاحمدیہ کو ذاتی اصلاح کی طرف توجہ

دلائی حضرت مصلح موعودؑ کے قول کے مطابق ”قوموں

کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر ممکن نہیں“

احمدیت کی تعلیم پر عمل پیرا ہوں۔

معاشرے کے برے اثرات سے بچیں اور اللہ

تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کریں۔ تعلیمی میدان میں

مقام پیدا کریں اچھا سائنسدان، ڈاکٹر، انجینئر اور ماہر

زراعت احمدی نوجوانوں سے ملنا چاہئے۔ سخت محنت

کی عادت ڈالیں۔ سستیاں ترک کر دیں، جہاں بھی

کام کریں اس روح سے کام کریں تو کوئی مقابلہ نہیں

کر سکے گا۔ نظام جماعت سے وفادار رہیں اپنے عہد

کے مطابق جان و مال اور وقت کی قربانی کیلئے تیار

رہیں۔

اب آخر میں قوم کے ان نونہالان کے متعلق بعض

ارشادات پیش کر دوں گا۔ جن کو کہ ان کے والدین نے

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ

اللہ تعالیٰ کی تحریک پر وقف نو میں شامل کیا۔ چنانچہ

حضور انور فرماتے ہیں کہ:۔

”بعض دفعہ والدین اپنی ذمہ داریوں کو بھول جاتے ہیں اس لئے گو کہ شعبہ وقف تو جہدلاتا رہتا ہے لیکن پھر بھی میں نے محسوس کیا کہ کچھ اس بارہ میں عرض کیا جائے۔ اس ضمن میں ایک اہم بات جو ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ علیہ کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔ فرمایا:۔

”اگر ہم اگر ان واقفین نو کی پرورش اور تربیت

سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے اور پھر

ہرگز یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اتفاقیہ واقعات ہو گئے ہیں

اس لئے والدین کو چاہئے کہ ان بچوں کے اوپر سب

سے پہلے خود گہری نظر رکھیں اور اگر خدا نخواستہ وہ سمجھتے

ہوں کہ بچہ اپنی افتاد طبع کے لحاظ سے وقف کا اہل نہیں

ہے تو ان کو دیانتداری اور تقویٰ کے ساتھ جماعت کو

مطلع کرنا چاہئے کہ میں نے تو اپنی صاف نیت سے خدا

کے حضور ایک تھہ پیش کرنا چاہا تھا مگر بد قسمتی سے اس

بچے میں یہ بے باتیں ہیں اگر ان کے باوجود جماعت

اس کے لینے کیلئے تیار ہے تو میں حاضر ہوں ورنہ اس

وقف کو منسوخ کر دیا جائے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 1989ء)

والدین نے تو اپنے بچوں کو قربانی کیلئے پیش

کر دیا۔ جماعت نے ان کی صحیح تربیت اور اٹھان کے

لئے پروگرام بھی بنائے ہیں لیکن بچہ نظام جماعت کی

تربیت میں تو ہفتہ میں چند گھنٹے ہی رہتا ہے ان چند

گھنٹوں میں اس کی تربیت کا حق ادا تو نہیں ہو سکتا اس

لئے بہر حال ماں باپ کی ذمہ داری ہے کہ اس کی

تربیت پر توجہ دیں۔ اور اس کے ساتھ پیدائش سے

پہلے جس خلوص اور دعا کے ساتھ بچے کو پیش کیا تھا اس

دعا کا سلسلہ مستقل جاری رکھیں یہاں تک کہ بچہ ایک

مفید وجود بن کر نظام جماعت میں سویا جائے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جون 2003ء)

خلافت عالم اسلام کے اتحاد کا

واحد ذریعہ ہے

عزیز احمد ناصر مبلغ سلسلہ جموں

خدا تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت رہی ہے کہ انبیاء کے روحانی فیوض و برکات جاری رکھنے کیلئے ان کی وفات کے بعد خلافت کا نظام قائم فرماتا ہے تا اس کے ذریعہ سے دین کو تمکنت۔ مضبوطی اور استحکام نصیب ہو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی معرکہ الآراء کتاب شہادت القرآن میں فرماتے ہیں۔

”چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہذا اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو کہ تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کیلئے قائم رکھے سو اس غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کے نظام کو جاری کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔“

اس بات کی صداقت کے عظیم الشان مظاہرے دنیا نے اس وقت دیکھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی وہ ایسا موقع تھا جب صحابہ غم کے مارے ٹھہرا رہے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر فاروقؓ کسی کے منہ سے یہ بات سننے کو تیار نہ تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے ہیں آپ کی وفات بے وقت سمجھی گئی اور بہت سے کفر و ایمان مرتد ہو گئے اور ہر طرف غم و حزن و مایوسی چھا گئی تب خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اپنے ہاتھوں سے اسلام کو نابود ہوتے ہوئے تھام لیا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر پھر مسلمان متحد ہو گئے اور دنیا گواہ ہے کہ قدرت ثانیہ کے وجود میں آنے سے برکات خلافت کے فیوض و برکات سے خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین کے وعدہ کے مطابق ہر میدان میں اور ہر جہت میں کامیابی اور غلبہ عطا فرمایا۔

لیکن جو نبی یہ نعت عظمیٰ مسلمانوں کی بد اعمالیوں کی وجہ سے ان سے چھن گئی اس وقت سے ہی اس کے نصیب میں صرف ناکامی و نامرادی تنزل و انحطاط ہی رہا ہے مسلمانوں کو اس پستی اور تنزل سے نکالنے کیلئے رہنمایان دین و اکابرین امت کہلانے والوں کی طرف سے مختلف قسم کی تجاویز و تدابیر پیش کی جاتی رہی ہیں اور مسلمانوں کے اندر اجتماعیت، یکجہتی اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کی کوششیں کی جاتی رہی ہیں اور مسلسل کی جاتی ہیں لیکن

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی اور امت کا ضعف دن بدن بڑھتا جا رہا ہے آج مسلمان قوم پرانندگی و انتشار کا شکار ہے مسلمانوں کے آپسی اتحاد و اتفاق کا فقدان ہے اس محرومی کا

احساس درمند دلوں اور مفکرین دین کو تڑپا رہا ہے تو دوسری طرف علماء سونے تکفیر بازی کا بازار گرم کر رکھا ہے اور امت مسلمہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دیا ہے ایسے حالات میں ایک مرد مومن کے نہاں خانہ دل میں یہ آرزو انگڑائی لینے لگتی ہے کہ کاش تاش کے چوں کی طرح بکھری ہوئی یہ امت ایک تسبیح کے دانوں کی طرح ہو جائے چنانچہ موجودہ مسلمانوں کے انتشار کی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے راشد نیاز صاحب کتاب خلافت تمام مسائل کا حل کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں:-

”اس وقت پوری امت خلافت اسلامی سے محرومی کی زندگی گزار رہی ہے اس وقت اس سرزمین پر کوئی بڑے سے بڑا اہل تقویٰ بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا (سوائے جماعت احمدیہ کے۔ راقم) کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی مکمل اتباع میں زندگی گزار رہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آج ہم جس فضا میں سانس لے رہے ہیں وہ ایک عالمی نظام کفر کی دین ہے ہر طرف کفر کی حکمرانی ہے حتیٰ کہ وہ معاشرے بھی جو روایتی طور پر اسلام کی سرزمین رہے ہیں وہاں بھی عالمی کفر کے استبداد نے اپنے پنجے گاڑ رکھے ہیں۔“

شریعت اسلامی معطل ہے دنیا کے سیاہ و سفید کی مالک وہ قوتیں بن گئی ہیں جو علی الاعلان اللہ اور اس کے رسول سے بغاوت و نافرمانی کا اعلان کرتی ہیں امت کا اندرونی نظام پاش پاش ہو چکا ہے ڈیڑھ ملین مسلمانوں کا اس وقت نہ تو کوئی امیر ہے اور نہ ہی ان کے امور کا محافظ کوئی خلیفہ ہے نتیجہ یہ ہے کہ آخری رسول کی امت پر کفار و مشرکین نے ہر طرف سے بلہ بول رکھا ہے ایسی سنگین صورت حال میں معمول کی زندگی جینے کا خیال عبث ہے۔“

(خلافت تمام مسائل کا حل پیش لفظ از راشد نیاز رتنا آفیش اوکھلا انڈسٹریل ایریا نئی دہلی اشاعت 1999 صفحہ 76-77)

پھر لکھتے ہیں امت کی قوت کا سرچشمہ یہ ہے کہ وہ ایک خلیفہ کے آبرو و اشارے پر حرکت کرتی ہے آج سانحہ یہ ہو ہے کہ ہمارے درمیان سے وہ مرکز و محور کھو گیا ہے جس کے گرد پوری امت حرکت کرتی ہے۔

(ایضاً صفحہ 65-66)

پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب موجودہ مسلمانوں اور نام نہاد علماء کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں:-

”یہ ابن الوقتی کی مفاد پرستانہ سیاست جو محض مصلحتوں کے گرد گھومتی ہے اس کی خاطر ہمارے مذہبی

رہنما و زعماء جو عام حالات میں ایک دوسرے کے خلاف تکفیر سازی کے حملے کرتے نہیں تھکتے متحد ہو سکتے ہیں تو دین مصطفویٰ کے لئے کیوں متحد اور باہم شیعہ و شکر نہیں ہو جاتے سیاسی مفاد کے لئے فروغ اختلافات منائے جاسکتے ہیں تو دین رحمت کے احیاء و غلبہ اور امت مصطفویٰ کی وحدت و استحکام کے لئے وہ ایک کیوں نہیں ہو جاتے اور ڈیڑھ اہانت کی مسجد بنائے ایک دوسرے سے برسر پیکار اور درپے آزار کیوں ہیں۔“

خدا را ہوش کے ناخن لیجئے اور مذہب کے نام پر سبائی جانے والی ان دکانداریوں سے منہ موڑیے کہ اس سے امت مسلمہ کے داخلی استحکام اور اتحاد کو گزند پہنچتا ہے اور متن المجموع تمام مسلمانوں کا اس سے نقصان ہوتا ہے خواہ ان کا تعلق کسی بھی مسلک اور مکتب فکر سے ہو۔ وہ لوگ کتنے نادان ہیں جو خود کشی کی راہ پر چل رہے ہیں اور چند روزہ دنیا اور اس کے عارضی مفاد کی خاطر انہوں نے دین اور امت مصطفویٰ صلعم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے کتنے افسوس کا مقام ہے کہ محدود گروہی مسلکی اور سیاسی مفادات کے تابع مسلمانوں کے اتحاد کی کوئی تدبیر اور سعی کارگر اور کامیاب نہیں ہو سکی فرقوں میں مٹی ہوئی امت کی شیرازہ بندی کا کام ہنوز تشنہ تکمیل ہے ترجمان حقیقت علامہ اقبال کے اس پیغام کو فرقہ پرستی کی بھول بھلیوں میں گم ملت فراموش کر چکی ہے۔

منفعت ایک ہے اس قوم کا نقصان بھی ایک کیا بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

(اسلام اور تصور اعتدال و توازن صفحہ 29) مطبع فریدیہ بک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ نئی دہلی سن اشاعت جنوری 2004

اسلامی فرقوں میں باہمی تفریق کے ذمہ دار اس دور کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضور سرور کائنات محمد عربیؐ نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں جو حضرت امام مہدی کا زمانہ ہے اس زمانہ کے علماء آسمان کے نیچے بدترین جنسوں ہوں گے فرمایا اسلام نام کا رہ جائے گا اور قرآن مجید کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے۔ مسجدیں ہدایت سے خالی ہوں گی اور اس کے تمام تر ذمہ دار علماء شریعت ہوں گے جو اسلام اور بانی اسلام ﷺ سے جھوٹے عشق کے دعوے کر کے مسلمانوں میں فتنہ و فساد اور نفرتیں پھیلائیں گے۔

آج مسجدوں اور امام باڑوں میں عبادت کی جگہ فرقہ پرستی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مسجد کے ائمہ اور واعظین اناج اور پیسہ وصول کرنے کیلئے مسجدوں میں نمازیں پڑھاتے ہیں۔ اور تکفیر بازی کا بازار گرم کرتے ہوئے نہیں تھکتے چنانچہ اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے ڈاکٹر طاہر القادری رقمطراز ہیں:-

”یہ واعظین امت جن سے دینی تعلیم و تربیت کے سوتے جاری ہونے چاہئیں ان کا اپنا حال الا ماشاء اللہ یہ ہے کہ جب وہ نوعمری اور بچپن میں تحصیل علم

کیلئے مدرسہ میں گئے تو ان کے ہاتھوں میں کھنول گدائی تھا دیئے گئے۔ وہ بے چارے گھر گھر جا کر روٹیاں اکٹھی کرنے پر تل گئے۔“

اب زیادہ ترقی یافتہ زمانے میں اتنا فرق پڑا کہ لوگ حیا سے ان طالبان علم کو اپنے گھروں کے چکر نہیں لگواتے کہ خود کھانا دینے پہنچ جاتے ہیں۔ مگر ان دونوں صورتوں میں دین کے طالب علم کا ہاتھ دینے والا نہیں لینے والا ہوتا ہے وہ ساری عمر دوسروں کے ٹکڑوں، صدقات و عطیات پر پلٹا رہا اس طرح قدم قدم پر اس کی عزت کو مجروح اور ذبح کیا جاتا رہا جب غیرت و حمیت اور عزت نفس کی کوئی رقی باقی نہ رہی تو سند فراغ ہاتھوں میں تھام کر اور دستار فضیلت سر پہ اوڑھ کر وہ مدرسے سے نکلا تو سیدھا مسجد جا کر امامت و خطابت کی ذمہ داریاں سنبھالنے لگا لیکن اس نوبت تک پہنچتے پہنچتے اس کی عزت نفس پر اتنے حملے کئے گئے اور اسے اتنی بار کند چھری سے زخ کیا گیا کہ ذلت و خواری کے گڑھے میں گرا کر اسے یہ بخوبی یاد کر دیا گیا کہ منصب امامت و خطابت پر فائز ہونے کے بعد بھی اسے عزت و وقار کی زندگی بسر کرنے کا کوئی حق نہیں محراب و منبر کی فضائیں کلمہ حق سے کیونکر گونج سکتی ہیں جب اس کے امام و خطیب کو بار بار اس کی کم حیثیتی اور بے وقفی کی یاد دلانی جاتی ہے اور اس کی نگاہیں قربانی کی کھالیں اور صدقہ و خیرات دینے والوں کو کھتی رہتی ہیں اور یہ سوچ سوچ کر ہلکان ہونے لگتا ہے کہ کتنے بکروں کی کھالیں اور کتنا چندہ آئے گا اور وہ اپنی ضروریات کی تکمیل کرے گا۔“

(اسلام اور تصور اعتدال و توازن صفحہ 55-56) پھر لکھتے ہیں،

”یہ ایک کھلا ہوا راز ہے کہ علماء جو مخصوص جلسوں میں تقریر کیلئے بلائے جاتے ہیں ان میں فلاں کاریٹ اتنا اور فلاں کا اتنا ہے کبھی کبھار یہ سننے میں بھی آتا ہے کہ بعض اوقات ہزاروں روپے پہلے طے کر لئے جاتے ہیں اور ان میں سے کچھ پیسے بیعانہ کے طور پر وصول کرتے ہیں اور بقیہ تقریر کے بعد وصول کیا جاتا ہے آپ نے کبھی سوچا یہ مذہبی زندگی میں زوال و ادبار و انحطاط کیوں پیدا ہو گیا ہے ذرا غور کریں تو اس کی وجہ صاف ظاہر ہے معاوضہ طے کر کے پیسے لینے والوں اور پیسے دینے والوں کو اچھی طرح پتہ ہے کہ انہیں کیا تقریر کرنی ہے اور کس موضوع پر بولنا ہے اس کا نتیجہ جو نکلے گا وہ پہلے سے سب کو معلوم ہے۔“

(ایضاً صفحہ 58-59) اس خطرناک اور ضلالت کن زمانے میں ممبر صادق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظیم الشان پیشگوئی قسم تکون خلافت علی منہاج النبوة کے مطابق اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معبود علیہ السلام کو بروز نبوت عطا فرما کر آپ کے وصال کے بعد خلافت کا آسمانی نظام قائم فرمایا اور یہ مابریکت نظام جاری و ساری ہے اور آج جماعت احمدیہ باقی صفحہ نمبر () پر ملاحظہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کا خلاصہ

خطبہ جمعہ 25 اپریل 2003ء 16 دسمبر 2005ء

محمد لقمان قادر استاد جامعہ احمدیہ قادیان

18 جولائی 2003ء حضور انور نے سورۃ النور

کی آیت نمبر 10 کی تلاوت اور ترجمہ پیش کیا اس خطبہ جمعہ میں حضور نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے حوالہ سے میزبانوں اور مہمانوں کو ذریعہ نصائح و ہدایات فرمائی اور فرمایا سب مہمانوں کو واجب الاحترام جان کر ان کی مہمان نوازی کا حق ادا کریں۔ شرکاء جلسہ سالانہ ذکر الہی درود شریف میں وقت گزاریں اور کارکنان سے تعاون کریں۔

25 جولائی 2003ء حضور انور نے خطبہ جمعہ اسلام آباد (ظفریہ) میں ارشاد فرمایا اور جلسہ سالانہ کی اغراض و مقاصد، حضرت مسیح موعودؑ کی ۱۹۰۳ء کی پیشگوئیاں اور ضروری نصائح فرمائیں۔

1 اگست 2003ء حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے جلسہ سالانہ کے بابرکت دنوں میں دیوبندی ادا کرنے والے احباب کا شکریہ ادا کیا۔

8 اگست 2003ء حضور انور نے اسلام آباد ظفریہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت بالخصوص عہدیداران کو امانت کا حق ادا کرنے اور تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور فرمایا امانت کے مضمون کو جس قدر سمجھیں گے اس قدر تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم ہوں گے۔

15 اگست 2003ء یہ خطبہ حضور انور نے مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو توکل علی اللہ کی طرف توجہ دلائی۔ فرمایا توکل کی کمی سے خدا سے دوری، جھوٹ، غلط بیانی اور خوشامد کی برائیاں جنم لیتی ہیں۔

22 اگست 2003ء حضور انور نے یہ خطبہ جمعہ منہائے جرمنی میں ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو نظام جماعت اور عہدیداران کی کابل اطاعت و فرمانبرداری کی طرف توجہ دلائی۔ اسی خطبہ جمعہ سے حضور انور نے جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا۔

29 اگست 2003ء حضور انور نے فنلینڈ جرمنی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو ساتویں شرط بیعت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے شرط بیعت کی تفصیل بیان فرمائی۔

12 ستمبر 2003ء حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور شرائط بیعت کی نوویں شرط کی تفصیل بیان کی اور فرمایا ”ہمدردی مخلوق کا وصف پیدا کرو کہ آجکل کے معاشرہ میں اسکی بہت ضرورت ہے۔ میں احمدی ڈاکٹروں، استادوں اور دیکھوں سے کہتا ہوں کہ جس حد تک ہو سکتا ہے اپنے شعبوں میں غرباء کی امداد کریں۔“

19 ستمبر 2003ء حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور شرائط بیعت کی دسویں شرط کی تفصیل بیان فرمائی اور فرمایا ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے رشتہ اخوت اور اطاعت قائم کرنا بیعت کی شرط ہے۔“

کی تفصیل بیان فرمائی اور رواں مالی سال کے آخری مہینہ کے حوالہ سے احباب کو صحیح آمد کے مطابق بجٹ بنانے، شرح کے مطابق ادائیگی اور قول سدید سے کام لینے کی تلقین کی۔

13 جون 2003ء حضور انور نے مسجد فضل لندن میں اپنے اس خطبہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت مسیح کی ایمان افروز تفصیل بیان فرمائی اور فرمایا کہ ضروری نہیں کہ ہم پر کوئی مشکل و مصیبت آئے تو ہم نے دعائیں مانگی ہیں۔ ان مشکلات سے بچنے کے لئے بھی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے اور ہم سب پر یہ فرض بنتا ہے کہ دعاؤں پر زور دیں۔

20 جون 2003ء حضور انور نے یہ خطبہ جمعہ بھی مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت مسیح کی تفصیل بیان فرمائی۔ حضور نے اپنے اس خطبہ جمعہ میں مغربی دنیا کی طرف سے عالم اسلام پر لگائے گئے جبر و تشدد کے بے جا الزام کی دلائل کے ساتھ تردید کی اور فرمایا:

آج جماعت احمدیہ کا یہ کام ہے کہ ایک مہم کی صورت میں دنیا کے سامنے اسلام کی امن اور آشتی کی جو حسین اور خوبصورت تعلیم ہے وہ پیش کریں اور دنیا میں یہ منادی کریں کہ اسلام تلوار سے نہیں بلکہ اپنی حسین تعلیم سے پھیلا ہے۔

27 جون 2003ء بمقام مسجد فضل لندن حضور انور نے سورۃ آل عمران کی آیات نمبر 30-34 کی تلاوت و ترجمہ پیش کیا اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے واقفین نو بچوں کی تربیت کے متعلق مختلف ہدایات فرمائیں۔

فرمایا آئینہ زمانے میں جو ضرورت پیش آئی ہے مبلغین کی بہت بڑی تعداد کی ضرورت ہے اس لئے اس سچ پر تربیت کریں کہ بچوں کو پتہ ہو کہ اکثریت ان کی تبلیغ کے میدان میں جانے والی ہے۔

4 جولائی 2003ء حضور انور نے اس خطبہ جمعہ میں مسجد فضل لندن میں اللہ تعالیٰ کی صفت مسیح کی تفصیل بیان فرمائی۔

11 جولائی 2003ء یہ خطبہ جمعہ حضور انور نے مسجد فضل لندن سے ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت مسیح کی تفصیل بیان فرمائی۔

سورۃ آل عمران 122 کی تلاوت و ترجمہ بیان کیا اور غزوہ احد کے حالات اور جانثار صحابہ کرامؓ کی قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ کیا اور فرمایا کہ آنحضرتؐ کی دعاؤں سے دشمن غزوہ احد میں اپنے مقصد میں ناکام رہا۔ امام کی ڈھال کے پیچھے رہ کر فتح و ظفر احمدیت کا مقدر بنے گی۔

جماعت کا بال بیک نہیں کر سکے گی۔

حضور انور نے اپنے اس پہلے خطبہ جمعہ کے آخر میں فرمایا: آخر میں میں پھر دعا کی تحریک کرتا ہوں میرے لئے بہت دعا کریں دعا کریں بہت دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھ میں وہ صلاحیتیں اور استعدادیں پیدا فرمائے جن سے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیاری جماعت کی خدمت کر سکوں۔

9 مئی 2003ء بمقام مسجد فضل لندن حضور انور نے سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 9 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد اللہ تعالیٰ کی صفت خیر کی تفصیل بیان فرمائی خطبہ کے آخر میں حضور انور نے جماعت احمدیہ انگلستان اور M.T.A کے رضا کاروں کی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا اور دعا کی تحریک کی۔

16 مئی 2003ء حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت خیر کی تفصیل بیان فرمائی۔ قرآن مجید احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے اللہ کی صفت خیر کے مختلف امور کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

”آج ہم جو حضرت مسیح موعود کے ماننے کا دعویٰ کر رہے ہیں ہمارے اوپر بہت بڑھ کر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ اپنے اندر انقلابی تبدیلیاں پیدا کریں اور اپنے گھروں کو بھی جنت نظیر بنائیں اپنے ماحول میں ایسا تقویٰ قائم کریں جو اللہ تعالیٰ ہم سے توقع رکھتا ہے۔“

23 مئی 2003ء حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا حضور انور نے قرآن مجید احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت خیر کے تعلق میں مختلف پیش خبریوں کا ایمان افروز تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

نیک نمونہ سب سے بڑی تبلیغ ہے ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ تمام انسانیت کو آنحضرت صلیم کے جھنڈے تلے لے آئیں۔ حضور انور نے اسی خطبہ میں شادی کے بعد لڑکیوں کو غربت یا حسب و نسب کے طغیے دینے پر انتہائی دکھ اور افسوس کا اظہار کیا اور فرمایا یہ انتہائی ظلم کی بات ہے۔

30 مئی 2003ء حضور انور نے یہ خطبہ جمعہ بھی مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت خیر پر روشنی ڈالی۔

6 جون 2003ء حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت مسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے بابرکت اور عظیم الشان عہد خلافت میں مسلم ٹیلیوژن احمدیہ کے شاندار آغاز کے ساتھ تاریکی کے زمانہ میں احمدیت کا سورج یورپ سے نئے رنگ اور نئے انداز سے طلوع ہوا جولگانہ چوبیس گھنٹے خالص روحانی و دینی اور قلب و ذہن کو جلا بخشنے والے علمی پروگراموں کی روشنی کو تمام اکناف عالم میں پھیلا رہا ہے۔ M.T.A پر مختلف دینی و علمی پروگراموں کے علاوہ عالمی جماعت احمدیہ کے سربراہ اور امام حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا عالمی حالات کے پیش نظر دیا جانے والا خطبہ جمعہ بھی Live نشر کیا جاتا ہے۔ جسکو دنیا کے ہر کونے میں سننے والے چمن احمدیت کے پروانے سننے اور دیکھتے ہیں۔ یہ ایک سچ اور حقیقت ہے کہ امام الوقت کا کلام امام الکلام ہوتا ہے۔ امام الوقت کا خطبہ جمعہ ہمارے لئے ہمارے پورے ہفتہ کی زندگی کا خلاصہ اور نچوڑ ہوتا ہے اس خطبہ کو اپنے لئے مشعل راہ بناتے ہوئے ہمیں اپنی ہفت روزہ زندگی بسر کرنی چاہئے۔ ذیل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کا مختصر خلاصہ پیش ہے تاکہ احباب اس سے استفادہ کریں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے فرمودہ پہلے خطبہ جمعہ کا خلاصہ:

25 اپریل 2003ء بمقام مسجد فضل لندن حضور انور نے اپنے اس پہلے خطبہ جمعہ میں تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آیت کریمہ واذا

سالک عبادی عنی فانی قریب... الخ (البقرہ: ۸۷) کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد فرمایا کہ اس آیت پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بیان کر چکے ہیں لیکن ان حالات میں آج کے لئے میں نے اس کو منتخب کیا ہے اس میں دعاؤں کی قبولیت کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ قبولیت دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ناعت پر بے شمار فضل اور احسان فرمایا ہے۔

حضور انور نے قبولیت دعا کے تعلق میں احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعودؑ بھی پیش کئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے بعض ارشادات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ خلافت کے قیام کا مدعا تو حید کا قیام ہے اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو کبھی ضائع نہیں ہونے دے گا حضور انور نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا وہ اقتباس بھی پیش فرمایا جس میں آپؑ نے جماعت کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا تھا اب ان شاء

اللہ جماعت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا... کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس

26 ستمبر 2003ء بمقام مسجد فضل لندن اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے شرائط بیعت کی دسویں شرط کے تحت اطاعت در معروف کی تفصیل بیان کی فرمایا ”اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کا نبی یا اس کے خلفاء جو بھی حکم دیں گے ہمیشہ معروف حکم ہی دیں گے انکی اطاعت ہر لحاظ سے فرض ہے یہ تمہارے لئے خوشخبری ہے کہ تم نے خدا کے نبی اور وقت کے امام کو مان کر خود کو محفوظ کر لیا ہے۔“

13 اکتوبر 2003ء حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نئے دور میں تعمیر ہونے والی مساجد میں یورپ کی سب سے بڑی مسجد مسجد بیت الفتوح، لندن کا عظیم الشان افتتاح فرماتے ہوئے مساجد کی اہمیت اور ان میں عبادت کی طرف توجہ دلائی۔

10 اکتوبر 2003ء مسجد بیت الفتوح لندن میں حضور انور نے اپنے اس خطبہ جمعہ میں شرائط بیعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر عمل پیرا ہونے کے بعد عظیم روحانی تبدیلیوں کا روح پرور بیان فرمایا اور احباب جماعت کو منشیات سے بچنے کی تلقین کی۔

17 اکتوبر 2003ء حضور انور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو خدمت خلق کے کاموں کی طرف توجہ دینے کی تلقین فرمائی۔ اور فرمایا بنی نوع انسان کی خدمت کی خاطر احمدی ڈاکٹر وقف کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔“

24 اکتوبر 2003ء بمقام مسجد بیت الفتوح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خطبہ جمعہ میں رمضان المبارک کے احکامات و برکات پر بصیرت افروز روشنی ڈالی۔

7 نومبر 2003ء حضور انور نے اپنے اس خطبہ جمعہ میں رمضان المبارک کے احکامات و برکات پر بصیرت افروز روشنی ڈالی اور خطبہ جمعہ کے آخر میں تحریک اجدید کے متعلق ایمان افروز کوائف پیش کرتے ہوئے تحریک اجدید کے نئے سال کا باہرکت اعلان فرمایا۔

14 نومبر 2003ء رمضان المبارک کے آخری عشرہ سے قبل حضور انور نے یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا، سورۃ القدر کی تلاوت و ترجمہ کے بعد لیلۃ القدر کی ایمان افروز تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا جو مومن تمام رمضان میں دعائیں کرتا ہے اور اخلاص سے روزے رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی رنگ میں اس پر لیلۃ القدر کا اظہار کر دیتا ہے۔

21 نومبر 2003ء بمقام مسجد بیت الفتوح مارڈن لندن حضور انور نے اس خطبہ جمعہ میں جمعۃ الوداع کی برکات پر بصیرت افروز روشنی ڈالی۔ فرمایا تمہارا ہتھیار دعا ہے اس لئے چاہیے کہ دعائیں لگے رہو۔

28 نومبر 2003ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

دعا کی افادیت اور اہمیت بیان کرتے ہوئے عبادات اور دعاؤں کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ مضطر کی دعا سنتا ہے۔ اس زمانے میں ہمیں دعا کا ہتھیار دیا گیا ہے۔“

5 دسمبر 2003ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن حضور انور نے اس خطبہ جمعہ میں کارکنان اور عہدیداران کو انکی ذمہ داریوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا ”امراء ہوں، صدر صاحبان ہوں ہر وقت یہ ذہن میں رکھیں کہ خلیفہ وقت کے نمائندے کے طور پر جماعتوں میں متعین کئے گئے ہیں اور اس لحاظ سے ان کو ہر وقت اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔ حضور انور نے اطاعت کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا افراد جماعت کا کام صرف اطاعت اطاعت اور اطاعت ہے اور ساتھ دعا کرنا ہے۔“

19 دسمبر 2003ء بمقام مسجد بیت الفتوح حضور انور نے اس خطبہ جمعہ میں جھوٹ سے نفرت کرنے اور سچائی کا خلق اختیار کرنے کے بارہ میں نصیحت فرمائی۔

9 جنوری 2004ء مسجد بیت الفتوح میں حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے قرآن و حدیث کی روشنی میں مالی قربانی کی اہمیت اور صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مالی قربانیوں کے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرما کر وقف جدید کے سال نو کا اعلان فرمایا۔

16 جنوری 2004ء مسجد بیت الفتوح میں حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور والدین کے حقوق ادا کرنے اور ان سے حسن سلوک کرنے کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔

23 جنوری 2004ء حضور انور نے مسجد بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو ایک دوسرے سے حسن سلوک کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ امراء بھی اپنے ملک کے یتامی کا جائزہ لیں اور ان کو سنبھالیں۔“

30 جنوری 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن، حضور انور نے اس خطبہ جمعہ میں غصہ بصر کرنے اور اسلامی پردہ اپنانے کی خصوصی ہدایات فرمائیں اور فرمایا ”نظام جماعت اور ذیلی تنظیمیں فاشی کو روکنے کے لئے حرکت میں آئیں۔“

6 فروری 2004ء حضور انور نے بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو خیانت سے بچنے، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی اور امانت کا حق ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔

13 جنوری 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن حضور انور نے صبر کے خلق کو اپنانے کے متعلق قرآن و حدیث کی روشنی میں ایمان افروز نصائح فرمائے اور فرمایا ”احمدیوں کا فرض ہے کہ وہ غصے پر قابو رکھیں اور ہر میدان میں صبر سے کام لیں۔“

20 فروری 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن، احباب جماعت کو غصہ سے بچنے اور غصا اختیار

کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا ”غصا اختیار کیا جائے اور قرآن مجید کی تعلیم پر عمل ہو تو معاشرے میں فتنہ ساز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔“

27 فروری 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح حضور انور نے اس خطبہ میں معاہدوں کی پاسداری لوگوں کی بھلائی، صلح کی عادت ڈالنے کی تلقین فرمائی۔

5 مارچ 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح احباب جماعت کو عدل و انصاف کے قیام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ”آئندہ جو دن آنے والے ہیں اس میں ایک احمدی ہی کا کردار اس تعلق میں بہت اہم ہوگا۔“

12 مارچ 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح، حضور انور نے اس خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو شوری کی اہمیت اور طریق کار کے بارہ میں پُر معارف ہدایات فرمائیں۔

19 مارچ 2004ء بمقام بستان احمد اکرا (گھانا) اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے احباب جماعت کو تقویٰ کے معیار بلند کرنے کی نصیحت فرمائی۔

26 مارچ 2004ء بمقام کوآگ ڈوگو برکینا فاسو (افریقہ) اس خطبہ جمعہ میں بھی حضور انور نے تقویٰ کے معیار کو بلند کرنے کی نصیحت فرمائی۔ اور فرمایا۔ نکاح کے وقت خطبہ میں 5 دفعہ تقویٰ کے بارے میں ذکر آتا ہے اس سے تقویٰ کی اہمیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ فرمایا ”صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ خود اپنی اصلاح کریں۔“

2 اپریل 2004ء بمقام بو بو جلا سو، یورکینا فاسو (مغربی افریقہ) اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے عبادت اور ذکر الہی کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی اور فرمایا احمدیوں کا فرض ہے کہ وہ مساجد آباد کریں اور بچوں کو بھی نماز کا عادی بنائیں۔

9 اپریل 2004ء بمقام بینن مغربی افریقہ اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے قرآن مجید کی تلاوت اور اس پر دل و جان سے عمل کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل پیروی کرنے کے متعلق ایمان افروز نصائح فرمائیں۔

16 اپریل 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن، اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے اپنے تاریخ ساز دورہ مغربی افریقہ میں افریقی احمدیوں کے اخلاص، وفا اور فدائیت کے دلکش نظارے اور دورہ کے ایمان افروز حالات بیان فرمائے۔

23 اپریل 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن احباب جماعت کو پاکیزگی اور صفائی اختیار کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا احمدی اور دیگر گھروں میں صفائی کا ایک خاص فرق نظر آتا ہے۔“

30 اپریل 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن حضور انور نے اس خطبہ جمعہ کے ذریعہ جماعت کی وسادگی اختیار کرنے قناعت کو اپنا شعار بنانے اور کسی پر بوجھ نہ بننے کی نصیحت فرمائی۔

7 مئی 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن حضور انور نے اس خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو دنیا سے بے رغبتی اور زہد اختیار کرنے کی توجہ دلائی اور فرمایا نہ صرف اپنے دین کی فکر کرو بلکہ اپنی اولادوں کے دین کی بھی فکر کرو۔“

14 مئی 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح مارڈن لندن، اس خطبہ جمعہ کے ذریعہ حضور انور نے احباب جماعت کو توبہ و استغفار کرنے اپنے اندر پاکیزگی پیدا کرنے اور درسوں اور اجتماعات کی مجالس میں کثرت سے شرکت کرنے اور نماز جمعہ کی طرف خاص دھیان دینے کی تلقین فرمائی۔

21 مئی 2004ء بمقام جرمنی، حضور انور نے اس خطبہ جمعہ میں خلافت کی اہمیت اور برکات سے روشناس کراتے ہوئے فرمایا ”ہم خوش قسمت ہیں کہ اس دور میں دائمی خلافت کے شاہد اور اس کا فیض پانے والے ہیں۔“

28 مئی 2004ء بمقام گروس گراؤ جرمنی، اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے مالی قربانی کی اہمیت اور برکات کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔

6 جون 2004ء بمقام نن سہیت ہالینڈ قرآن مجید احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے تبلیغ و دعوت الی اللہ کی طرف پوری سنجیدگی سے توجہ دینے کی تاکید اور نہایت اہم نصائح فرمائیں۔

11 جون 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے احباب جماعت کو صحبت صالحین اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ M.T.A سے فائدہ اٹھانے، اصلاح نفس کے لئے بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کے لئے اہم ہدایات فرمائیں۔

18 جون 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن، حضور انور نے احباب جماعت کو علم کی فضیلت اور علم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کتب کے پڑھنے کا شوق پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔

25 جون 2004ء بمقام کینڈا حضور انور نے اسلامی احکامات کی روشنی میں سفر کے آداب پر بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

2 جولائی 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے مردوں و عورتوں کو اپنی اپنی ذمہ داریوں حقوق اور فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے احسن رنگ میں ان کو کرنے کی تلقین فرمائی۔

9 جولائی 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن حضور انور نے حلال و حرام کی وضاحت اور

دورہ کینڈا کے ایمان افروز حالات کا تذکرہ کیا۔ احباب جماعت کو بصیرت افروز نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ”جو چیزیں بازار میں فروخت ہوتی ہیں ان کے پیک پر باقاعدہ جس چیز سے وہ بنائی گئی ہے وہ ذکر ہوتا ہے لہذا اگر سور کے گوشت یا چربی یا الکوحل وغیرہ کا ذکر ہو ایسی چیز کے کھانے، پینے سے مکمل اجتناب کرنا چاہئے۔“

16 جولائی 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن حضور انور نے اپنے اس خطبہ جمعہ میں قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے مجالس کے حقوق کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا ”ایک احمدی کو اس خلق کی ادائیگی کی طرف خاص طور پر بہت توجہ دینی چاہئے۔“

23 جولائی 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن جلسہ سالانہ برطانیہ کی آمد کے پیش نظر جلسہ کے انتظامات میں مہمان نوازی سے متعلق قرآن مجید احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات اور پاکیزہ نمونوں کے حوالہ سے تاکیدیں نصائح فرمائیں۔

30 جولائی 2004ء بمقام اسلام آباد لندن برطانیہ جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کا تذکرہ اور شکر کا جلسہ کے لئے اہم ہدایات فرمائیں۔ اور جلسہ کی تقاریر کو پورے غور اور توجہ کے ساتھ سننے کی طرف توجہ دلائی۔

6 اگست 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن جلسہ سالانہ برطانیہ کے کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور احباب جماعت کو شکر کے موضوع پر نصائح فرمائیں۔

13 اگست 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن احباب جماعت کو قرض کے لین دین کے متعلق اسلامی تعلیمات و احکامات سے آگاہ فرماتے ہوئے قرض کی ادائیگی میں سستی نہ کرنے کی تلقین فرمائی۔

20 اگست 2004ء بمقام منہائم جرمنی، احباب جماعت کو فلاح اور کامیابی کے حصول کے لئے مراتب سے توجہ دلاتے ہوئے لغویات سے گریز اور تربیتی مضامین پر ایک جامع اور پُر معارف خطبہ جمعہ دیا۔

27 اگست 2004ء بمقام بیت الرشید ہمبرگ (جرمنی) اطاعت نظام اور وحدت کے متعلق قرآن مجید احادیث نبویہ اور اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں تاکیدیں نصائح فرمائیں۔

3 ستمبر 2004ء بمقام سوئٹزر لینڈ خطبہ جمعہ میں حضور انور نے احباب جماعت کو اسلامی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے اور اسلام کو زیادہ سے زیادہ رواج دینے کی نصیحت فرمائی۔

10 ستمبر 2004ء بمقام بیت السلام برسلز بلجیم احباب جماعت کو سبقت فی الخیرات، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی اور اپنی تمام استعدادوں کے

ساتھ نیکیاں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

17 ستمبر 2004ء بمقام بیت الفتوح لندن احباب جماعت کو آپس میں صلح اور محبت کا معاشرہ قائم کرنے کی نصیحت فرمائی۔ فرمایا جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی فوج میں داخل ہیں وہ صلح پھیلا دیں اس سے انکا دین پھیلے گا۔ آج ہر احمدی کو صلح کاری کی بنیاد ڈالنے کے لئے آپس میں صلح کرنی ہوگی۔

24 ستمبر 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن، احباب جماعت کو قرآن مجید سیکھنے، سکھانے اس پر غور و فکر اور عمل کرنے کی نصیحت فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔

1 اکتوبر 2004ء بمقام مسجد برنگھم برطانیہ نماز باجماعت کا قیام، مساجد کو آباد کرنے اور نفعی عبادتوں کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔

8 اکتوبر 2004ء بمقام مسجد بیت الرحمن گلاسکو (سکاٹ لینڈ، برطانیہ) احباب جماعت کو دعوت الی اللہ کے کام میں لگ جانے اور اس میدان میں تسلسل، مستقل مزاجی، حکمت اور دعاؤں سے کام لینے کی تلقین کی۔

15 اکتوبر 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن، رمضان المبارک کے مہینہ میں اس کی برکات کے حصول اور تلاوت قرآن مجید کی طرف توجہ دلاتے ہوئے برنگھم کی مسجد کے افتتاح بریڈ فورڈ ہارٹلے پول کی مساجد کے سنگ بنیاد کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔

22 اکتوبر 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن، احباب جماعت کو رمضان المبارک میں عبادات اور دعاؤں پر کثرت سے توجہ دینے کی نصیحت فرماتے ہوئے فرمایا۔ ”ہر احمدی عہد کرے کہ اس نے اپنے اندر نہ صرف رمضان میں بلکہ رمضان کے بعد بھی انقلابی روحانی تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔“

29 اکتوبر 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن احباب جماعت کو عبادات اور دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے معتمدین کو حضور انور نے زریں ہدایات فرمائیں اور جماعت کو رمضان کے ماہ میں کچھ سجدے امت مسلمہ کے لئے وقف کرنے کی تحریک کی۔

5 نومبر 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن احباب جماعت کو تحریک جدید کے چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور مالی قربانیاں پیش کرنے، نو مبائعین اور واقفین نو بچوں کو تحریک جدید میں شامل کرنے کی تحریک کی۔

12 نومبر 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن حضور انور نے احباب جماعت کو جمعہ کی اہمیت اور برکات اور اسکو لازم پکڑنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا ”احمدیوں کو جمعہ کی حاضری اور اس کی

حفاظت کے لئے خاص طور پر توجہ دینی چاہئے۔“

19 نومبر 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن حضور انور نے اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے اور دوسروں کے عیب تلاش کرنے کے بجائے اپنے اور اپنی اولادوں کے لئے دعائیں کرنے اور احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں ستاری کی صفت اپنانے کی طرف توجہ دلائی۔

3 دسمبر 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن، احباب جماعت کو عبادات بالخصوص نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا یہی عبادات ہیں جو ہمیں عاجزی میں بڑھائیں گی۔ ایسی عاجزی ہے جس سے اللہ کا قرب حاصل ہوگا۔

10 دسمبر 2004ء حضور انور نے احباب جماعت کو کثرت سے درود شریف پڑھنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔

24 دسمبر 2004ء بمقام بیت السلام فرانس، حضور انور نے بیواؤں اور شادی کے قابل لڑکوں لڑکیوں کی شادی کروانے سے متعلق قرآن مجید، حدیث شریف اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود کے حوالہ سے نہایت اہم تاکیدیں نصائح فرمائیں۔

31 دسمبر 2004ء بمقام بیت السلام فرانس، جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران کو انصاف کے تقاضے پورا کرنے، مبلغین و واقفین زندگی کا ادب و احترام لوگوں کے دلوں میں پیدا کرنے اور عہدیداران کے انتخاب اور عہدیداران و افراد جماعت کے حقوق کے متعلق گرانقدر نصائح فرمائیں۔

7 جنوری 2005ء بمقام بین وقف جدید کے 48 ویں سن سال کا بابرکت اعلان اور احباب جماعت کو مالی قربانی کی طرف قرآن مجید و حدیث شریف کی روشنی میں توجہ دلائی۔

14 جنوری 2005ء بمقام مسجد بشارت، پیدرو آباد (سپین) عبادات خصوصاً نماز کی ادائیگی کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی اور فرمایا ”اگر تم نمازوں کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہو گئے تو دنیا کی بے حیائی اور لغو باتوں سے بچے رہو گے۔ نیز سپین میں Valencia کے مقام پر ایک اور مسجد بنانے کی عظیم الشان تحریک فرمائی۔

21 جنوری 2005ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن (خطبہ عید الاضحیٰ)

28 جنوری 2005ء دورہ فرانس اور سپین اور سونامی لہروں سے متاثر افراد کی خدمات کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔ اور سپین میں ایک اور خوبصورت مسجد کی تعمیر کی تحریک فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کی ہر احمدی کو کوشش میں لگ جانے کی طرف توجہ دلائی۔

4 فروری 2005ء مسجد بیت الفتوح لندن، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ سے محبت اسکی وحدانیت کے لئے غیرت اور توحید خالص کے قیام کے لئے غیر معمولی ترب کے واقعات کا روح پرور تذکرہ فرمایا۔

11 فروری 2005ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی، اور آپ کے صادق اور راستہ باز ہونے سے متعلق ایسوں اور غیروں کی مختلف گواہیوں کا تذکرہ فرمایا۔

18 فروری 2005ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ عبادات کی روشنی میں بیان فرمائی۔ اور آنحضرت کی ذات اقدس پر بعض جاہل اور متعصب افراد کی طرف سے لگائے جانے والے گھٹاؤں نے الزامات کے ذیلی تنظیموں بالخصوص خدام و لجنہ کو جوابات دینے کی پر زور تحریک فرمائی۔

25 فروری 2005ء مسجد بیت الفتوح لندن، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ سے متعلق بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسین نمونوں کو اپنانے اور آپ پر درود بھیجنے کی احباب جماعت کو تلقین کی۔

4 مارچ 2005ء بمقام بیت الفتوح لندن، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق قرآن کے متعلق بصیرت افروز تشریح فرمائی اور تلاوت قرآن مجید کی اہمیت و فضائل کا احادیث نبویہ کے حوالہ سے پر معارف تذکرہ فرمایا۔

11 مارچ 2005ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عجز و انکسار سے متعلق دلربا واقعات کا حسین تذکرہ فرمایا اور آپ نے فرمایا کہ ”سب سے بڑے عبد رحمان نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جنکی قوت قدسی نے عباد الرحمن پیدا کئے۔“

18 مارچ 2005ء بیت الفتوح لندن، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو دو سخا کے متعلق بصیرت افروز تشریح فرمائی اور فرمایا جو دو سخا کے یہ معیار نہ تو آنحضرت کی زندگی سے پہلے دنیا نے دیکھے اور نہ کبھی آئندہ دیکھے گی۔“

25 مارچ 2005ء بیت الفتوح لندن، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شوری کے احکام کے حوالہ سے احباب کو جماعت کو بصیرت افروز ہدایات فرمائیں۔

1 اپریل 2005ء بیت الفتوح لندن، احادیث نبویہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکر گزاری کے خلق کا حسین تذکرہ اور اسکو اپنانے کی نصیحت فرمائی۔

8 اپریل 2005ء بیت الفتوح لندن، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے رخشندہ پہلوؤں کو کل علی اللہ پر بصیرت افروز خطبہ جمعہ

ارشاد فرمایا اور فرمایا ”توکل کا عملی نمونہ ہمارے نبی ہیں متوکل بننے کے لئے ضروری ہے کہ انسان سے پہلے متبتل ہو۔“

15 اپریل 2005ء بیت الفتوح لندن، آنحضرت کی مریضان کی عیادت کے متعلق بصیرت افروز تشریح فرماتے ہوئے ذیلی تنظیموں کو مریضوں کی عیادت کے لئے خصوصاً پروگرام بنانے کی تحریک فرمائیں۔

22 اپریل 2005ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت جرأت و بہادری کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ فرمایا۔

29 اپریل 2005ء بمقام مسجد احمدیہ نیروبی (کینیا، مشرقی افریقہ) نمازوں کا قیام اور اعلیٰ اخلاق پر قائم ہونے کے لئے احباب جماعت کو تاکید فرمائی۔

13 مئی 2005ء حضور پر نور نے مسجد سلام دارالسلام تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو کما حقہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر قائم ہونے کی تلقین فرمائی۔

20 مئی 2005ء بمقام ججہ یوگنڈا (مشرقی افریقہ) احباب جماعت کو کثرت سے توبہ اور استغفار کرنے کی تلقین فرمائی۔

27 مئی 2005ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن، خلافت اور نظام خلافت کی برکات کے متعلق قرآن مجید احادیث نبویہ کے حوالہ سے بصیرت افروز نصائح فرمائیں۔

3 جون 2005ء احباب جماعت کو اتفاق فی سبیل اللہ کے متعلق بصیرت افروز نصائح فرمائیں۔

الی سال کے اختتام کے حوالہ سے چندہ جات کی داہنگی اور شادی بیاہ کے موقع پر اسراف سے بچنے کی تلقین اور سریم شادی فنڈ میں حصہ لینے کی تحریک فرمائی۔

10 جون 2005ء بمقام ونیکور کینڈا، ونیکور کینڈا میں تعمیر ہونے والی احمدیہ مسجد کے حوالہ سے احباب جماعت کو اللہ کی خالص عبادت کے قیام اور اپنے اندر پاکیزہ تبدیلیاں پیدا کرنے کی نہایت اہم ہدایات فرمائیں۔

17 جون 2005ء بمقام کیلگری (کینڈا) مساجد میں عبادتوں کے قیام اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے اللہ کے حقوق کے ساتھ ساتھ معاشرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔

24 جون 2005ء کینڈا میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور جلسوں میں شرکت کرنے والے مہمانوں اور میزبانوں کو بصیرت افروز نصائح فرمائیں۔ اور مغربی ملکوں میں عالمی جھگڑوں کے افسوسناک واقعات میں اضافہ پر تشویش کا اظہار اور ان تجنیوں کو مٹانے اور اعلیٰ اخلاق اپنانے کے لئے اہم تاکید نصائح فرمائیں۔

1 جولائی 2005ء حضور انور نے نور انٹرنیشنل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو نظام خلافت و نظام جماعت سے احترام اور وفا کا تعلق رکھنے کی بصیرت افروز نصائح فرمائیں۔

8 جولائی 2005ء بیت الفتوح لندن، دورہ کے مختصر ایمان افروز حالات سنائے اور احباب جماعت کو مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اسلام کی خوبصورت تعلیم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوبارہ پیش فرمائی اسکو اپنی زندگیوں کا حصہ بناتے ہوئے دوسروں کو بھی اس سے روشناس کرنے کی تلقین فرمائی۔

15 جولائی 2005ء بیت الفتوح لندن، امانت، دیانت اور عہدوں کی پابندی کے متعلق آنحضرت صلعم کی سیرت کے حوالہ سے احباب جماعت کو نصائح فرمائیں۔

22 جولائی 2005ء بیت الفتوح لندن جلسہ سالانہ برطانیہ کے حوالہ سے مہمانوں اور میزبانوں کو نصائح فرمائیں۔

29 جولائی 2005ء بمقام جلسہ گاہ جلسہ برطانیہ کے مہمانوں کو بہترین رویہ اختیار کرنے جلے کی برکات اور دعاؤں سے جھولیاں بھرنے اور جلسہ کے جملہ پروگراموں سے مستفید ہونے کی طرف توجہ دلائی۔

5 اگست 2005ء بیت الفتوح لندن، جلسہ سالانہ برطانیہ کے کامیاب انعقاد پر اللہ کا شکر یہ ادا کیا اور فرمایا:

”ہم اسلام کے سفیر ہیں اور محبت کی تعلیم کے سفیر ہیں پس ہمیں ہمیشہ شکر کے جذبات سے معمور رہ کر اعمال صالحہ بجالانے کی کوشش کرتے رہنی چاہئے۔“

12 اگست 2005ء حضور انور نے آنحضرت کی حیات طیبہ کے پہلو سادگی، قناعت پر روشنی ڈالی۔

19 اگست 2005ء حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کو بیان کیا اور فرمایا کہ حسن خلق کے یہی معیار ہیں جو ہر احمدی کو اپنے اندر پیدا کرنے چاہئیں۔

26 اگست 2005ء حضور انور نے خلافت سے مضبوطی سے وابستہ رہنے آپسی پیار و محبت کو قائم رکھنے، شرائط بیعت کو ہمیشہ دھیان میں رکھنے اور اپنے بھائیوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔

2 ستمبر 2005ء مسجد بیت الرشید ہمبرگ جرمنی، نظام خلافت اور نظام جماعت سے عہد و وفا کا سلوک قائم رکھنے کی طرف توجہ دلائی اور نظام جماعت و نظام خلافت اور حضرت محمد ﷺ حضرت مسیح موعود اور اللہ تعالیٰ کی محبت کو سب محبتوں سب رشتوں پر غالب رکھنے کی تلقین فرمائی۔

9 ستمبر 2005ء مسجد نصرت جہاں ذمارک، احباب جماعت کو عہد یداران کو اپنا جائزہ لینے اور ایمان کی حفاظت اور پختگی کے سامان پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

23 ستمبر حضور نے اوسلو ناروے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب کو مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلائی۔

17 اکتوبر بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور رمضان المبارک کی اہمیت و برکات بیان فرمائیں

14 اکتوبر بیت الفتوح میں خطبہ ارشاد فرمایا اور پاکستان میں آنے والے زلزلہ سے متاثرین کی مالی امداد کی طرف توجہ دلائی۔

21 اکتوبر بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور رمضان المبارک کے حوالہ سے تلاوت قرآن مجید کی طرف توجہ دلائی۔

28 اکتوبر بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور رمضان میں عبادت کی طرف توجہ دلائی۔

6 نومبر کے خطبہ میں بیت الفتوح میں رمضان المبارک میں دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔

11 نومبر حضور نے مسجد ناصر بارٹلے پول میں نئی تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح فرمایا اور تحریک جدید کے سال نو کا اعلان فرمایا

18 نومبر بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب کو معاشی و معاشرتی طور پر اعلیٰ معیار قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

25 نومبر بیت الفتوح میں خطبہ ارشاد فرمایا اور شادی بیاہ کے موقع پر رسم و رواج سے بچنے اور اعلیٰ اسلامی روایات قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

8 دسمبر مارٹنس میں خطبہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو اپنے اندر پاک تہذیبی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

16 دسمبر مسجد اقصیٰ قادیان میں خطبہ ارشاد فرمایا اور توبہ و استغفار کی طرف توجہ دلائی۔

اہل ربوہ کے نام

یہاں کسے باسی
محبوبوں کے، حقیقتوں کے
شرافتوں کے صدائقوں کے
امین سارے غلام سارے
چناب جیسا جگر ہے ان کا
چناب جیسا شباب ان کا
چمن کے کانٹے تمام ان کے
چنبیلی ان کی گلاب ان کا
جو آج ہیں بے مقام ٹھہرے
میں گے ان کو مقام سارے
یہاں کسے باسی
حقوق اپنے تمام چھوڑے
مگر فرائض سے منہ نہ موڑا
زمین کے سارے بھلا کے رشتے
خدا کے واحد سے ناطہ جوڑا
خدا کا ہی ہو گیا جو، ان کے
خدا ہی کرتا ہے کام سارے
یہاں کسے باسی
یہاں کے باسی جو شب کا آخر
بھی سر پہ سجدہ گزارتے ہیں
درد کی سے کو اپنے سینے میں
لحظہ لحظہ اتارتے ہیں
اسلام و سجدہ سے قائم ان کی
رگوں کے قدسی نظام سارے
یہاں کسے باسی
محبوبوں کے حقیقتوں کے
شرافتوں کے صدائقوں کے
امین سارے غلام سارے
(عبدالکریم قدسی ربوہ)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دو نہایت ضروری ارشادات

تحریک جدید کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

”ہر مہینہ میں ایک خطبہ جمعہ تمام احمدی جماعتوں میں میری جدید تحریک کے متعلق پڑھا جائے اور اس میں جماعت کو قربانیوں پر آمادہ کرتے ہوئے ان میں نیکی اور تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے“ (خطبہ جمعہ 19 اپریل 1935ء)

اسی طرح احباب جماعت کو مخاطب کرتے حضور نے فرمایا:

”خدا تعالیٰ کے کام پر پریزنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے۔ اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے یہ پوچھے گا کہ تمہارا پریزنٹ یا سیکرٹری کیا تھا۔ بلکہ وہ افراد سے پوچھے گا کہ تم کیسے تھے اگر کسی جگہ کا پریزنٹ یا سیکرٹری ست ہوگا اور ان کی سستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ کہے گا کہ تم میں سے ہر شخص پریزنٹ اور سیکرٹری تھا اور تمہارا فرض تھا کہ جب کوئی پریزنٹ یا سیکرٹری سستی میں مبتلا تھا تو تم خود اس کی جگہ کام کرتے۔ کسی جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہئے کہ اس نے تحریک جدید میں حصہ لے لیا ہے بلکہ اُسے اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہئے جب تک کہ اس میں ساری جماعتیں حصہ نہ لیں۔“ (خطبہ جمعہ 15 جنوری 1935ء)

تمام عہد یداران جماعت اور احباب جماعت سیدنا حضرت مصلح موعود کے ان ارشادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جائزہ لیں کہ آپ کی جماعت میں کون کون سے دوست ہیں جو اس بابرکت الہی تحریک میں حصہ لینے سے ابھی تک محروم ہیں انہیں اس میں شامل کریں (وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان)

آپ مشرقی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے ہیں جس طرح نماز کے بعد امام مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتا ہے، اور ہم حلقہ کی صورت میں سب حاضرین بیٹھ جاتے ہیں۔ مسجد میں چونکہ انبیاء علیہم السلام ہی پھر رہے تھے اسلئے جو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارد گرد بیٹھے ہیں وہ غالباً ان انبیاء علیہم السلام ہی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہاں تشریف فرما ہیں تو میں عرض کرتا ہوں کہ آپ سے خاص طور پر ایک سوال کرنے کے لئے آپ کو تلاش کر رہا تھا۔ اور وہ سوال میں یہ ہے کہ:

”قادیان واپسی کب ہوگی؟“

خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں داخل ہو چکی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صورت میں خلافت کے بابرکت، پرشفتت، حصار عافیت میں برآمدی خود کو محفوظ رکھ رہا ہے۔ خلافت کی بدولت ہمیں وحدت نصیب ہے اور یہی جماعت احمدیہ کی ترقی کا راز ہے اسی کی برکت سے نور نبوت تمام دنیا میں پھیلتا چلا جا رہا ہے اور ہر خوف امن میں بدلتا جا رہا ہے آج دنیا میں فقط جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جو حضرت رسول اکرم صلعم کے علم پر دل و جان سے عمل پیرا ہے آپ نے فرمایا:

ان حالات میں اگر تم زمین میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ دیکھو تو اس کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ خواہ اس کی پاداش میں تمہارا جسم لہو لہان ہو جائے اور تمہارا مال چھین لیا جائے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ 403)

آخر میں قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا وہ اقتباس پیش ہے جس میں آپ تمام عالم اسلام کو بڑے ہی درد مندانہ انداز میں خلافت حقہ اسلامیہ کی مویہ من اللہ قیادت کے زیر سایہ آنے کی دعوت دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

آخری پیغام میرا یہی ہے کہ وقت کے امام کے سامنے سر تسلیم خم کرو خدا نے جس کو بھیجا ہے اس کو قبول کر دو یہی ہے جو تمہاری سربراہی کی اہلیت رکھتا ہے اس کے بغیر اس سے علیحدہ ہو کر تم ایک جسم کی طرح ہو جس کا سر باقی نہ رہا ہو بظاہر جان ہو اور عضو پھڑک رہے ہوں بلکہ درد اور تکلیف سے بہت زیادہ پھڑک رہے ہیں لیکن وہ سر موجود نہ ہو جس کو خدا نے اس جسم کی

پورٹ روانہ ہوا۔

ناکیر یا میں حضور کا مختصر قیام تھا عشاق بیار۔ آقا کے دیدار کا کوئی لمحہ ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے۔ محبت و اخلاص کے عجیب نظارے دیکھنے میں آئے جب تک جہاز فضا میں بلند نہیں ہوا احباب ایئر

پورٹ پر موجود رہے۔

14.4.04 صبح ۵ بج کر ۲۵ منٹ پر حضور لندن ایئر پورٹ پر پہنچے امیر صاحب اور احباب جماعت نے استقبال کیا۔ حضور بیت الفضل لندن روانہ ہوئے مسجد فضل سے استقبالیہ تقریب لائیو نشر کی گئی۔ ☆☆☆

تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑے لطف کے ساتھ جبکہ آپ کے چہرے پر خاص التفات کے آثار ہیں فرماتے ہیں کہ یہ سب کچھ جو ہر بابہ اسی کی تیاری کے لئے تو ہے۔ اور یہ سب انبیاء اسی لئے واقع ہیں۔

اور اسی پر یہ روایا ختم ہو گئی

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی مذکورہ روایا کی تعبیر کے کچھ حصے حضور رحمہ اللہ کے سفر کے ذریعہ پورے ہو گئے۔ اور کچھ کے مستقبل میں پورے ہونے کے راستے ہموار ہو گئے، ان شاء اللہ تعالیٰ بقیہ حصے اپنے وقت پر پورے ہو جائیں گے۔

☆☆☆

(دورہ مغرب صفحہ 544 مرتبہ جناب مولانا مسعود احمد خاں صاحب دہلوی مدیر الفضل شائع کردہ نظارت اشاعت للریچر و تصنیف ربوہ اشاعت 1981ء)

نظام نو کی تعمیر کا روح و مظاہرہ

الوصیت کے نظام نو کی تعمیر بدولت امن عالم کی کیفیت کیا ہوگی اور مستقبل کی دنیا کا معاشی سماجی انفرادی اور اجتماعی نقشہ کیا ہوگا؟ اس کی روح پرور تصویر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اسی لکچر کے آخر میں درج ذیل الفاظ میں کھینچی ہے۔

”جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے فضاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا۔ انشاء اللہ یتیم بھیک نہ مانگے گا، بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی، بے سامان پریشان نہ پھرے گا کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی جوانوں کی باپ ہوگی عورتوں کا سہاگ ہوگی، اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ سے مدد کرے گا اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا۔ بلکہ ہر دینے والا خدا سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھانے میں رہے گا نہ غریب، نہ قوم سے قوم لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔“

(نظام نو صفحہ 130)

جدید مغربی خاکہ اور نظام الوصیت

میں خط امتیاز

بالآخر یہ بتانا ضروری ہے کہ مسٹر سونیل کے خاکہ

میں مغربی تہذیب کو کلیدی حیثیت حاصل ہے جس کا عروج منظم اور عالمگیر تشدد کا رہین منت ہے چنانچہ انہیں یہ تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ ”مغرب نے اپنے خیالات، اقدار اور مذہب (جو دوسری تہذیبوں کے بہت کم لوگوں نے قبول کئے) کی برتری کی وجہ سے دنیا کو فتح نہیں کیا بلکہ منظم تشدد کرنے میں برتری کے باعث فتح کیا۔ اہل مغرب اس حقیقت کو اکثر بھول جاتے ہیں غیر مغربی کبھی نہیں بھولتے“ (صفحہ 59)

اس کے برعکس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قبل از وقت خبر دی کہ الوصیت کا نظام نو تشدد سے نہیں دلوں کو فتح کرنے سے رہا ہوگا چنانچہ فرمایا:

”میرا بڑا حصہ عمر کا مختلف قوموں کی کتابوں کے دیکھنے میں گزرا ہے۔ مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے کسی دوسرے مذہب کی تعلیم کو خواہ اس کا عقائد کا حصہ اور خواہ اخلاقی حصہ اور خواہ تہذیبی منزلی اور سیاست مدنی کا حصہ اور خواہ اعمال صالحہ کی تقسیم کا حصہ ہو۔ قرآن شریف کے بیان کے ہم پہلو نہیں پایا۔ اور یہ قول میرا اس لئے نہیں کہ میں ایک مسلمان شخص ہوں بلکہ سچائی مجھے مجبور کرتی ہے کہ میں گواہی دوں۔ اور یہ میری گواہی بے وقت نہیں۔ بلکہ ایسے وقت میں جبکہ دنیا میں مذاہب کی کشتی شروع ہے۔ مجھے خبر دی گئی ہے اس کشتی میں آخر اسلام کو فتح ہے۔ میں زمین کی باتیں نہیں کہتا۔ کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں۔ بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔ زمین کے لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ شاید انجام کار عیسائی مذہب دنیا میں پھیل جائے یا بدھ مذہب دنیا پر حاوی ہو جائے۔ مگر وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ یاد رہے کہ زمین پر کوئی بات ظہور میں نہیں آتی جب تک وہ بات آسمان پر قرار نہ پائے۔ سو آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے کہ آخر اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کرے گا۔“

(پیغام صلح صفحہ 385)

ملک سے مجھ کو نہیں مطلب نہ جنگوں سے ہے کام کام میرا ہے دلوں کو فتح کرنا نے دیار مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوان یار

☆☆☆

زکوٰۃ

☆۔ زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے۔

☆۔ ہر صاحب نصاب مسلمان مرد اور عورت پر زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے۔

☆۔ زکوٰۃ مومنوں کے اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

☆۔ ادائیگی زکوٰۃ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی محبت حاصل ہوتی ہے۔

☆۔ یہ صرف روحانی بیماریوں ہی کا علاج نہیں بلکہ ظاہری تکالیف اور مصائب و آلام سے بھی نجات پانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

☆۔ کوئی بھی دوسرا چندہ زکوٰۃ کے قائم مقام متصور نہیں ہو سکتا۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

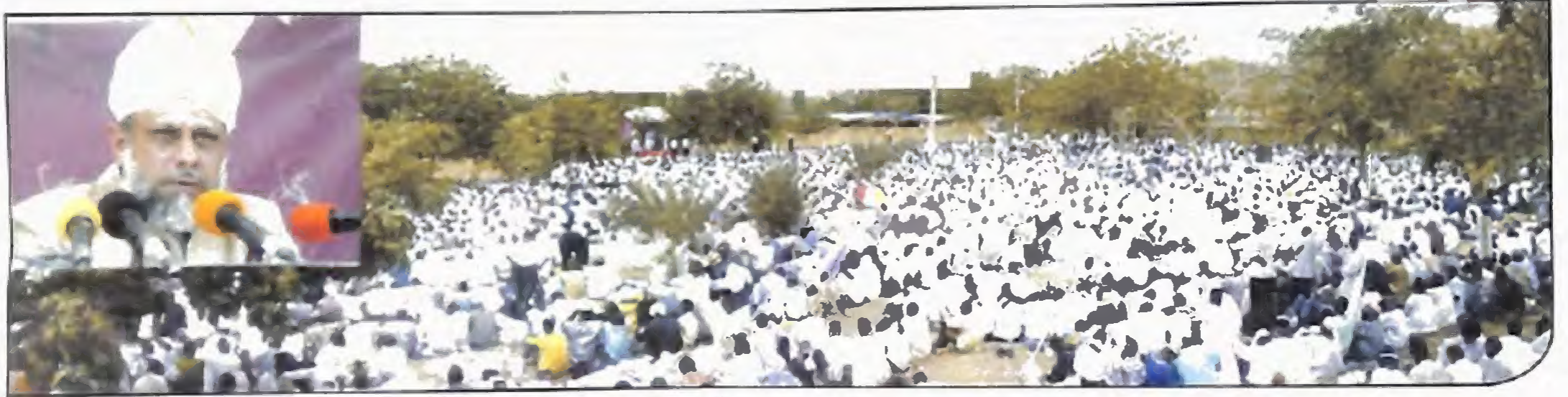


ایئر پورٹ کینیڈا کے لاؤنج میں کینیڈا کی معزز شخصیات حضرت امیر المؤمنین کا استقبال کرتے ہوئے ان میں آنرہیل JUDY (فیڈرل سسر آف ہیومن ریسورسز) SGRO (فیڈرل سسر آف ایگریکچرل اینڈ شیڈرل شپ) آنرہیل JOE VOLPE (فیڈرل سسر آف ہیومن ریسورسز) آنرہیل MARIA MINNA (ایم پی، سابقہ سسر آف اینٹرپرائز کوآپریٹو) JEAN AUGUSTINE (فیڈرل سسر آف ملٹی پلیرازم) آنرہیل آنرہیل آنرہیل

مختلف ممالک میں جلسہ ہائے سالانہ کے مناظر



جلسہ سالانہ کینیڈا 2005 کا دلچسپ منظر، حضرت امیر المؤمنین خطاب فرماتے ہوئے



جلسہ سالانہ غانا 2004 کا دلکش منظر



جلسہ سالانہ نائیجیر 2004 یا میں تیس ہزار سے زائد احباب اپنے آقا کی زیارت کے لئے جمع ہوئے، حاضرین کا



حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دورہ مغربی افریقہ 2004 کے دوران ملک بینن کے پارہ کو شہر میں دتی بیعت لیتے ہوئے۔



جلسہ سالانہ بوریکیٹا فاسو کے مناظر

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel. : (0091) 1872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO R N 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 54 Tuesday 20/27 Dec. 2005 Issue No. 51-52

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. \$
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. \$

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا بھارت میں ورود مسعود



حضور انور دہلی قیام کے دوران ہینکری پارلیمنٹ مسجد میں مسعود کا جہیز کی درخواست پر ان کے گھر تشریف لے گئے۔ ملاقات اور اسلامی المیز کی پیشکش کا ایک منظر



دہلی ایئر پورٹ پر حضور انور کا استقبال کرتے ہوئے جماعتی نمائندگان



سیدنا حضرت امیر المومنین دہلی ایئر پورٹ سے باہر تشریف لاتے ہوئے



جناب ترپت راجندر سنگھ باجوہ چیئرمین پولوٹن کنٹرول بورڈ پنجاب اور میونسپل کمیٹی قادیان کے اراکین آپ کے دفتر میں ملاقات کرتے ہوئے



لدھیاندر لیوے آئیشن پر احباب جماعت لدھیاندر حضور انور کا استقبال کرتے ہوئے۔



دہلی میں حضور انور کی پریس میٹنگ



قادیان تشریف آوری پر حضور انور مزار مبارک سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر ڈھاکہ کرتے ہوئے۔



درویشان قادیان اور احباب جماعت حضور انور کی تشریف آوری کے منتظر (16 دسمبر 05)



جناب پرتاپ سنگھ باجوہ وزیر بریڈیو ڈی وکچرل امور پنجاب حضور انور سے ملاقات کرتے ہوئے۔



درویشان قادیان اپنے محبوب امام کے ساتھ (16 دسمبر 05)



مزار مبارک پر ڈھاکے بعد حضور انور دارالاسلام میں تشریف لے جاتے ہوئے۔



حضور انور ڈی وی اور دیگر نمائندگان کو انشودیتے ہوئے



بابا آیت سنگھ ریاضی کانگنکوال کی طالبات اپنے پرنسپل و عارف کیساتھ حضور انور کی زیارت کیلئے آئیں۔ حضور انور طالبات کو تحفہ قلم عطا فرماتے ہوئے۔



سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا سہرا قسطنطنیہ قادیان میں تاریخی خطبہ جمعہ جو پہلی بار قادیان سے M.T.A کے ذریعہ دنیا کے کناروں تک لائیو نشر ہوا۔